﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20
جمعۃ المبارک یکم فروری 2013ء
20/ربیع الاوّل 1434 ہجری قمری ✿ یکم صلح 1392 ہجری شمسی
شمارہ 05

## توفیق فہم وعلم کی دعا

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام دعا کرتے ہیں:۔ رَبَّـنَـا اِهْـدِنَـا صِـرَاطَکَ الْـمُسْتَـقِیْـمَ ۔وَهَـبْ لَنَا مِنْ عِنْدِکَ فَهْمَ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ وَعَلِّمْنَا مِنْ لَّدُنْکَ عِلْمًا ۔(آمین)

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ 7)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! تُو ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں دین قویم کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

**یہاں مسجد کی تعمیر آپ لوگوں نے کرنی ہے۔ یہ دینی مہم ہے اس کے لئے اپنے دلوں کو کھولیں اور بڑھ چڑھ کر مسجد کی تعمیر کے لئے قربانی کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کی تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوں گے۔**

آج ہم میں خدا کا مسیح تو براہِ راست موجود نہیں ہے لیکن اُس کی دی ہوئی تعلیم اور اُس کا قائم کیا ہوا نظام اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام موجود ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعتی ترقی وابستہ کر رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے اُنہیں ہم ہر نیا دن چڑھنے پر ہر روز نئی شان سے پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

**اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے مسیح کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں گے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہوں گے اور مسیح موعود کی آواز پر جو اُس کے نمائندے کے ذریعے سے اُن تک پہنچ رہی ہے، لبّیک کہتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والے ہوں گے۔**

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ہر وقت اُس کا خوف دل میں رکھنے کی کوشش کریں۔ توحید پر قائم ہوں۔ دنیا کی چکا چوند کبھی اُس کے شرک میں مبتلا کرنے والی نہ ہو۔ ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کے لئے سوائے اشد مجبوری کے کوشش ہونی چاہئے کہ باجماعت ادا کی جائیں۔

اگر ہماری عورتوں اور بچیوں کے تقویٰ کے معیار بلند ہوگئے تو ہماری موجودہ نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی کیونکہ وہ اُن ماؤں کی گودوں میں پلنے والی ہوں گی جنہوں نے ڈرتے ڈرتے اپنے دن بسر کئے اور تقویٰ سے اپنی راتیں بسر کیں۔ احمدی عورت اگر چاہے تو ایک انقلاب پیدا کرسکتی ہے۔

## جماعت احمدیہ بیلجیئم کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 4/جون 2006ء کو برسلز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج آپ کا یہ جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جلسہ منعقد کرنے کا اعلان فرمایا تو آپ کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ افرادِ جماعت میں تقویٰ کے معیار کو بڑھایا جائے تا کہ لوگ آئیں، جمع ہوں، اکٹھے ہوں، تقاریر سنیں، پھر آپس میں ایک دوسرے کو ملیں۔ جب مختلف قوموں اور طبیعتوں کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو ملیں گے تو ایک احساس ہوگا کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو سُن کر احساسِ ہمدردی پیدا ہوگا۔ ایک دوسرے کے لئے دعا کی تحریک ہوگی۔ تقاریر سنیں گے اور سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے فیضیاب ہو کر ایک روحانی انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوگا۔ آج ہم میں خدا کا مسیح تو براہِ راست موجود نہیں ہے لیکن اُس کی دی ہوئی تعلیم اور اُس کا قائم کیا ہوا نظام اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام موجود ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعتی ترقی وابستہ کر رکھی ہے۔

پس آج جب آپ اس جلسے پر آئے ہیں تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کے مطابق جماعت نے تو ترقی کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے اُنہیں ہم ہر نیا دن چڑھنے پر ہر روز نئی شان سے پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ آج دنیائے احمدیت میں کئی مثالیں موجود ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر کئی سعید فطرت لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں جس میں کسی کی تبلیغ کا کوئی ہاتھ نہیں، کوئی دخل نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے مسیح کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں گے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہوں گے اور مسیح موعود کی آواز پر جو اُس کے نمائندہ کے ذریعے سے اُن تک پہنچ رہی ہے، لبّیک کہتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں، جن میں سے اکثریت پرانے احمدیوں کی ہے یا اُن کی اولادیں ہیں جن کے باپ دادا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سچے دل سے آپ کی ہر بات کو سنا اور مانا اور لبّیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شامل ہوئے۔ جن کے اموال ونفوس میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا برکت ڈالی۔ جس کا ثبوت آپ جو اس وقت یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں، آپ کی اپنی ذات ہے۔ اُن لوگوں نے تنگیاں برداشت کیں، ترشیاں برداشت کیں، تکلیفیں بھی اُٹھائیں لیکن اُن کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ اُن کے ایمان ہر دن چڑھنے پر مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے اور سچے دل کے ساتھ مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ جڑے رہے اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کئے

رہے۔ تو آپ لوگ اگر اپنے بڑوں کی نیکیوں کو نظر میں نہیں رکھیں گے، اُن کی قربانیوں کو پیشِ نظر نہیں رکھیں گے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش نہیں کریں گے تو جیسا کہ میں نے کہا، خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو اپنے مخلصین کی جماعت عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ پر بھی چلنے والے ہوں گے اور قربانیاں کرنے والے بھی ہوں گے لیکن آپ لوگ جو اُس پر عمل نہیں کر رہے اُن برکتوں سے محروم ہو جائیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر رکھی ہیں۔

پس اپنی زندگی کے مقصد کو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے مقصد کو سمجھیں اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں جو کچھ سنا ہے، اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں، اچھی تقریریں ہوئی ہوں گی، نصائح بھی ہوئی ہوں گی، علمی باتیں بھی ہوئی ہوں گی۔ صرف سن لینا اور نعرے لگا دینا ہی کافی نہیں ہے۔ ہم وہ قوم نہیں جو نعرے لگا کر یا چند لمحوں کے لئے جوش میں آکر خوش ہو جائیں کہ چلو ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا بلکہ ہم وہ قوم ہیں اور ہمیں ایسا بننا چاہئے اور تبھی ہم اپنے مقاصد حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں جب ہم تقویٰ پر چلنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں، اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ اس بات کی تلاش میں رہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری زندگیوں میں کیا تبدیلی اور انقلاب لانا چاہتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہمیشہ اسی سوچ میں ہمیں اپنی زندگی گزارنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ تعلیم کیا تھی؟ جب ہر ایک کی یہ سوچ ہو گی اور وہ حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہو گا تو تبھی آپ کی جماعت میں شمار ہو گا۔

جلسہ سالانہ کے حوالے سے ہی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ ہمیں یاد دہانی ہو جائے کہ آپؑ اپنی جماعت میں کیا تبدیلیاں دیکھنا چاہتے تھے، کیا بنانا چاہتے تھے؟ کیا توقعات تھیں؟ کیا معیار تھے جو آپ کی خواہش تھی کہ آپ کی جماعت کے لوگ حاصل کریں؟ آپؑ فرماتے ہیں:

"اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خداترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس یہ تبدیلی ہے جو آپؑ اپنی جماعت کے افراد میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ آج مادیت کے اس زمانے میں جہاں قدم قدم پر دوسری دلچسپیاں ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں تو ان باتوں کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے جن کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔ آخرت کی طرف دل اُس وقت جھکتا ہے جب دنیا کی دلچسپیوں نے دل پر قبضہ نہ جمایا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کی ہیں، ہم فائدہ اُٹھانے والے تو ہوں لیکن ہماری زندگیوں کا یہی مطلوب و مقصود نہ بن جائیں اور ہم صرف ان کو حاصل کرنے کی دوڑ میں نہ لگ جائیں۔ صرف انہی کو حاصل کر کے ہم خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ یہ چیزیں تو آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ آنی جانی ہیں۔ آج آئیں گی اور کل چلی جائیں گی۔ کئی لوگ ہیں جو ہزاروں لاکھوں یورو (Euro) کماتے ہیں لیکن جب کاروبار کو دھکّا لگا تو کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ اپنی جائیدادوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ بینکوں نے جائیدادوں کی قرقیاں کر دیں۔ یا لاکھوں کمائے لیکن بدقسمتی ایسی کہ صحت کی حالت ایسی ہو گئی کہ اُس کو اپنی کسی خواہش کو پورا کرنے، کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے اپنے پر خرچ بھی نہیں کر سکتے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اگر کوئی غذا ہے اور اُس کو کھانے کی خواہش ہے تو کھا نہیں سکتے۔ صحت ایسی ہو گئی ہے کہ ان نعمتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کو استعمال ہی نہیں کر سکتے۔ یا اولاد ایسی ناخلف اور ناہنجار ہے کہ اس فکر میں ہی صحت برباد ہو رہی ہے کہ ہمارے بعد یہ سب کچھ لُٹا دے گی۔ یا ایسی اولاد ہے جو ماں باپ کی عزت کرنا نہیں جانتی، نافرمان ہے۔ غرض بے شمار وجوہات ہیں جو پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو سب سے پہلے اپنی پیدائش کے مقصد کو یاد رکھنا چاہئے۔ یہ مقصد یاد رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو ملیں گی ہی اور دنیا کی جو نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں، اُن کو تو آپ حاصل کر ہی رہے ہوں گے لیکن اُن کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ لیکن اگر اس دنیا کے پیچھے ہی دوڑتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی پروا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ فلاں کے باپ دادے کیسے تھے؟ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث وہی لوگ ہوں گے یا ایسے بزرگوں کی وہی اولاد وارث بنی رہے گی جو اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں پر قدم مارنے والی تھی اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی تھی۔ اُن لوگوں کی اللہ تعالیٰ کچھ بھی پروا نہیں کرتا جو اُس کے احکام پر چلنے والے نہیں ہوتے اور اُس کے عبادت گزار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ۔ (الفرقان:78) اُن سے کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پروا ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو، اُس کی عبادت نہ ہو۔ پس ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لئے رکھیں۔ کبھی ایسے لوگوں میں شمار نہ ہوں جو راہ سے بھٹک جانے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ اُن میں شمار ہو جانے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔ خالص ہوتے ہوئے اُس کے حضور جھکنے والے اور اُس سے دعائیں مانگنے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"چونکہ خدا کے قانون میں یہی انتظام مقرر ہے کہ رحمت خاصّہ اُنہیں کے شاملِ حال ہوتی ہے کہ جو رحمت کے طریق کو یعنی دعا اور توحید کو اختیار کرتے ہیں۔ اس باعث سے جو لوگ اِس طریق کو چھوڑ دیتے ہیں وہ طرح طرح کی آفات میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ۔ (الفرقان:78) فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران:98) یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو اور اُس کے فیضان کے خواہاں نہ ہو۔ خدا کو تو کسی کی زندگی اور وجود کی حاجت نہیں۔ وہ تو بے نیازِ مطلق ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 563-564 حاشیہ نمبر 11)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ہر وقت اُس کا خوف دل میں رکھنے کی کوشش کریں۔ توحید پر قائم ہوں۔ دنیا کی چکا چوند کبھی اُس کے شرک میں مبتلا کرنے والی نہ ہو۔ ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ کریں۔ عبادت پر توجہ دیں تا کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن سکیں۔ اور عبادات کا بہترین ذریعہ نمازیں ہیں جو پانچ وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں جن کی ادائیگی فحشاء سے بھی روکتی ہے اور کسی بھی قسم کے شرک سے بھی محفوظ رکھتی ہے بشرطیکہ یہ نمازیں خالص اللہ کے لئے ادا کی جائیں، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ پھر اسی طرح دوسری عبادات ہیں۔ پس جب یہ خالص ہو کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجا لائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بھی ہوں گی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، زہد و تقویٰ میں ترقی کی طرف لے جانے والی بھی ہوں گی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، عبادات میں سب سے بنیادی چیز نماز ہے کیونکہ نماز کے بارے میں ہی کہا گیا ہے کہ یہ عبادت کا مغز ہے۔ پس ہر احمدی کو جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، دنیا و آخرت کے فضلوں کا اپنے آپ کو وارث بنانا چاہتا ہے، اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور عبادات میں سب سے بہتر ذریعہ جیسا کہ میں بتا آیا ہوں، نماز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"نماز اصل میں دعا ہی ہے...... اگر (انسان کا) نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ گویا خود ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے"۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 54 مطبوعہ ربوہ)

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف بہت توجہ دیں اور پھر ہلاکت سے بچیں اور نمازوں کے لئے سوائے اشد مجبوری کے کوشش ہونی چاہئے کہ باجماعت ادا کی جائیں۔ یہی قیامِ نماز کا مطلب ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کا ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔ (صحیح المسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ ...... حدیث 1477)۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کے لئے خاص کوشش کریں۔

ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوہ قائم کر کے ہمیں سمجھا دیا کہ نماز باجماعت کے لئے انتظام کرو۔ آخری بیماری کے وقت میں بھی جب بھی آپؐ کو ہوش آتا تھا، آپؐ نماز کا وقت پوچھتے تھے اور ایک دفعہ سہارے سے مسجد میں آئے اور جب دیکھا کہ مومنین نماز پڑھ رہے ہیں تو بڑے خوش ہوئے اور پھر آکر آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ نماز میں بیٹھ بھی گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ حدیث 687)، (صحیح بخاری کتاب الاذان باب اہل العلم والفضل احق بالامامۃ حدیث 680)

اُس حالت میں بھی آپ نے نماز کی طرف توجہ دی۔ اور پھر آپ دیکھیں کہ نماز قائم کرنے کے لئے جب ابتدائی دور میں آزادی ملی، عبادت کی آزادی میسر آئی تو سب سے پہلے آپؐ نے مسجد کی تعمیر فرمائی تا کہ باجماعت نمازوں کے لئے ایک جگہ میسر آ جائے۔ چنانچہ تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے بعد چند دن قبا کے قیام کے دوران بھی آپؐ نے وہاں مسجد کی تعمیر کروائی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 349 ھجرۃ الرسول ﷺ /بناء مسجد قباء دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

اور پھر جب چند ہفتوں کے بعد مدینہ آ گئے تو یہاں مسجدِ نبوی کی بنیاد رکھی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 350 ھجرۃ الرسول ﷺ /بناء مسجد المدینۃ...... دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

کیوں؟ اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ نماز باجماعت کی اہمیت جانتے تھے اور جانتے تھے کہ مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے، اُن میں ایک جمعیت پیدا کرنے کے لئے، اُن میں وحدانیت پیدا کرنے کے لئے، اُن کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے لئے یہ مساجد ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا گھر ہونے کی وجہ سے یہ کردار ادا کرنے والی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ "تم جہاں جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہو اور جہاں تبلیغی میدان ہموار کرنا چاہتے ہو وہاں مسجد تعمیر کر دو"۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 مطبوعہ ربوہ)

یہ ٹھیک ہے کہ باجماعت نماز کے لئے کوئی بھی جگہ میسر آ جائے تو نماز باجماعت ہو سکتی ہے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو تمام زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے۔ جہاں نماز کے لئے وقت ہوا ایک مسلمان یا مومنین کی جماعت نماز ادا کر سکتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجدًا و طھورًا حدیث 438)

لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پیغام پہنچانے کے لئے، تبلیغ کی راہیں ہموار کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر ضروری ہے۔ اور جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں یہی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے نظر آتا ہے کہ جہاں مسلمان اکٹھے ہوئے، جمع ہوئے، مسجد تعمیر ہو گئی۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی ہوئی مسجد تعمیر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی توفیق دے کہ یہاں مسجد تعمیر کر سکیں۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ اب کچھ صورت بنتی نظر آ رہی ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کی طرف کچھ پیش رفت شروع ہوئی ہے۔ یہاں جو جگہ ہے اللہ کرے یہاں باقاعدہ مسجد بن جائے اور جب باقاعدہ مسجد بن جائے گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح احمدیت کا تعارف اور جماعت کا پیغام اس علاقے اور اس ملک میں پہنچتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچتا ہے، اسلام کا پیغام پہنچتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعا بھی کرنی چاہئے اور اس کی تعمیر کے لئے ابھی سے تیار بھی ہو جانا چاہئے۔ صرف تیاری نہیں بلکہ اب اس مدّ کے لئے رقم اکٹھی کرنی شروع کر دینی چاہئے۔ مسجد فنڈ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیوں میں حصہ لینا چاہئے۔ اول تو خدا کرے کہ یہاں ایسے سامان پیدا ہو جائیں کہ اسی جگہ پر مسجد کی اجازت مل جائے، ان لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کھول دے اور مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں کوئی روک نہ ڈالیں، لیکن اگر یہاں نہیں بھی بنتی تو مسجد تو انشاء اللہ تعالیٰ بننی ہے۔ ایک نہیں کئی مساجد بننی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں نے ہی تعمیر کرنی ہیں۔

مَیں نے شروع میں جو باتیں کی ہیں، باہر کی دنیا بھی سن رہی ہوتی ہے تو اُن سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ شاید بیلجیئم کی جماعت میں اللہ نہ کرے ایمان کی اور اخلاص کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ مَیں باہر والوں کو بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیلجیئم کی جماعت بھی بڑی مخلص ہے۔ یہ بات جو مَیں نے کی تھی وہ تمام ایسے احمدیوں کے لئے کی تھی جو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے نہیں ہیں۔ یہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر232**

## مکرم سامح مصطفیٰ صاحب (4)

پچھلی تین قسطوں میں ہم نے مکرم سامح مصطفیٰ صاحب آف مصر کے ایم ٹی اے سے تعارف تک کے حالات تحریر کئے تھے جسے وہ ایشین مسلمانوں کا ایک چینل سمجھتے تھے اور اس پر نشر ہونے والے پروگرامز کی زبان عموماً ان کی سمجھ سے باہر ہوتی تھی۔ ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں ان کے اس روحانی سفر کے باقی حالات کا ذکر کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

### بے کیف شام میں دل آویز رنگ بھر گیا

ایک شام میں نہایت بیزاری کے عالم میں بیٹھا یونہی بے مقصد ٹی وی کے چینل بدل بدل کر دیکھ رہا تھا۔ ایسے میں مَیں ایم ٹی اے پر رکا تو دیکھا کہ وہاں اس وقت خلافِ معمول عربی پروگرام چل رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو مجھے یقین نہ آیا کیونکہ میرے خیال سے تو اس پر دیگر ایشیائی زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے تھے۔ ذرا رُکنے سے پتہ چلا کہ اس پروگرام کا نام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر ہے جس کے شرکاء میں محمد شریف صاحب میزبان تھے اور باقی شرکاء میں محمد طاہر ندیم صاحب کی موجودگی میرے لئے نیچرل تھی کیونکہ میرے حساب سے یہ ایشین چینل تھا اور توقع یہی تھی کہ اس کے پروگراموں میں اسی علاقے کے لوگ شامل ہوں گے۔ دوسری شخصیت مرحوم ومغفور مصطفیٰ ثابت صاحب کی تھی جنہیں دیکھتے ہی مجھے خیال گزرا کہ یہ کوئی انگریز مسلمان ہیں۔ ان کے بولنے تک مجھے خیال بھی نہ گزرا تھا کہ وہ عربی ہیں۔ ان سب میں سے مکرم تمیم ابودقہ صاحب میری توجہ کا زیادہ مرکز بنے کیونکہ انہوں نے عربی لباس پہنا ہوا تھا۔ مَیں ہمہ تن گوش ہو کر اس پروگرام میں کہی جانے والی باتیں سننے لگا۔ اس پروگرام کا جو حصہ مَیں نے سنا اس سے اتنا سمجھ سکا کہ وفاتِ مسیح علیہ السلام کے موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ اس دن سے پھر مَیں نے اس چینل کو بار بار چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس عرصہ میں میرے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ عربی کا پروگرام صرف دو گھنٹے کے لئے ہوتا تھا اور باقی اوقات میں دیگر زبانوں میں پروگرامز نشر ہوتے تھے جن میں اُردو غالب تھی۔ اس میں سے سوائے عربی زبان کے بعض الفاظ کے مجھے اور کسی چیز کی سمجھ نہ آتی تھی۔ خصوصاً جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آتی اور اس کے نیچے لکھا ہوتا تھا ''حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام الإمام المهدی والمسیح الموعود علیہ السلام'' تو اس پر یہ منطقی سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس تصویر کا مسیح اور مہدی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کچھ دنوں کے بعد میرے لئے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ چینل جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس کے باوجود عربی زبان کے پروگرامز کی کمی کی وجہ سے میری اس جماعت کے بارہ میں پوری طرح جاننے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ ایسی صورتحال میں مَیں نے انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جب گوگل میں احمدی کا لفظ لکھ کر تلاش کیا تو ایسے نتائج سامنے آئے جن کا احمدیت سے کچھ تعلق نہ تھا۔ بہرحال میری یہ مشکل مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے آسان کر دی جب انہوں نے ایک پروگرام میں جماعت کی عربی ویب سائٹ کا ایڈریس بتا کر اس سے جماعتی کتب اور عقائد کے بارہ میں پڑھنے کی دعوت دی۔ اس دن سے مَیں نے ویب سائٹ پر اس وقت موجود کتب اور مضامین پڑھنے شروع کر دیئے جس سے علمی اور فکری اعتبار سے میری زندگی میں ایک انقلابی تبدیلی واقع ہونی شروع ہو گئی۔ وہ امور جن تک قبل ازیں بہت سی محنت اور وقت ضائع کرنے کے باوجود رسائی ممکن نہ تھی آج وہ مجھے بآسانی جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ پر ملنے لگے۔ جماعت کا لٹریچر پڑھنے کے بعد مجھے ان خیالات کے اپنانے میں ذرہ بھی تأمّل نہ ہوا۔

### احمدیوں کی تلاش

گو مَیں نے عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کا اکثر حصہ پڑھ کر دل سے اسے قبول بھی کر لیا تھا لیکن اس وقت تک مجھے بیعت فارم اور امامِ وقت کی بیعت کے بارہ میں کچھ پتہ نہ تھا، یہاں تک کہ ایک دن عربی ویب سائٹ پر مَیں نے اس بارہ میں پڑھا تو مجھے صحیح مسلم کی یہ حدیث بھی یاد آ گئی کہ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً یعنی جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت کا جُوا نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ یہ سوچ کر مَیں احمدیوں کے ساتھ ملاقات کے بارہ میں سوچنے لگا۔ لیکن مجھے اس بارہ میں کوئی راہنمائی نہ مل رہی تھی۔ مَیں سوچنے لگا کہ میری احمدی احباب کے ساتھ کہاں اور کیسے ملاقات ممکن ہو سکتی ہے؟ میرا امامِ وقت کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنے کا خواب کیونکر شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے؟ کیا امامِ وقت سے ملاقات اتنی آسان ہو گی؟ اگر ایسا ہونا ممکن ہے تو کب، کہاں اور کیسے اس خواہش کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے؟

ان سب سوالوں کا جواب پانے کے لئے مَیں نے دوبارہ انٹرنیٹ پر تلاش شروع کر دی۔ مَیں نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کی ''أجوِبَة عن الإيمان'' نامی ویب سائٹ پر ایک ای میل ارسال کیا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا۔ چنانچہ مَیں نے دیگر احباب کی تلاش شروع کر دی۔ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے ''أنَا مُسْلِم'' نامی ایک ویب سائٹ کے بارہ میں پتہ چلا کہ اس کا مالک ''مکرم علاء عثمان صاحب'' احمدی ہے۔ چنانچہ مَیں نے ان سے ای میل کے ذریعہ رابطہ کیا تو انہوں نے فوراً جواب دیا۔ یوں میری احمدیوں سے ملنے کی امید مزید روشن ہو گئی۔ بہرحال مَیں ان سے رابطہ میں رہا اور محض ایک ہفتے کے اندر اندر انہوں نے مجھے ڈاکٹر حاتم صاحب آف مصر کا ای میل ایڈریس ارسال کر دیا۔ یوں میرا ڈاکٹر حاتم صاحب سے رابطہ ہو گیا اور پھر بفضلہٖ تعالیٰ فون پر بھی ہماری بات چیت ہونے لگی۔

### بیعت

اگرچہ مَیں تمام مفاہیم اور عقائد کو دل سے قبول کر چکا تھا لیکن شاید مجھے ہلکے سے دھکے کی ضرورت تھی جس سے مَیں بیعت کرنے کا بڑا مرحلہ طے کر سکتا۔ یہ کام مکرم ڈاکٹر حاتم صاحب کے ساتھ ایک ہفتہ تک جاری رہنے والی ٹیلیفونک گفتگو نے کر دیا جس کے بعد انہوں نے جمعہ کے دن مجھے بیعت کے لئے اپنے گھر بلایا۔ مَیں بیعت کرنے کے لئے تیار تو تھا لیکن جمعرات کے دن مجھے بعض شیطانی خیالات نے پریشان کئے رکھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ ختم نبوت کا مسئلہ شاید مجھے صحیح طور پر سمجھ نہیں آیا، نیز یہ خیال آیا کہ جس عقیدہ پر قائم رہ کر اور اس کا دفاع کرتے ہوئے مَیں پروان چڑھا ہوں اسے بدلنے سے پہلے مجھے مزید کچھ سوچ لینا چاہیئے۔ وہ دن اور اگلی آنے والی رات مَیں نے سوچوں کے گرداب میں ڈوبتے ابھرتے گزاری۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی اور مَیں جمعہ کی صبح کو ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر جانے سے قبل مطمئن ہو چکا تھا۔ مَیں نے سوچا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اعلیٰ درجہ کے معارف اور روحانی مفاہیم پڑھے ہیں ان کو پڑھ کر ایک منصف یہ کہے بغیر رہ نہیں سکتا کہ یہ قرآن وسنت پر مبنی اور عقل ومنطق کے عین مطابق ہیں۔ نیز یہ کہ ایسے حقائق ومعارف صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور صرف اُسے ہی دیئے جاتے ہیں جو سچا ہو۔ پھر اگر ان میں سے ایک مسئلہ کے بارہ میں مجھے صحیح طور پر بات سمجھ نہیں آ رہی تو اس میں میری فہم کا قصور ہو سکتا ہے اس شخص کی صداقت میں کوئی شک والی بات نہیں ہے۔ اس بات نے میرے دل کو اطمینان سے بھر دیا اور مَیں مورخہ 18 جنوری 2008ء کو جمعہ کے دن ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر کی طرف عازمِ سفر ہو گیا، جہاں ان سے پہلی بار ملاقات ہوئی اور مَیں نے بیعت فارم پُر کر کے خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ بیعت کے وقت مجھے شرائط بیعت دوبارہ پڑھنے کی توفیق ملی۔ گو مَیں نے یہ شرائط قبل ازیں بھی پڑھی تھیں لیکن بیعت کے وقت پڑھنے سے دل میں ایک عزمِ صمیم پیدا ہو گیا تھا کہ مَیں نفس کی پاکیزگی کے لئے انشاء اللہ ان پر پورا عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

### بیعت کے بعد مزید اطمینان

بیعت کے بعد جب مَیں واپسی کے لئے ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر سے نکلا تو مکرم فتحی عبد السلام صاحب بھی ساتھ تھے۔ گو ختم نبوت کے بارہ میں رات کو مجھے اطمینان تو حاصل ہو گیا تھا لیکن علمی طور پر مزید سمجھنے کے لئے میں نے مکرم فتحی عبد السلام صاحب سے بات شروع کر دی اور انہیں اپنی کیفیت کے بارہ میں بھی بتا دیا۔ انہوں نے یہی جواب دیا کہ آپ بہت زیادہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اس طرح کے تمام مسائل کا حل سمجھا دے گا۔ چنانچہ اگلے روز ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک ایسی بات ڈالی جس سے میری تو تسلی ہو گئی۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے نزدیک اس سوچ کی کچھ بھی قیمت نہ ہو، لیکن میرے لئے یہ نہایت بیش قدر حل تھا جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا جس نے بفضلہٖ تعالیٰ تمام شکوک کا صفایا کر دیا۔ مَیں نے سوچا کہ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم میں آنے والا ہر لفظ اور ہر حرف خدا تعالیٰ کی خاص حکمت اور خاص معانی کی ادائیگی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ''آخر'' اور ''خاتم'' دونوں الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اگر دونوں کا ایک ہی معنی ہے تو پھر اس تنوّع کا کیا مطلب؟ دراصل یہ تنوع ہی اس بات کی بڑی مضبوط دلیل ہے کہ خاتم کے لفظ سے مراد کچھ اور ہے۔ اس سوچ نے ختم نبوت کا حقیقی مضمون سمجھنے کے لئے میرے لئے مختلف آفاق کھول دیئے جس کے بعد آج تک خدا کے فضل سے اس مضمون کے نئے سے نئے مطالب سے آشنائی ہوتی ہے۔

### مسیح موعودؑ سے چمٹے رہنے میں ہی نجات ہے

بیعت کے بعد جہاں مجھے روحانی اور اخلاقی طور پر بھی تبدیلی کا واضح طور پر احساس ہوا وہاں اللہ تعالیٰ نے رؤیائے صالحہ کے ذریعہ بھی میرے دل کو ایمان و یقین سے بھر دیا۔ اس دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

☆ جن ایام میں ہمارے مصری احمدیوں کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا انہی ایام میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اپنے دیگر احمدی بھائیوں کے ساتھ جیل میں ہوں اور فوجی لباس میں ملبوس کچھ اشخاص ہمیں مارے جا رہے ہیں۔ ایسے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی وہاں موجود ہیں۔ لیکن جب بھی کوئی فوجی ان کی طرف آتا ہے تو کوئی مخفی طاقت اسے ایسے پیچھے دھکیل دیتی ہے جیسے وہ تیز ہوا میں کوئی تنکا ہو۔ جب ہم یہ منظر دیکھتے ہیں تو سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر لپٹ جاتے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ امن میں آ جاتے ہیں۔

☆ کچھ ایام کے بعد پھر مجھے خواب آئی کہ پولیس کے کچھ لوگ لوہے کے دروازے کھول کر بڑی بڑی میزوں پر فریز کی ہوئی مچھلیاں ڈھیر کر رہے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں برف پگھل جاتی ہے اور تمام مچھلیاں بڑی قوت کے ساتھ اچھلنا شروع کر دیتی ہیں۔

ان دونوں خوابوں کی تعبیر یہی تھی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے میں ہی نجات ہے اور گرفتار شدگان کی رہائی قریب ہے جس کے بعد دوبارہ ہمیں پہلے سے زیادہ نشاط والی زندگی ملنے والی ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہی ہوا۔

### جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت

بیعت کے بعد سب سے بڑی تمنا یہی تھی کہ حضور انور سے ملاقات ہو۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تمنا اتنی جلدی پوری ہونے والی ہے۔ بظاہر نامساعد حالات کے باوجود بھی مجھے ویزا مل گیا اور 2012ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ سب سے پہلے تو ائرپورٹ سے ہی جس طرح ہمارا استقبال کیا گیا اس کے بارہ میں ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ ائرپورٹ سے لے کر ہماری منزل مقصود یعنی جامعہ احمدیہ برطانیہ کی نئی بلڈنگ تک ہمیں اپنے ساز وسامان کی کوئی پرواہ نہ تھی کیونکہ خدام نے یہ سب کام سنبھال لیا تھا۔ گو زبان کا مسئلہ تھا لیکن چہروں پر چھلکتی مسکراہٹوں اور سلام سلام کی آوازوں کے مابین ہلکے پھلکے اشارے سے ہی سب کچھ سمجھ آ رہا تھا۔

حدیقۃ المهدی میں تو جنت کا سا سماں تھا جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل پر معارف روحانی مائدہ سجا ہوا تھا نیز امن وسلامتی اور محبت ومودّت سے عبارت ایک ناقابل بیان ماحول تھا۔ اس ماحول کے سحر کی ایک جھلک یہ بھی نظر آئی کہ اور تو اور غیر مسلم بھی ملتے وقت اپنے طور طریقے بھول کر السلام علیکم کہہ رہے تھے۔

### حضور انور سے ملاقات

مَیں جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

# متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

**قسط نمبر41**

## متی باب 27

بہر حال حضرت مسیح کے صلیب پر لٹکائے جانے کا فیصلہ پیلاطوس نے دے دیا اور اب ہم اس واقعہ کے بارہ میں کچھ بیان کرنے سے پہلے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ یسوع کو صلیب پر لٹکانے کے لئے سپاہیوں کو کتنا وقت ملا؟ کیونکہ اس کا اثر بھی اس بات پر پڑتا ہے کہ صلیب پر جتنا وقت یسوع کو لٹکایا گیا اس وقت میں بالعموم موت واقع ہوتی تھی یا نہیں۔اس کے لئے ہم یسوع کے فسح کا کھانا کھا کر صلیب پر لٹکائے جانے کے درمیان جو واقعات ہوئے جن کا اناجیل میں ذکر ہے نقشہ کھینچتے ہیں:۔

### شام کا کھانا

1۔ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے اپنے 12 شاگردوں کے ساتھ صلیب پر لٹکائے جانے سے پہلی رات کھانا کھایا جس کو 3 اناجیل فسح کا کھانا اور یوحنا کی انجیل شام کا کھانا کہہ کر بیان کرتی ہیں۔

2۔ اس کھانے پر ایک خاصی لمبی گفتگو ہوئی جس کا خلاصہ اناجیل میں بیان کیا گیا ہے۔

3۔ اس کھانے پر اناجیل کا بیان ہے یسوع نے روٹی توڑ کر 12 شاگردوں کو کھانے کے لئے دی اور پیالہ شکر کرنے کے بعد 12 شاگردوں کو پینے کے لئے دیا۔

4۔ اس کھانے کے دوران میں یسوع نے یہ پیشگوئی کی کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا اور اس کے متعلق 12 حواریوں نے ایک ایک کر کے پوچھا کہ کیا وہ مَیں ہوں؟

5۔ اس کھانے کے دوران میں اٹھ کر یسوع نے کپڑے اتارے اور رومال بدن پر باندھا اور 12 شاگردوں کے پاؤں دھوئے رومال سے پونچھے۔

6۔ یسوع نے جب یہ کہا کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا تو شمعون کے کہنے پر اس حواری نے جو یسوع کا محبوب تھا پوچھا کہ پکڑوانے والا کون ہے۔تو یسوع نے جواب دیا کہ جس کو میں نوالہ دوں وہی ہے۔چنانچہ یسوع نے وہ نوالہ یہوداہ کو دے دیا اور یہوداہ نوالہ لے کر باہر چلا گیا۔

7۔ لوقا کی انجیل کے مطابق حواریوں میں اس بات پر بھی خاصی لمبی بحث ہوئی کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟

8۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق یسوع نے کھانے کے بعد ایک لمبا خطاب کیا جس کا خلاصہ بھی کئی صفحات میں ہے اور وہ بہت سے نکات اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

9۔ اس موقع پر یسوع نے ہدایت دی کہ میں نے تمہیں پہلے بٹوا اور جھولی اور تلوار لینے سے منع کیا تھا مگر اب بٹوا اور جھولی لو اور پوشاک بیچ کر بھی تلوار خریدو۔

10۔ تینوں اناجیل کے مطابق کھانے کے بعد (حسب معمول عید فسح) گیت گائے۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے وہ جوش کسر صلیب کے لئے دیا ہے کہ دنیا میں اِس وقت کسی اَور کو نہیں دیا گیا"۔(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد سوم صفحہ 84۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(ان باتوں سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ شام کے اس کھانے میں کتنا وقت صرف ہوا ہوگا)

### دعا اور گرفتاری

11۔ تینوں اناجیل کے مطابق اس کے بعد زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

12۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق قدرون کے نالہ کے پار گئے۔

13۔ زیتون کے پہاڑ پر حواریوں کے ٹھوکر کھانے کی پیشگوئی کی۔

14۔ پطرس کے انکار کرنے کی پیشگوئی کی۔

15۔ اپنے جی اٹھنے کے بعد حواریوں سے پہلے گلیل جانے کا اظہار کیا۔

16۔ شاگردوں کو بٹھا کر تین حواریوں کو الگ لے جا کر دعا کی۔ان سے الگ ہو کر تین بار سخت بے قراری کے ساتھ دعا کی اور واپس آ کر تینوں کو سوتے پایا اور تنبیہ کی۔

(ان باتوں سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ کتنا وقت صرف ہوا ہوگا)۔

اس کے بعد یسوع کی گرفتاری کا ذکر ہے۔

17۔ ایک بڑی بھیڑ لاٹھیاں اور تلواریں لے کر گرفتار کرنے آئی۔

18۔ متی اور مرقس میں ذکر ہے کہ یہوداہ نے سلام کیا اور یسوع کا بوسہ لیا۔

19۔ اناجیل میں لکھا ہے کہ گرفتاری کے وقت ایک شاگرد نے تلوار چلا کر ایک کارکن کا کان اڑا دیا۔

20۔ یسوع نے تلوار کے استعمال سے منع فرمایا۔ (حالانکہ تھوڑی دیر قبل یہ ہدایت کی تھی کہ پوشاک بیچ کر بھی تلوار خرید لو)۔

21۔ ایک انجیل میں یسوع کے اس کارکن کا کان معجزانہ طور پر ٹھیک کرنے کا ذکر ہے۔

22۔ یوحنا کی انجیل میں تینوں اناجیل سے متضاد ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ جو گرفتار کرنے آئے تھے ان کو مخاطب کر کے کہا:۔کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے اسے جواب دیا یسوع ناصری کو۔یسوع نے ان سے کہا میں ہی ہوں اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی ان کے ساتھ کھڑا تھا۔اس کے یہ کہتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے ۔اس نے ان سے پھر پوچھا تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے کہا یسوع ناصری کو۔یسوع نے جواب دیا کہ مَیں تم سے کہہ تو چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو انہیں جانے دو۔(اس بیان کا جو تضاد باقی 3 اناجیل سے ہے وہ تو ظاہر ہے اس وقت ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ فسح یا شام کے کھانے کے بعد صلیب پر لٹکائے جانے تک کیا کیا واقعات ہوئے تا کہ یہ حساب کیا جاسکے کہ صلیب پر لٹکانے کے لئے حکام کو کتنا وقت ملا۔)

### گرفتاری کے بعد کے واقعات

23۔ یوحنا کی انجیل کا بیان ہے کہ گرفتاری کے بعد یسوع کو حنّا کے پاس لے گئے جو سردار کاہن کا خسر تھا۔اس کے سامنے یسوع پر جرح قدح کی گئی اور طمانچہ مارا گیا اور حنّا نے سردار کائفا کے پاس بھجوا دیا۔

24. لوقا کا بیان ہے کہ گرفتاری کے بعد پکڑنے والے یسوع کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے۔

25۔ متی اور مرقس بیان کرتے ہیں کہ گرفتاری کے بعد سردار کاہن کائفا کے پاس یسوع کو لے جایا گیا اور وہاں لمبی روایتی کارروائی ہوئی اور جھوٹے گواہ پر گواہ لائے گئے مگر ان کی گواہی متفق نہ نکلی۔

26۔ پھر یسوع پر تھوکا گیا،طمانچے مارے گئے اور تمسخر کیا گیا۔

27۔ لوقا کا بیان ہے کہ جب دن ہوا تو سردار کاہن اور فقیہ اور قوم کے بزرگوں کی مجلس ہوئی اور پوری لمبی عدالتی کارروائی ہوئی اور یسوع کو قتل کا فتویٰ دیا گیا۔اسی طرح متی میں ہے کہ جب صبح ہوئی تو سب سردار کاہنوں اور بزرگوں نے یسوع کے خلاف مشورہ کیا اور قتل کا فتویٰ دیا، یہی بیان مرقس میں ہے۔

(گویا سردار کاہنوں اور بزرگوں کی عدالت رات کو بھی ہوئی اور پھر صبح بھی ہوئی۔اس عدالت کے ممبر 70 تھے مگر کورم کم از کم 23 کا تھا)۔

28۔ پھر سردار کاہن اور بزرگ اس کو پیلاطوس کے پاس لے گئے۔

29۔ پیلاطوس کی عدالت میں اس پر مقدمہ چلایا گیا اور پیلاطوس نے بار بار یسوع کو بچانے کی کوشش کی۔

30۔اس کی بیوی کو اپنے خواب کی بنا پر پیلاطوس کو پیغام بھیجنا کہ وہ اس راستباز کو تکلیف میں نہ ڈالے۔

31۔ پیلاطوس نے اپنی بریّت ظاہر کرنے کے لئے پانی منگوا کر ہاتھ دھوئے۔

32۔ پیلاطوس نے عید کی خوشی میں یسوع کو چھوڑنے کی کوشش کی مگر پبلک کے دباؤ کی وجہ سے یسوع کے بجائے برّابا کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔

33۔ اس مقدمہ کے بارہ میں لوقا کی انجیل میں ایک نہایت اہم بیان ہے کہ کہ پیلاطوس نے یہ سن کر کہ یسوع گلیل کا ہے گلیل کے حاکم کی طرف یسوع کو بھیجا جو یروشلم آیا ہوا تھا۔ اس حاکم کی عدالت میں ایک لمبی کارروائی ہوئی اور پھر گلیل کے حاکم نے سپاہیوں سمیت یسوع کو ذلیل کیا۔ٹھٹھوں میں اڑایا، چمکدار پوشاکیں پہنا کر واپس پیلاطوس کے پاس بھیجا۔

34۔ اور اب پیلاطوس کی عدالت میں ازسرنو عدالتی کارروائی ہوئی۔ پہلی عدالت کے بعد لوگ منتشر ہو چکے تھے۔لکھا ہے کہ: پیلاطوس نے سردار کاہنوں اور سرداروں اور عام لوگوں کو جمع کر کے ان سے کہا۔(لوقا باب 23 آیت 13)۔چنانچہ یہ کارروائی بھی پوری تفصیل کے ساتھ لمبی ہوئی اور بار بار یسوع کو پیلاطوس نے چھوڑنے کی کوشش کی اور بالآخر مجبور ہو کر موت کا فیصلہ جاری کیا۔

35۔ پیلاطوس کی عدالت سے یسوع کو صلیب دینے کے فیصلہ کے بعد بھی یسوع کو صلیب نہیں دیا گیا بلکہ پہلے سپاہی اس کو قلعہ میں لے گئے جو پرتیورین کہلاتا تھا۔ متی اور مرقس کا بیان ہے:۔

اور سپاہی اس کو اس صحن میں لے گئے جو پرتیورین کہلاتا ہے۔ اور ساری پلٹن کو بلا لائے (یہ رومی پلٹن 600 افراد پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کو Fall in ہونے میں بھی کچھ وقت لگتا ہے) اور انہوں نے اسے ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بٹا کر اس کے سر پر رکھا اور اسے سلام کرنے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب۔ اور وہ اس کے سر پر سرکنڈا مارتے اور اس پر تھوکتے اور گھٹنے ٹیک کر اسے سجدہ کرتے رہے۔اور جب اسے ٹھٹھوں میں اڑا چکے تو اس پر سے ارغوانی چوغہ اتار کر اس کے کپڑے اسے پہنائے اور اسے مصلوب کرنے باہر لے گئے۔(مرقس باب 15)

36۔ اس کے بعد یسوع کو قلعہ سے ایک لمبا راستہ طے کر کے شہر کے گیٹ سے باہر اس جگہ پہنچایا گیا جو گلگتا کہلاتی ہے مگر راستہ جلدی جلدی طے نہیں ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے:۔وہ یسوع کو لے گئے اور وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔

(یوحنا باب 19)

اور اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑی بھیڑ خصوصاً خواتین کی اس کے ساتھ تھی جن کو حضرت مسیح نے خطاب بھی کیا اور گلگتا مقام پر پہنچ کر دو اور ملزموں کے ساتھ ان کو صلیب پر لٹکا دیا۔

اور اناجیل میں یہ واضح بیان موجود ہے کہ یہود کے اصرار پر یسوع کو صلیب پر سے سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے اتار لیا گیا۔

یہ تفصیل جو ہم نے اناجیل سے لکھی ہے بتاتی ہے کہ یسوع کو صلیب پر لٹکے رہنے کے لئے غیر معمولی کم وقت ملا۔گزشتہ رات کی سرگرمیوں کے بعد صبح صنہدرین یہودی عدالت کا ایک لمبا اجلاس ہوا۔ اس کے بعد پیلاطوس کی عدالت میں لمبی کارروائی ہوئی اس کے بعد گلیل کے حاکم کے پاس لے جایا گیا اور وہاں لمبی کارروائی ہوئی۔ پھر پیلاطوس کی عدالت میں دوبارہ لمبی کارروائی ہوئی۔اس کے بعد یسوع کو قلعہ لے جایا گیا جہاں بقول متی ساری پلٹن اکھٹی کی گئی۔انہوں نے کئی رنگ میں تمسخر کیا پھر ایک لمبا راستہ شہر سے باہر گئے۔پھر صلیب پر لٹکایا گیا۔اور جب اتارا گیا تو دن کھڑا تھا۔سورج نہیں ڈوبا تھا۔

اس تفصیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کو صلیب پر موت سے بچانے کے لئے خدا کی تقدیر کام کر رہی تھی اور پیلاطوس کی ہمدردی اس کے ساتھ تھی جس نے جمعہ کے دن صلیب کا دن مقرر کیا اور وہ جانتا تھا کہ یہود صلیب پر سے جمعہ کی شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اتارنے کا مطالبہ کریں گے جبکہ ابھی یسوع زندہ ہوگا کیونکہ صلیب پر مجرم تین تین دن رہتے اور ان کو موت نہ آتی۔ اس لئے یسوع کے دائیں اور بائیں دو مجرم زندہ پائے گئے اور ان کی ہڈیاں توڑ کر ان کو مارا گیا۔یسوع کے متعلق سمجھ لیا گیا کہ وہ فوت ہوگیا ہے اس لئے ان کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں اور اس طرح وہ زندہ بچ گئے۔

**(باقی آئندہ)**


**THOMPSON & CO SOLICITORS**

**New Office in Morden**

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

*Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

## خطبہ جمعہ

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی پاک باطنی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اظہار پر مشتمل خوابوں اور واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب ابن حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا رضی اللہ عنہ اور مکرم ملک شفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11/جنوری 2013ء بمطابق 11/صلح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج بھی میں اُس پاک گروہ کے چند افراد کی خوابوں اور واقعات کا ذکر کروں گا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا اور اُن آخرین میں شامل ہوئے جو پہلوں سے ملائے گئے۔ یہ ہر واقعہ جہاں ان صحابہ کی پاک باطنی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہے، وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی ثبوت ہے۔

پہلی روایت حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحبؓ کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور کے وصال کے چند سال بعد مَیں نے خواب میں آپ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے مکان میں دیکھا جبکہ یہ مکران بلوچستان میں تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ سب نہایت خوش و خرم تھے۔ دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو آپ نے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، یہ انہی کو جانتے تھے) فرمایا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ دوبارہ دریافت فرمایا کہ یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ بیان کرنے والے فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنا سر کچھ ندامت سے نیچے کر کے پھر جو دیکھا تو تینوں حسینان غائب تھے۔ شکلِ مبارک میں رسولِ کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتے جلتے دیکھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ثبوت دیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ کے طور پر آئے ہیں)۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 91۔ روایات حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحبؓ)

پھر حضرت میاں غلام حسن صاحب بھٹیؓ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مَیں فتاپور (فتح پور) تعلیم حاصل کرتا تھا، پھر دو تین سال کے بعد میرے دوست میاں لال دین آرائیں جو ایک مخلص اور نیک اور راست گو آدمی تھے، انہیں رات کو خواب میں آیا کہ مَیں (یعنی وہ، میاں لال دین صاحب) جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ حاضر ہونے پر مَیں نے حضور کو السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے وعلیکم السلام فرما کر فوراً فرمایا کہ میاں لال دین! آ گئے ہو؟ تو مَیں نے عرض کیا جی ہاں آ گیا ہوں۔ حضور ایک کرسی پر رونق افروز تھے اور آپ کی دائیں طرف ایک کرسی پر ایک اور شخص بیٹھا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میاں لال دین! تو نے اس آدمی کو پہچانا ہے؟ یہ مہدی ہے۔ اُسے پہچان لے۔ مَیں نے عرض کیا جناب مَیں نے پہچان لیا ہے۔ کہتے ہیں، میاں لال دین صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ مَیں نے جو مہدی کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُن کے چہرے سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے دیکھنے پر اُن کی طبیعت (یعنی میاں لال دین صاحب کی طبیعت) فوراً خدا تعالیٰ کی طرف جھک گئی اور بال بچوں کو نماز کی تلقین شروع کی۔ خود مسجد میں زیادہ جاتے۔ لوگوں نے اُنہیں دیوانہ تصور کیا اور دیوانگی کا علاج کرنے لگے۔ مولوی سلطان حامد صاحب احمدی مرحوم ایک زبردست حکیم تھے۔ انہوں نے جب یہ خواب سنی تو فوراً قادیان کی طرف روانہ ہو پڑے۔ اُس وقت مہدی کی آمد کی مشہوری تھی۔ مولوی صاحب کی روانگی پر میاں لال دین نے اُن کو فرمایا کہ حضرت صاحب سے میرے لئے بھی دعا طلب فرماویں۔ جب مولوی صاحب مذکور بیعت کر کے واپس آئے (یعنی مولوی سلطان حامد صاحب) تو میاں لال دین نے اُن سے دریافت فرمایا کہ میرے لئے دعا آپ نے حضرت صاحب سے منگوائی تھی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی میں بھول گیا ہوں۔ میاں لال دین صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ قادیان سے ہو آئے ہیں لیکن مَیں نہیں گیا، آپ مجھ سے قادیان کا حال دریافت فرما لیویں۔ (یعنی گو مَیں گیا تو نہیں لیکن مَیں نے خواب میں جو نظارے دیکھے ہیں، وہ سارا حال بیان کر سکتا ہوں۔) چنانچہ انہوں نے قادیان کا نقشہ خواب میں جو دیکھا تھا، خوب کھینچ دیا۔ مولوی صاحب متحیر ہو گئے۔ مولوی صاحب کی زبانی گفتگو سن کر (جو انہوں نے قادیان کے واقعات بیان کئے، یہ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ) ہم تین آدمی یعنی منشی کرم الٰہی گرداور (گرداور محکمہ مال کا ایک پٹواری اور گرداوری عملے کا کارکن ہوتا ہے جو کھیتوں میں فصلوں کی پیمائش وغیرہ اور جو لگان لگتا ہے اُس کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ بہرحال محکمہ مال کے ملازم کو جو گاؤں میں متعین ہوتا ہے اُس کو گرداور بھی کہتے ہیں۔ تو کہتے ہیں) منشی کرم الٰہی صاحب گرداور، میاں رمضان دین میانہ اور میں نے بیعت کے خط تحریر کر دیئے۔ (یہ وضاحت مَیں اس لئے بیان کر دیتا ہوں کہ بعض ترجمہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں بعض باتوں کا پتہ نہیں لگتا) کہتے ہیں اس کے چند ماہ بعد میاں لال دین اور مَیں اور میاں محمد یار اور مراد باغبان (یعنی مراد نامی باغبان تھے)۔ چاروں نے مل کر قادیان جانے کا قصد کیا۔ ہم پیدل چل کر رات کو میاں چنوں کے سٹیشن پر پہنچے۔ پچھلی رات اُٹھ کر نفل پڑھے۔ پھر میاں لال دین نے رات کو خواب سنایا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ گدھے کے لے آنے کا کیا فائدہ ہے۔ (رات کو میاں لال دین نے خواب دیکھی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ”گدھے کو لے آنے کا کیا فائدہ ہے“) تو انہوں نے اصرار کیا (میاں لال دین صاحب نے اس بات پر پھر یہ اصرار کیا کہ) بھائی ہم میں سے کون ہے جو منافقانہ ایمان رکھتا ہے۔ (یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ گدھے کو لے کے آئے ہو، اس کا مطلب ہے کہ یقیناً ہم میں سے کوئی منافقانہ ایمان رکھنے والا ہے۔ فرداً فرداً انہوں نے ان چاروں میں سے ہر ایک سے پوچھا۔ تو مراد باغبان بولا (مراد نامی جو باغبان تھا، اُس نے کہا) کہ مَیں تیرے لئے آ رہا ہوں کہ تم اس جگہ ٹھہر نہ جاؤ، ورنہ مَیں بیعت تو نہیں کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ہم گاڑی پر سوار ہو کر بٹالہ اتر کر میاں لال دین کی رہنمائی سے قادیان پہنچے۔ ہم قادیان میں بالا مسجد ٹھیک دوپہر کے وقت داخل ہوئے۔ کھانا کھانے کا وقت تھا، کپڑے وغیرہ ہم نے وہیں رکھے۔ (غالباً یہ مسجد مبارک کے اوپر کے حصہ کی بات کر رہے ہیں) کہتے ہیں کپڑے وغیرہ ہم نے وہیں رکھے۔ ایک شخص نے آواز دی کہ کھانا تیار ہے۔ سب بھائی آ جاؤ۔ ہم تقریباً اُس وقت دس بارہ آدمی تھے، اکٹھے ہو گئے۔ ایک شخص نے اُنہی میں سے ہم سے پوچھا کہ تمہارا گھر کس ضلع میں ہے۔ میاں لال دین نے جواب دیا کہ ملتان میں۔ اُس نے پھر پوچھا کہ تم کو کس طرح شوق ہوا کہ اس طرف آئے۔ میاں لال دین نے مذکورہ تمام خواب سنایا۔ اُس نے کہا کہ اب تم حضرت صاحب کو پہچان لو گے۔ تو میاں لال دین نے کہا کہ انشاء اللہ ضرور۔ چنانچہ نئے آدمی جو آتے جاتے رہے۔ وہ آدمی جو بھی ان کا میزبان تھا ان کو آزمانے کے لئے ان سے پوچھتا رہا کہ یہ ہیں مسیح موعود؟ تو میاں لال دین نے کہا کہ یہ نہیں ہیں۔ مختلف آدمیوں کے متعلق انہوں نے پوچھا کہ یہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، یہ نہیں ہیں۔ کیونکہ مَیں نے خواب میں جو دیکھا وہ کچھ اور شخص تھا۔ لیکن جب حضرت صاحب نے طاقچی سے جھانک کر مسجد میں دیکھا، (جو تھوڑی سی کھڑکی تھی وہاں سے جھانک کر جب مسجد میں دیکھا) تو میاں لال دین نے فوراً کہا کہ وہ حضرت صاحب ہیں۔ وہی نور مجھے نظر آ گیا ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اُس آدمی نے کہا ٹھیک ہے، تم ٹھیک کہہ رہے

ہو۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ۔جلد نمبر 12 صفحہ 92 تا 95۔از روایات حضرت میاں غلام حسن صاحب بھٹیؓ)

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ، بابو میراں بخش صاحبؓ (یہ دونوں صحابی ہیں، اسماعیل صاحب بھی صحابی تھے، وہ بابو میراں بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ) بابو میراں بخش صاحب جو تین سو تیرہ کی فہرست میں شامل تھے، بیمار ہو گئے۔اُن کے علاج کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہاں پورا ایک ماہ علاج کرایا اور اس عرصہ میں حضرت اقدس سے ملاقات ہوتی رہی۔ (یہ بیعت سے پہلے کی بات کر رہے ہیں) کہتے ہیں تین رات خوابیں آئیں۔آخری رات ایک ہیبتناک انسان تلوار ہاتھ میں لے کر سخت ڈراتا ہے کہ جلدی بیعت کرو۔خیر انہوں نے صبح بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر جب اس کے علاج کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے تو اُس کے بعد کہتے ہیں کہ پھر خط و کتابت سے ہمارا رابطہ رہا۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ۔جلد نمبر 12 صفحہ 178۔از روایات حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ)

حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں ایک بھینس تھی۔اُس نے بچہ دیا۔ ہمارے گاؤں میں رسم ہے کہ پہلے روز کے دودھ کی کھیر پکا کر فتح علی شاہ کے خانقاہ پر (وہاں کوئی سید شاہ تھا، اُس کی خانقاہ پر) چڑھاتے تھے، (پیروں فقیروں کو پوجنے والوں کا یہی اصول ہوتا ہے) تو کہتے ہیں میری بیوی نے بھی کھیر پکائی اور میرے والد اور چچا کو دعوت کھانے کی دی۔انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔(انہوں نے یعنی میاں سوہنے خان نے بیعت کر لی تھی، وہ کافر ہو گیا ہے اس لئے اس کے گھر کے جانور کی ہم کھیر نہیں کھائیں گے) میری بیوی نے مجھے کہا کہ مَیں نے کھیر کی دعوت کی۔انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔ اس روز کہیں باہر سے ایک حکیم آیا ہوا تھا۔ وہ ہمارے چچا صاحب کا دوست تھا۔ وہ ملنے آیا۔مَیں نے کھیر برتن میں ڈال کر اُس حکیم کے آگے رکھ دی۔اُس نے ختم دے کر کھالی۔(یعنی دعا پڑھ کے اُس نے کہا ٹھیک ہے۔ جو بھی ہو۔ دعا پڑھ کے اُس نے کھالی) بہر حال اُس نے (یعنی حکیم صاحب نے) مجھے پوچھا کہ تم کو کیا سکھایا ہے۔(یعنی بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا سکھایا ہے۔) مَیں نے عرض کیا کہ پانچ گانہ نماز پڑھو (یعنی پانچ وقت نماز پڑھو) درود شریف پڑھو اور مجھے سچا مہدی مانو۔ یہ باتیں بتائی ہیں۔حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم نے دریافت کرنا تھا کہ کس درود شریف پڑھنے سے یا کس آیتِ قرآنی پڑھنے سے زیارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو جائے اور کس درود شریف پر آپ کا عمل ہے۔مَیں نے اُسی روز حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا۔ جو حکیم صاحب نے سوال پوچھے تھے وہ لکھ دیئے۔ کہتے ہیں مَیں چشتیانہ فرقہ کا خادم تھا، جو ذکر پاک اپناس، یعنی اللہ ہُو، اور ذکر لَا اِلٰہَ جسے چشتیہ خاندان میں ذکر سلطان الاذکار سمجھتے ہیں وہ کیا کرتا تھا۔ خیر جس قدر واقفیت تھی مَیں یہ پڑھتا تھا۔مَیں نے اَوران ذکروں کے علاوہ بھی جتنے وظیفے مجھے پتہ تھے، وہ بھی لکھ دیئے۔ (کل وظیفے لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج دیئے)۔ حضرت صاحب نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ میرا زمانہ ابتدائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا، وہ میرا زمانہ ہے) جو ذکر تم نے لکھے ہیں، یہ سب کرنے فضول ہیں، منع ہیں۔ اس زمانے میں یہ تاثیر نہیں کریں گے۔ میرے جو ذکر ہیں وہ وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ یعنی سورۃ فاتحہ پڑھو، الحمد شریف، درود شریف پڑھو، استغفار بہت زیادہ کرو۔ لاحول پڑھو۔ یہ فیض رساں ہوں گے، ان سے فائدہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ میرا کُل درود شریف پر عمل ہے۔ جتنے بھی درود شریف ہیں جو حدیث شریف میں آئے ہیں اُن پر میرا عمل ہے۔اُن سب کو مَیں ٹھیک مانتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا کہ شرط یہ ہے کہ جس وقت درود شریف پڑھو، اگر تم سمجھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو محبت رسولِ مقبول کی دل میں قائم کرو۔ اور محبت بچوں کی (یعنی ہر ایک کی) چھوڑ دو۔ ہر دوسری محبت کو چھوڑ دو اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب سے زیادہ دل میں قائم کرو۔ کہتے ہیں مَیں نے درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (اُس وقت کیونکہ غیر احمدیوں کا بھی اثر تھا) درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (یہ ہزارہ درود شریف بھی ان کے ہاں ایک ہے جو تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے بعد پھر ان کے کچھ اپنے الفاظ ہیں۔ بہر حال اس کو یہ درود ہزارہ کہتے ہیں۔ کیونکہ نئے نئے احمدی تھے، کہتے ہیں یہ درود شریف مَیں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ دُرود ہزارے کا مطلب ہے کہ ہزار دفعہ درود شریف تہجد کی نماز کے وقت۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اگر اُس کو پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جاتا ہے۔) بہر حال کہتے ہیں مَیں نے پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دن گزرے، خواب اور عالمِ شہود میں مرزا صاحب تشریف لائے اور مجھ کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے اور نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا۔ وہاں لوگ قطاریں باندھے کھڑے تھے اور سرورِ کائنات تختِ مبارک پر بیٹھے تھے۔ مگر ہم کو پچھلی سطر میں پچھلی لائن میں جگہ ملی۔ جناب مرزا صاحب نے بآواز بلند عرض کیا کہ اے سرورِ کائنات! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم نے سوہنے خان کی بابت اچھا انتظام کر دیا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو کچھ سونے خان کی بابت انتظام کیا ہے، ہم نے منظور کیا ہے۔ کچہری میں حاضر رہے۔ (یعنی یہاں بیٹھے رہے۔) یہ اپنی خواب بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں اور چند بزرگوں کی مَیں نے وہاں زیارت کی۔ مرزا صاحب خواب میں اجازت لے کر مجھے وہاں اُس مجلس سے واپس لے آئے، اور میرے مکان پر چھوڑ آئے۔ جو بزرگ سابقین ولی اللہ گزر چکے ہیں، حضرت میراں جی سید بھنج شریف والوں نے مجھ کو خوابِ روحانی میں بیعت کر لیا۔ فرمایا، مرزا صاحب کا ہمارا ایک ہی روپ ہے۔ وہ مہدی اور ہم بھی مہدی۔ ایک بزرگ سلطان ریاست کپورتھلہ خواب میں اُن کی ملاقات ہوئی۔ وہ بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے فرمایا وہ مہدی ہے اور عیسیٰ ہے۔ ہمارا اُن کا ایک ہی روپ ہے۔ (یہ اپنی خوابوں کا ذکر کر رہے ہیں) پھر کہتے ہیں کہ جب کرم دین کے ساتھ مرزا صاحب کا مقدمہ تھا تو میرے نزدیک یہاں پر یعنی اُن کے علاقے میں جہاں یہ رہتے تھے۔ اُس جگہ گاؤں میں، قصبہ میں احمدی کوئی نہیں تھا۔ تمام لوگ کہتے تھے کہ مرزا صاحب اس مقدمے میں قید ہو جائیں گے۔ اُس وقت غم میں آ کر میاں حبیب الرحمٰن حاجی پور والے کے پاس پہنچا۔ حبیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ فکر مت کرو۔ درود شریف پڑھ کر دعا کرو۔ میں نے کثرت سے درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔ چند روز میں خواب میں ایک شخص ایک لڑکے کی لاش لے کر اور وہ لاش سات رومال میں لپٹی ہوئی تھی لے کے آیا اور میرے پاس رکھ دی۔ مَیں نے اُس کو کہا، یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دیکھ۔ مَیں نے اُس کے رومال اتارنے شروع کئے۔ جب چھیواں رومال اُتارا (یعنی کپڑا اُس لاش پر سے اُتارا) تو مَیں نے کہا یہ بندر کی شکل ہے جو مرزا کا مدعی ہے۔ (یعنی جس نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف دعویٰ کیا ہوا ہے) میں وہاں یعنی کوٹھے پر بیٹھا تھا، خواب میں اُس کو نیچے گرا دیا۔ (اُس مردہ لاش کو نیچے گرا دیا۔) پھر کہتے ہیں میں نے یہ خواب لکھ کر حضرت مرزا صاحب کو بھیجا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح اس کا پردہ فاش ہوگا۔ (چنانچہ پردہ فاش بھی ہوا۔) (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ۔جلد نمبر 12 صفحہ 195 تا 199۔از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ)

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑکؓ انجامِ آتھم پڑھ لینے کے بعد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَیں نے اب کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور نماز بھی پڑھنی شروع کر دی جس کی مجھے اس سے قبل عادت نہ تھی۔ مَیں نے اس اثنا میں ایک رؤیا دیکھی کہ مَیں ایک ایسی جگہ پر ہوں کہ میرے سامنے ایک مینار ہے اور مینار کے ساتھ ایک دروازہ ہے جو پرانے فیشن کا موقع تختوں کا (پرانے فیشن کا تختوں کا دروازہ ہے) کارکڈ (Carked) دروازہ ہے۔ (میرا خیال ہے یہ کاروڈ، Carved ہوگا) اس دروازے کو مَیں کھول کر اندر جانا چاہتا ہوں، مگر وہ کھلتا نہیں۔ مَیں نے زور سے جو اُسے دھکا دیا تو ایسا معلوم ہوا کہ مَیں دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی اندر جا پڑا ہوں مگر گرا نہیں۔ پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ وہاں پر پارک ہی پارک ہیں۔ (بہت بڑے بڑے پارک ہیں) جہاں پر روشیں ہیں، پھولوں کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے گزرتے ہوئے میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ گاڑی لاہور جانے کے لئے تیار ہے، مگر میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ (خواب بیان کر رہے ہیں)۔ اس اثناء میں ایک شخص جو سانولے رنگ کا ہے اور مجھے وہ ڈرائیور معلوم ہوتا ہے مجھے کہتا ہے کہ کچھ حرج نہیں اگر تمہارے پاس ٹکٹ نہیں تو ٹرین کی سلاخوں کو پکڑ لو اور لٹک جاؤ مگر دیکھنا سو نہ جانا۔ چنانچہ مَیں نے ان سلاخوں کو پکڑ لیا اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیند سی آ رہی ہے، اُس وقت میں نے سلاخوں کو بھی پکڑا ہوا ہے اور مٹھیوں سے آنکھوں کو بھی ملتا جاتا ہوں تاکہ سو نہ جاؤں۔ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔ (خواب میں یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے) کہتے ہیں مَیں نے یہ رؤیا محمد امین صاحب سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ پر سچائی کھل گئی ہے۔ بیعت کر لیں۔ (وہ احمدی تھے۔) مَیں نے کہا کہ قادیان جا کر بیعت کر لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ایک کارڈ جو انہوں نے اپنی جیب سے نکال کر مجھے دیا۔ (جوابی کارڈ تھا) انہوں نے کہا کہ ابھی اسے لکھ دو۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا اور محمد امین صاحب اُسے پوسٹ کرنے کے لئے گئے۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے۔ اس کے دو یا تین دن بعد مجھے جواب ملا کہ بیعت حضرت اقدس نے منظور فرما لی ہے اور لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے اور ساتھ یہ لکھا ہوا تھا کہ نماز بالالتزام پڑھا کرو اور درود شریف بھی پڑھا کرو۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ۔جلد نمبر 12 صفحہ 214 تا 215۔از روایات حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑکؓ)

مکرم میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ والد صاحب سے احمدیت سے پہلے بھی الہامات کا سلسلہ جاری تھا اور قبولِ احمدیت کے بعد یہ سلسلہ بہت ترقی کر گیا۔ احمدیت کی بدولت آپ کو رؤیت باری تعالیٰ بھی ہوئی۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کافی دفعہ ہوئی۔ حضرت عمرؓ اور

دوسرے بزرگوں کی زیارت وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی تھی۔ پھر یہ اپنے والد صاحب کے بارے میں ہی لکھتے ہیں کہ ایک دن مسجد محلّہ دارالرحمت میں کسی بات میں چند دوستوں کو رؤیا سنائی جن میں سے ایک دوست تو جناب ماسٹر اللہ دتہ صاحب مرحوم گجراتی تھے۔ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک صحابی تھا، اُس کو روزانہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوتی تھی۔ وہ صبح کو وہ کشف حضرت کے حضور پیش کرتے، (یعنی روزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ کشف یا رؤیا جو تھے وہ پیش کرتے تھے) اور حضور اُس پر اپنی قلم سے درست ہے یا ٹھیک ہے، لکھ دیتے تھے۔ والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ یہ غلط باتیں ہیں۔ (یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ روز روز حضوری ہورہی ہے اور روز ہی دیدار ہورہا ہے۔ تو کہتے ہیں) قریب تھا کہ یہ وسوسہ زیادہ شدید ہوجائے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرا دامن پکڑ لیا اور مجھ کو غرق ہونے سے بچالیا۔ (وہ کس طرح بچایا؟) کہتے ہیں رات کو مَیں بھی خواب میں اپنے آپ کو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہاں پر تشریف فرما ہیں۔ حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے سوال کیا کہ حضور! مکہ کی نسبت تو یہ آیا ہے کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ کہ اس میں جو داخل ہوگیا امن میں ہوگیا۔ پھر یہ مکّہ جناب کے لئے تو جائے امن نہ بنا۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو امن کی جگہ نہیں بنا۔) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں جا کر پناہ لینی پڑی۔ (یہ خواب اپنی بیان کررہے ہیں) کہتے ہیں اس کے جواب میں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی تو ہے کہ مکّہ کو کوئی فتح نہیں کرسکتا۔ مَیں نے اس کو فتح بھی تو کرلیا۔ کیونکہ یہ میرے نکالے جانے کی وجہ سے میرے لئے حل ہوگیا کہ مَیں اس کو فتح کروں۔ اور بھی کچھ خواب کا حصہ بیان کیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ مَیں کم علمی کی وجہ سے پورے طور پر اُس کو یاد نہیں رکھ سکا، بھول گیا ہوں۔ پھر کہتے ہیں اُس کے بعد والد صاحب نے کہا کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے بعد تہجد کا وقت تھا۔ تہجد ادا کی اور مسجد میں چلا گیا۔ صبح کو وہی دوست پھر تشریف لائے اور انہوں نے رات کی سرگذشت کاپی پر لکھی ہوئی حضور کے سامنے رکھ دی۔ حضور نے پھر اس پر اپنی قلم سے تصدیق فرمادی۔ مَیں نے وہ پڑھا تو وہی خواب جو کہ مَیں عرض کرچکا ہوں یعنی وہی سوال اور وہی جواب ہے جو مَیں نے عرض کیا ہے۔ (یعنی ان کو بھی جو خواب آئی تھی، وہی اُس دوست نے بھی سنائی۔) اس طرح کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے اُس وقت میری دستگیری فرمائی اور مجھے ہلاکت سے بچالیا کہ یہ خوابیں جو بیان کرتے ہیں وہ سچی خوابیں ہیں۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 272 تا 274۔ از روایات حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ)

اس طرح حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ (1892ء کی ان کی بیعت ہے) بیان کرتے ہیں کہ بندہ کو امرتسر جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کی اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولیٰ کریم! مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ مَیں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز نمازِ عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللّیل کے بعد کا ہوتا ہے۔ (یعنی آدھی رات کے بعد کا ہوتا ہے۔) جس طرح بچے کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے، اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اختیار کرلی۔ کہتے ہیں اُس کے بعد حضور کی پاک صحبت کی برکت سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک روز نماز تہجد کے بعد خاکسار سجدہ میں دعائیں کررہا تھا کہ غنودگی کی حالت ہوگی جو ایک کشفی رنگ تھا، ایک پاکیزہ شکل فرشتہ میرے پاس آیا جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سفید کوزہ پانی کا بھرا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں ایک خوبصورت چھری تھی۔ مجھے کہنے لگا کہ تمہاری اندرونی صفائی کے لئے میں آیا ہوں۔ اس پر مَیں نے کہا بہت اچھا۔ آپ جس طرح چاہیں صفائی کریں۔ چنانچہ اُس نے پہلے چھری سے میرے سینے کو چاک کیا اور اس کوزہ کے مصفّٰی پانی سے خوب صاف کیا لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے خیال کیا کہ اب میں نے صبح کی نماز ادا کرنی ہے اور یہ تمام بدن چرا ہوا ہے۔ نماز کس طرح ادا کرسکوں گا۔ اس لئے ہاتھ پاؤں کو ہلانا شروع کیا تو کوئی تکلیف نہ معلوم ہوئی اور حالتِ بیداری پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 322 تا 323۔ از روایات حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ)

حضرت میاں جان محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا کے فضل سے بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نہیں کی۔ باوجود باتیں سننے کے کبھی مخالفت نہیں کی، کیونکہ جس وقت میری عمر قریباً پندرہ سولہ سال کی تھی کہ میں اپنے والد صاحب مرحوم کے ہمراہ ملتان چھاؤنی آیا تھا۔ کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم ایک سیٹھ کے پاس منشی مقرر تھے اور میں اُس وقت بیرک مالستری میں چار آنے یومیہ پر مزدوری لیتا تھا۔ (یعنی کوئی مالستری چھاؤنی ہوگی، شاید بیرکس کا ذکر کر رہے ہیں مزدوری پر کام کرتا تھا)۔ اتفاقاً ملتان میں عید رمضان آ گئی۔ چنانچہ روزے رمضان شریف کے بھی رکھے اور عید الفطر پڑھ کر اور سیر وغیرہ کر کے عصر کے بعد مجھے نیند آ گئی اور میں چارپائی پر سو گیا۔ چونکہ گرمی کے دن تھے۔ مَیں عصر کا سویا ہوا صبح تک سویا رہا۔ چنانچہ سحری کے وقت مجھے خواب آیا۔ وہ خواب یہ ہے کہ میں عید کے دن اپنے قصبہ ہیلاں میں گیا ہوں اور ہم سب مل کر بمع والد صاحب عیدگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے جا رہے ہیں۔ مگر ہمارے گاؤں کی عیدگاہ گاؤں سے مغرب کی طرف ہے اور خواب میں جو مجھے عیدگاہ کا نظارہ دکھایا گیا وہ مشرق کی طرف تھا۔ کہتے ہیں چنانچہ ہم سب مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور نماز پڑھ کر جب واپس گھر آ رہے تھے تو راستے میں ایک ریت کا ٹیلہ تھا جس پر ایک چورس پتھر جو بہت خوبصورت تھا، میں اس پر بیٹھ گیا اور مَیں نے چاہا کہ اس کو ایک طرف ہٹاؤں لیکن وہ چونکہ وزنی تھا، پہلی دفعہ وہ مجھ سے ہٹ نہ سکا۔ پھر اللہ کا نام لے کر اور بسم اللہ پڑھ کر جب میں نے زور لگایا تو وہ پتھر ایک طرف ہوگیا۔ نیچے اس کے ایک دروازہ نکل آیا جو بند تھا۔ میں نے دروازہ کھولا، آگے ایک ڈیوڑھی نظر آئی۔ چنانچہ میں ڈیوڑھی میں داخل ہوا۔ آگے کیا دیکھتا ہوں کہ تین چار پاپوش (جوتیاں ہیں) جو بہت عمدہ اور خوبصورت ہیں۔ میں نے بھی اپنی جوتی وہاں اُتار دی۔ میری جوتی جو نئی تھی اُن کے ساتھ مل گئی۔ پھر میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بارہ دری بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے اور دو ولڑ کے نہایت خوبصورت قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ جب میں اُن کے پاس گیا تو ان بزرگوں نے میرا نام بلا کر کہا کہ ہم تمہاری بہت انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں بھی آنے کو تیار تھا لیکن کام کی وجہ سے فرصت نہیں مل سکی۔ اب فرصت ملی ہے، اب حاضر خدمت ہوگیا ہوں۔ پھر میں دوسرے کمرے کی طرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سبز لباس پہنے کرسی پر بیٹھے ہیں اور سامنے میز پر ایک ریل پر حمائل شریف رکھ کر تلاوت کر رہے ہیں۔ اور اُن کا لباس سبز ہے۔ جب میں اُن کے سامنے ہوا تو انہوں نے میرا نام بلا کر کہا کہ ہم تمہارا بہت انتظار کر رہے ہیں۔ اس بزرگ نے مجھے پیار سے اپنی بغل میں لے لیا اور پوچھنے لگے کہ تم نے قرآنِ مجید پڑھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے سبقاً سات سپارے پڑھے ہوئے ہیں۔ باقی ویسے ہی خود بخود میں پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے قرآنِ مجید کھولا اور مجھ کو کہنے لگے کہ سناؤ۔ اب جب قرآنِ مجید کھولا گیا تو پہلی آیت جو میری نظر میں آئی، وہ تِلْكَ الرُّسُلُ تھی اور ان بزرگ کی زبان پر بھی تِلْكَ الرُّسُلُ ہی تھا۔ یعنی یہ وہ رسول ہیں۔ اتنے میں وہ بزرگ کہنے لگے کہ اب مَیں جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ میری آنکھوں سے غائب ہو گئے اور میں حیران ہو گیا کہ خدا جانے یہ کون بزرگ تھے۔ پھر مجھے غیب سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ بزرگ خضر علیہ السلام ہیں اور لڑکے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ مگر میں پھر دو تین دن اس خواب کے باعث پریشان ہی رہا۔ جس کے آگے بات کی، کسی نے جواب نہ دیا۔ (جسے پوچھتا تھا کوئی جواب نہیں دیتا تھا۔) اس کے بعد یعنی سات آٹھ سال کے بعد جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تب وہ میری خواب پوری ہوئی اور وہ بزرگ جو خضر علیہ السلام کی شکل میں خواب میں مجھے نظر آئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے۔ الحمدللہ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ واقعی حضور اس زمانے کے نبی ہی تھے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 13 تا 15۔ از روایات حضرت میاں جان محمد صاحبؓ)

حضرت مستری دین محمد صاحب فرماتے ہیں کہ شام کو میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ جن لوگوں نے پہلے بیعت کرلی، اُن کے نام رجسٹر پر درج ہیں۔ میرا نام نہیں۔ رات کو مجھے خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ ہاتھ میں قلم ہے۔ دائیں ران پر رجسٹر ہے اور حضور نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام اور پیشہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مستری دین محمد، پیشہ لوہار۔ کہتے ہیں ظہر کے وقت میں نے حضور کو یہ خواب سنائی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کا نام لکھا گیا ہے۔ اُس وقت کہتے ہیں مولوی عبدالکریم صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفہ اول بھی تشریف رکھتے تھے۔ مولوی محمد علی بھی تھے۔ پھر مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ میرا نام بھی کہیں نہیں لکھا ہوا۔ جس پر حضور نے کچھ جواب نہ دیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 56۔ از روایات حضرت مستری دین محمد صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 1904ء میں مجھے خواب کے اندر ایک کھیت دکھلایا گیا جس کے گردا گرد بالشت بالشت بھر فاصلے پر موٹے موٹے مضبوط درختوں کی باڑ تھی۔ صرف کھیت کے اندر جانے کے لئے ایک ہی راستہ تھا اور اسی کھیت میں نہایت ہی سبز لہلہاتی ہوئی گندم کی

کھیتی تھی۔ کھیت سے باہر ایک بیل تھا جو درختوں کے بیچوں بیچ سے اس سبزے کو دیکھ کر اس کے حصول کے لئے (یعنی کھانے کے لئے بیل) وہاں کھڑا تھا۔ اس سبزے کو کھانے کے لئے درختوں کے درمیان سے، جو درمیانی فاصلہ ہوتا ہے اس سے اپنا منہ ڈال کے اُس فصل کو کھانے کی کوشش کرتا تھا مگر ہر سوراخ سے ناکامیاب رہتا تھا اور اندر جانے کا جو دروازہ تھا اُس میں وہ داخل نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں خواب میں یہ نظارہ دیکھ کر تفہیم ہوئی کہ دیکھو جس طرح یہ بیل بغیر دروازہ تلاش کئے اپنی مراد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا کے ملنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمنزلہ دروازے کے ہیں۔ جب تک کوئی بشر اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا وہ خدا کو نہیں پا سکے گا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس زمانے کا امام اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقرر فرمایا تھا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 129 تا 130۔ از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں شیخ حامد علی صاحب خادم مہمان خانہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم تھے دیکھا کہ آپ عرب کی سوکھی ہوئی کھجوریں مہمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے ایک مجمع میں رکھ کر کھڑے ہیں جو سفید کپڑوں سے ڈھانپی ہوئی ہیں۔ اور جب آپ تقسیم کرنے لگے تو کھجوریں گلگلے کے برابر موٹی، خوش رنگ، تروتازہ، رس بھری ہیں جن کو آپ تقسیم کئے جاتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ عرب کی سوکھی ہوئی کھجوریں ہیں جو تروتازہ کر کے آپ لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے احیائے نو کیا ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 130۔ از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 19/جنوری 1911 کو میں نے خواب میں ایک سکھ لڑکے کو دیکھا جس کو جن چمٹا ہوا تھا، جس کو لوگ منتروں کے ذریعہ نکال رہے تھے۔ (جِنّ کو نکالنے کے لئے جس طرح جنتر منتر کرتے ہیں) اور جلتی ہوئی آگ اس کے نزدیک کر کے اس جنّ کو ڈرا رہے تھے کہ وہ اس ڈر سے نکل جائے۔ مگر وہ نہیں نکلتا تھا۔ اس پر خواب کے اندر مجھے اس کا علاج سمجھایا گیا کہ ایک سفید کاغذ لے کر اس پر جِنّ کی شکل بناؤ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر قلم کے ذریعہ جنّ کی شکل پر لکیریں کھینچ کر جن کی شکل کو کاٹ دو۔ اس لئے بار بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر شکل قلم زن کرنے سے جِنّ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ چنانچہ مَیں نے خواب کے اندر اس طریق سے عمل کیا جس سے جنّ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور لڑکا تندرست ہو گیا۔ جس کا نام عطاء اللہ رکھا گیا۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو حضرت اقدسؑ کا یہ شعر زبان پر جاری تھا۔

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عمّاں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 141 تا 142۔ از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

تو یہ چند روایتیں تھیں جو میں نے سنائیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ایمان کی پختگی ان کی نسلوں میں بھی قائم رہے۔

اس وقت نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب کا ہے۔ یہ ربوہ میں لمبا عرصہ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے زندگی تقریباً وہیں گزاری۔ یا شاید کاروباری معاملات میں باہر جاتے ہوں۔ لیکن فی الحال کچھ سالوں سے وہ سویڈن میں تھے۔ ان کی 23/دسمبر کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کھارا کے بیٹے تھے اور حضرت امیر بخش صاحب کے پوتے تھے۔ دونوں، ان کے والد بھی اور ان کے دادا بھی صحابی تھے۔ ان کے بھائیوں میں، بیٹوں میں فی الحال لگتا ہے کوئی اختلاف ہے، لیکن بہرحال جہاں تک میری یادداشت ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرے والد صاحب نے مجھے بتایا تھا اور اب اس پر تصدیق خود ان کے بیٹے بھی کر رہے ہیں کہ ماسٹر چراغ محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو بھی پڑھایا ہوا ہے۔ میرے والد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تقریباً ہم عمر ہی تھے، ڈیڑھ سال کا فرق تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ بھی ان سے پڑھے ہوئے ہیں۔ تو اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی بعض لوگ کہتے ہیں پڑھایا ہے۔ بہرحال یہ قادیان کے قریب ہی کھارا تھا، اُس علاقے کے تھے، اُن کے یہ بیٹے ہیں، عبدالمجید ڈوگر صاحب۔ ڈوگر صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے بڑا وفا کا اور عشق کا تعلق تھا۔ ہمیشہ خلافت کا ذکر ہوتا تو بتانے والے بتاتے ہیں کہ آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ مربیانِ کرام اور واقفینِ زندگی کے ساتھ بھی پیار اور بڑے احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ بلکہ میرے سے جو اِن کا تعلق تھا میں نے بھی دیکھا ہے کہ ان کی آنکھوں میں سے ہر وقت ایک محبت اور پیار چھلک رہا ہوتا تھا۔ بہت سادہ اور منکسر المزاج، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، نیک بااخلاق و باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے اور یہی ایک تقویٰ پر چلنے والے کی نشانی ہے۔ تبلیغ کے ضمن میں امیر صاحب بیان کرتے ہیں اور ان کے مربی صاحب نے بھی لکھا کہ سویڈن کے بادشاہ اور امریکہ کے صدر اوباما اور پوپ کو بھی انہوں نے خطوط لکھے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی بھجوائی تھی۔ بیماری کی وجہ سے جب ہسپتال داخل تھے تو اُس موقع پر سب ڈاکٹروں کو بھی 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پیش کرتے تھے۔ اور جب کسی کو لٹریچر دیتے تو اس سے وعدہ لیتے کہ ضرور پڑھیں گے۔ 2005ء میں جب میں نے وصیت کی تحریک کی ہے اور پھر جب سویڈن گیا ہوں تو اُس وقت تک انہوں نے وصیت نہیں کی ہوئی تھی۔ میرے کہنے پر کہ وصیت کریں اور سب ڈوگر ماشاء اللہ ان کے بھائی بھی اور اولادیں بھی صاحبِ حیثیت ہیں، تو سارے خاندان کو وصیت کرنی چاہئے۔ بہرحال مجھے تو یاد نہیں لیکن ان کے بھائیوں بیٹوں نے یاد کرایا کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ ڈوگروں کو مَیں نہیں چھوڑوں گا، ان سب کو وصیت کروانی ہے۔ تو بہرحال اس پر انہوں نے سارے خاندان کو اکٹھا کیا اور وصیت کی اور پھر کہا کرتے تھے کہ مجھ پر اور میری اولاد پر بڑا احسان کیا ہے جو ہم سے وصیت کروائی۔ آغا یحیٰ صاحب جو سویڈن کے مبلغ ہیں وہ کہتے ہیں۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے، ان کے کردار اور گفتار سے معلوم ہوتا تھا کہ یقیناً یہ ایک صحابی کی اولاد ہیں۔ تبلیغ کی تو جیسے دھن لگی ہوتی تھی، خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ اور مَیں نے بروشرز تقسیم کرنے کی جب تحریک کی ہے تو ہر وقت بروشرز اپنے پاس رکھتے تھے تا کہ تقسیم کرتے رہیں۔ اور وقت ضائع نہیں کرتے تھے، مشن ہاؤس میں لائبریری میں آتے تھے اور بیٹھ کے کتابیں پڑھتے تھے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ کئی دفعہ مَیں نے کہا کہ چائے پی لیں تو انہوں نے کہا کہ مَیں تو اب ریٹائرڈ آدمی ہوں، وقت گزار رہا ہوں، آپ کا وقت کیوں ضائع کروں۔ آپ کا وقت قیمتی ہے، مبلغین کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ اپنے عہدِ بیعت کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے، مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم ملک شفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ کا ہے جن کی 6/جنوری کو ورجینیا نیو جرسی میں وفات ہوئی۔ یہ اللہ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک تھے۔ وہاں کسی کی شادی پر گئے ہوئے تھے تو شادی پر اپنے بیٹے کو کہا کہ کافی وقت ہے، پہلے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وضو کر کے باہر آئے ہیں۔ وہیں ان کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ ان کا بیٹا ابھی واش روم میں ہی تھا۔ بہرحال ایک احمدی باہر بیٹھے تھے، اُن کو کہا کہ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے، وہ جب اُٹھانے کے لئے بڑھے تو یہ نیچے گر گئے۔ وہاں ایک ڈاکٹر بھی تھے۔ ڈاکٹر نے آ کر ان کو دیکھا، وہ کارڈیالوجسٹ تھے، اُن کو خیال ہوا کہ ہارٹ اٹیک ہے۔ بہرحال ایمبولینس بھی آ گئی لیکن جب ہسپتال پہنچے تو اُس سے پہلے ہی ان کی وفات ہو چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا خاندان نوشہرہ ککّے زئیاں، پسرور، سیالکوٹ سے تعلق رکھتا تھا، اور ان کے دادا ملک میر محمد صاحب نے 1924ء میں بیعت کی تھی۔ اللہ کے فضل سے اس کے بعد سے یہ سارا احمدیت میں اچھا مخلص خاندان ہے۔ انہوں نے 1968ء میں انجنیئرنگ کی۔ وہاں سے انجنیئرنگ کی ڈگری لینے کے بعد منسٹری آف ڈیفنس میں بھی کام کیا۔ پھر چار پانچ سال لیبیا میں ملازمت کی۔ پھر لاہور میں ایل ڈی اے میں کام کرتے رہے۔ اور وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد پھر یہ امریکہ چلے گئے۔ لیکن اس عرصے میں بھی انہوں نے جماعتی طور پر بھی کافی خدمات کی ہیں۔ جب خلافتِ رابعہ میں ادارہ تعمیرات کا قیام ہوا تو وہاں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ دارالضیافت کی توسیع، لجنہ ہال کی تعمیر، مسجد مبارک کی توسیع، دارالقضاء کی بلڈنگ اور اسی طرح بیوت الحمد سوسائٹی وغیرہ میں انہوں نے کافی کردار ادا کیا ہے۔ مسجد بیت الفتوح کے (نقشہ میں) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 2001ء میں جو کچھ تبدیلیاں کی تھیں، اُس وقت بھی ان کو یہاں بلایا تھا اور مشورے لئے تھے اور یہ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی یہاں کافی دیر رہے ہیں۔ آج کل برازیل مشن ہاؤس اور گوئٹے مالا مسجد اور ٹرینیڈاڈ مشن و مسجد کے پراجیکٹس پر کام کر رہے تھے اور بڑی وقف کی روح کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ گو یہ وقف تو نہیں تھے لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے مکمل طور پر اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لئے سپرد کیا ہوا تھا۔ مسجد نور ماڈل ٹاؤن کی توسیع کے کام بھی ان کی نگرانی میں ہوئے جس میں 2010ء میں فائرنگ ہوئی تھی۔ یہ غریب پرور اور بہادر اور جماعتی کاموں پر فوری لبّیک کہنے والے تھے۔ ان کے بارے میں ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ جماعت اور خلفاء کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے اور اس کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ ان کے دن کا آغاز تہجد اور قرآن کی تلاوت سے ہوتا تھا اور اس میں بڑی لذت محسوس کرتے تھے۔ اکثر رات کو جماعت کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کر کے سوتے تھے۔ اور ان کی اہلیہ نے تو بہت ساری اور باتیں بھی لکھی ہیں۔ شیخ حارث صاحب جو ہمارے واقفِ زندگی ہیں اور ربوہ میں، احمدیہ انجنیئرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے بھی ان کے بارے میں یہی لکھا کہ بڑی وفا کے ساتھ یہ کام کرتے رہے اور مَیں نے بھی ربوہ میں ان سے کچھ کام کروائے ہیں۔ جب بلاؤ آ جایا کرتے تھے۔ حالانکہ اُس وقت ان کی سرکاری ملازمت تھی۔ اور انہوں نے بڑی محنت سے، توجہ سے ہر کام کیا ہے۔ اسی طرح برازیل کے مبلغ جو ہیں اُن کے ساتھ آجکل یہ کام کر رہے تھے، انہوں نے بھی لکھا ہے کہ حیرت انگیز طور پر محنت اور وفا سے کام کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل کو بھی خلافت سے، جماعت سے وابستہ رکھے۔

## بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

صرف بیلجیئم کے لئے کوئی خاص نہیں ہے۔ لیکن اس وقت مَیں کیونکہ یہاں اس جلسے سے آپ لوگوں کو مخاطب ہوں اس لئے یہ سٹیج استعمال ہو رہا ہے۔

بہر حال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ اس مسجد کی یہاں تعمیر آپ لوگوں نے کرنی ہے۔ اُس کے لئے ابھی سے فنڈ قائم کریں اور بڑھ چڑھ کر اس میں قربانیاں پیش کریں۔ جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں پڑھا تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ ’’دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں‘‘۔ آج یہ دینی مہم ہے اس کے لئے اپنے دلوں کو کھولیں اور بڑھ چڑھ کر مسجد کی تعمیر کے لئے قربانی کریں۔ آج دنیا کے ہر ملک میں جس طرح جماعت کی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، آپ کو بھی اب مزید انتظار کئے بغیر اس مہم میں شامل ہو جانا چاہئے تا کہ آپ اس مہم میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے والے بنیں۔ بعض لوگوں کو بعض جگہوں پر اعتراض ہوتا ہے کہ شہر سے دور ہے، لوگوں کی رہائش سے دور ہے۔ جب ایک جذبہ سے آپ کام کریں گے اور نیت ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کو تعمیر کرنے کے بعد آباد بھی کرنا ہے تو تمام دُوریاں بھی ختم ہو جائیں گی اور تمام تکلیفیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ پس آپ کا یہ کام ہے کہ کمرِ ہمت کس لیں اور انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کی تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوں گے۔ مسجد کو دیکھنے کے لئے لوگوں کے وفود بھی آئیں گے اور روشن مینار اسلام کی خوبصورت تعلیم کے نور کو بکھیرنے والے ہوں گے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کی تبلیغ کے میدان کس قدر وسیع ہو گئے ہیں۔

پس آگے بڑھیں اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔ نہیں تو یاد رکھیں کہ یہ کام تو ہو کر رہنے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوں گے لیکن جو لوگ اس میں حصہ نہیں لیں گے وہ ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ چاہے تھوڑے ہی ہوں لیکن مجھے پتہ ہے کہ بیلجیئم کی جماعت میں ایسے مخلصین ہیں کہ اگر تمام جماعت نہیں بھی کرے گی تو یہ ٹھیک ہے کہ تھوڑے بھی ایسے نکل آئیں گے جو انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے ہوں گے اور اُس کو مکمل کر کے چھوڑنے والے ہوں گے۔

مسجد کے ضمن میں یہ بات کر رہا ہوں کہ بعض شدت پسند آجکل کے حالات کی وجہ سے، مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے ان ملکوں میں بہت زیادہ مخالفت کر رہے ہیں، اسلام کے خلاف ایک رَو چلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بعض جگہوں پر مساجد کی تعمیر میں روکیں بھی پڑتی ہیں۔

لیکن اس مخالفانہ ردّ عمل کی وجہ سے آپ لوگوں نے خاموش ہو کر نہیں بیٹھ جانا بلکہ اس ردّ عمل کو زائل کرنا ہے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ آپ کا اپنا کردار ہے۔ اگر آپ لوگوں نے اپنے نیک نمونے اپنے ماحول میں قائم کئے اور قائم کرتے رہیں گے، جہاں جہاں آپ کی رہائش ہے اور جہاں جہاں آپ کے نماز سینٹر ہیں وہاں کے ماحول میں اگر یہ تأثر آپ قائم کریں گے اور اُس ماحول میں اُن لوگوں میں یہ تأثر قائم ہو جائے گا کہ یہ لوگ تو کچھ اور طرح کے لوگ ہیں جو قانون کا احترام کرنے والے بھی ہیں، ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے والے بھی ہیں، شرافت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بھی ہیں، نیکیوں میں بڑھنے والے بھی ہیں اور اپنے خدا سے لَو لگانے والے بھی ہیں تو یہ روکیں خود بخود زائل ہو جائیں گی۔ اور اس سے جہاں آپ اپنے ماحول میں نیک اثر ڈال کر اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کو دنیا پر ظاہر کر رہے ہوں گے وہاں آپ پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی پڑ رہی ہو گی کہ یہ لوگ میری خاطر میرے دین کی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے اپنی برائیوں کو دور کرتے ہوئے اور میرے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی حسین تعلیم کے سفیر بنے ہوئے ہیں۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ’تقویٰ، پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں‘ اور جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق یہ نمونے حاصل کر لیں گے تو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو اُس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں، دنیا کی حسنات حاصل کرنے والے بھی ہوں گے اور آخرت میں بھی اُس کی جنت کے وارث بننے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے والے ہوں اور آپ کے ان پاک نمونوں کی سچائی اور آپ کے قول و فعل کی یکرنگی اس قدر پُر اثر اور پُر تاثیر ہو کہ کوئی انگلی آپ پر یہ اشارہ کرتے ہوئے نہ اُٹھے اور نہ کبھی اُٹھ سکے کہ یہ لوگ بھی باقی مسلمانوں کی طرح، باقی لوگوں کی طرح ہیں جن کے قول کچھ اور ہیں، جن کی تعلیم کچھ اور ہے اور جن کے عمل کچھ اور ہیں۔ جن کے خول تو خوبصورت اور چمکتے ہوئے ہیں لیکن ان کا اندرونہ غلاظت اور گندگی سے پُر ہے‘ اُس کے اندر جھوٹ ہے۔ بلکہ آپ کو دور سے آتا دیکھ کر آپ کے ماحول کا ہر شخص یہ اشارہ کرے کہ دیکھو یہ وہ شخص آ رہا ہے جس کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو اسلام کی خوبصورت تصویر دکھاتا ہے اور پھر خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور یہ اُس کا عملی نمونہ ہے۔ یہ سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر ہے کہ اگر حق بات کے لئے اُس کو اپنے خلاف یا اپنے عزیز کے خلاف یا اپنے قریبی کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو یہ دے دے گا لیکن سچائی سے منہ نہیں موڑے گا، جھوٹ کو قریب نہیں پھٹکنے دے گا۔ ان لوگوں کی تعلیم کے مطابق جھوٹ شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے اور یہ تو خدائے واحد کے عبادت گزار ہیں اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے آیا تھا۔

پس یہ سچائی کے نمونے آپ نے قائم کرنے ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی کبھی آپ کی طرف سے جھوٹ کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے نرم دلی اور باہم محبت کے بھی اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے کبھی اپنے بھائی کی جڑیں کاٹنے والے نہ ہوں۔ اپنے جذبات پر کنٹرول ہو۔ اگر کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرے تو محض لِلّٰہ اُسے معاف کرنے والے ہوں۔

پھر عورتوں کو بھی خاص طور پر مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہیں۔ کیونکہ اگر ہماری عورتوں اور بچیوں کے تقویٰ کے معیار بلند ہو گئے تو ہماری موجودہ نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی کیونکہ وہ اُن ماؤں کی گودوں میں پلنے والی ہوں گی جنہوں نے ڈرتے ڈرتے اپنے دن بسر کئے اور تقویٰ سے اپنی راتیں بسر کیں۔ احمدی عورت اگر چاہے تو ایک انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ اگر خاوند دین سے دور بھی ہٹے ہوئے ہیں، اگر نمازوں میں سست ہیں تو اُنہیں موقع کی مناسبت سے آہستہ آہستہ سمجھا کر دین کے قریب لائیں۔ اُن کو اُن کے مقصدِ پیدائش سے آگاہ کریں۔ بعض دفعہ بچے باپوں کے نمونوں کو دیکھ کر خراب ہو رہے ہوتے ہیں اس لئے ماؤں کی بھی اور اُن باپوں کی بھی بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔

پس یہ مَردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اور عورتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ مَردوں کی اصلاح کی کوشش کریں تا کہ اپنی اگلی نسل کو یورپ کے لغو ماحول کی دلدل میں ڈوبنے سے بچا سکیں۔ نام نہاد آزادی سے اپنی نسلوں کو بچا سکیں۔ اگر آج اس طرف توجہ نہ دی تو پھر بعد میں ہاتھ مَلنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ بچوں کو گھروں میں وہ ماحول دیں جس سے بچے ماں باپ کے پاس زیادہ وقت گزارنے والے ہوں۔ اس بارے میں کئی دفعہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں لیکن اس طرف کئی گھر پوری طرح توجہ نہیں دیتے۔ ماں باپ اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم ان یورپین ممالک میں آ گئے ہیں، یہاں ہمارے معاشی حالات پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں اور ہمارے بچوں کو بھی بہتر تعلیمی ماحول میسر ہے۔ یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا، آپ کے بڑوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل اس لئے ہوئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کی اور بنا کر دکھایا۔ اور حتی الوسع یہ حق ادا کرتے چلے گئے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اموال و نفوس میں برکت ڈالی۔ آپ لوگوں پر جیسا کہ مَیں نے کہا تھا یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں، مالی کشائش ہے یہ آپ کے کسی کمال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اُن بندوں پر فضل کی وجہ سے ہے جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے سنیں اور جس کا فیض اُن کی نسلیں یا آپ پا رہے ہیں۔ اگر ان فضلوں کو جاری رکھنا ہے تو اپنا تعلق بھی اُس زندہ خدا سے جوڑنا ہو گا جو زندگی دینے والا، زندگی بخش ہے اور روحانی اور مادی نعمتوں کو عطا کرنے والا ہے۔

پس ان فضلوں کو جو آپ پر ہوئے، تمام مَردوں اور عورتوں کو شکر کے جذبات سے پُر کرنے والا ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکنے والا بنانا چاہئے اور یہی چیز پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ کو اُس کے فضلوں کو مزید حاصل کرنے والا بنائے گی اور بناتی چلی جائے گی، جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ (ابراہیم:8) یعنی اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا۔

پس یہ بہتر حالات آپ لوگوں کو مزید شکر گزار بنانے والے ہوں۔ اس کشائش کی وجہ سے آپ شکر گزار بنتے ہوئے دنیاوی جھمیلوں میں پڑنے والے نہ ہوں۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہ کر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے والے نہ ہوں۔ دنیاوی آسائشوں کی وجہ سے اپنے بچوں کی تربیت سے غافل نہ ہو جائیں۔ اُن کو دینی تعلیم دینے سے غافل نہ ہو جائیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت اور اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت سے غافل نہ ہو جائیں کہ وہ ایک ثانوی حیثیت بن جائیں۔ کیونکہ اگر یہ صورتحال ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے جن فضلوں کو آپ پر نازل فرمایا ہے اُن کو واپس لینے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔

پس ہمیشہ اُس کی پناہ میں رہتے ہوئے اُس کے فضلوں کو جذب کرنے والا بنیں۔ اس جلسے سے آپ لوگوں نے جو بھی روحانی فائدہ حاصل کیا ہے۔ اُس سے مسلسل فائدہ اُٹھانے کے لئے اللہ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بنیں۔ آپ کی نسلیں آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور جماعت کے لئے بہترین وجود بننے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کی نسلوں کا خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ پختہ تعلق قائم رکھے اور آپ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ ہر شر اور ہر فتنے سے آپ سب کو محفوظ رکھے اور آپ کو اپنے دین کے بہترین مددگاروں میں سے بنائے۔

اب دعا کر لیں۔ (دعا)


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
قانونی مشاورت برائے اسائلم
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE



Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

## امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

# صوبہ ہیسن (جرمنی) کی صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی دعوت پر پارلیمنٹ کا وِزٹ۔ اپوزیشن لیڈر اور دیگر ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔

## فرینکفرٹ کے لارڈ میئر کی حضور انور سے ملاقات۔ برخسال (Bruchsaal) میں مسجد بیت الأحد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ Pforzheim میں مسجد بیت الباقی کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### 11/دسمبر 2012 بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

### فیملی ملاقاتیں

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے سیشن میں مجموعی طور پر 39 فیملیز کے 157 افراد اور اس کے علاوہ 40 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں درج ذیل جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

Soest، Pfungstadt، Morfelden، Dietzenbach، Offenbach، Gross Gerau، Koln، Goddelau، Neu-Isenburg، Mainz، Ginsheim، Hiedelberg، Wiesbaden، Bielfeld، Badhersfeld، Hanau، Frankenthal، Raunheim، Rodgau، Immen Hausen۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والی فیملیز نے اور انفرادی طور پر ملاقات کرنے والوں نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

### صوبہ ہیسن (Hessen) کی صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی دعوت پر پارلیمنٹ کا وزٹ

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق صوبہ ہیسن (Hessen) کے دارالحکومت ویزبادن (Weisbaden) کے لئے روانگی ہوئی۔

ویزبادن میں صوبہ ہیسن کی صوبائی پارلیمنٹ واقعہ ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ میں اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر Thorsten Schafer Gumbel نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مدعو کیا تھا۔

قریباً پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہاؤس میں تشریف آوری ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر Thorsten صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی پارلیمنٹ کے مین دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے اور کانفرنس روم میں جانے سے قبل ایک lobby میں اپوزیشن لیڈر نے حضور انور کے ساتھ ایک تصویر بنوائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک کانفرنس ہال میں لے جایا گیا جہاں سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر Thorsten Schafer Gumbel نے اپنے ساتھی ممبران کا تعارف کروایا۔

ان ممبران میں سے ایک صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر Lothar Quanz تھے اور دو ممبران صوبائی اسمبلی تھے۔ اس کے علاوہ صوبہ ہیسن (Hessen) میں آباد غیر ملکی اقوام کی کمیٹی کے صدر تھے اور دو ان کے سٹاف ممبرز تھے۔

### اپوزیشن لیڈر اور دیگر ممبرانِ پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

۞ ...... **اپوزیشن لیڈر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا:** میں آپ کو صوبائی اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے کہ آپ آج ہمارے ساتھ موجود ہیں اور آپ سے دوبارہ ملاقات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ چند سال قبل من ہائم میں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر آپ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تھا۔ اُس جلسے کی یاد ابھی بھی تازہ ہے۔ مذاہب کے باہمی تعلق میں جماعت احمدیہ کا معیار بہت اونچا ہے۔ ان دنوں ہمارے اس صوبہ ہیسن میں سکولوں میں اسلامی تعلیم دیئے جانے کے حوالہ سے بحث چل رہی ہے۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ ہمارے لئے بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔

**اپوزیشن لیڈر نے کہا:** ہمیں اس بات کا علم ہے کہ آپ امن کے قیام کے لیے بہت کوشش کرتے ہیں۔ اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ اس سلسلہ میں راہنمائی فرماتے ہیں کیونکہ ان دنوں اس موضوع کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہ میں صرف اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ میری پارٹی کے جو نمائندگان ہیں ان سب کی طرف سے یہ اظہار کر رہا ہوں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جہاں تک اسلام میں ایک دوسرے کے لیے برداشت کا اور امن قائم کرنے کا سوال ہے تو یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے کوئی نئی تعلیم نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اس بارے میں بڑے واضح احکامات ہیں کہ ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرو۔ بہرحال ایک لمبے عرصہ سے اس تعلیم پر صحیح طرح عمل نہیں ہو رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کو بھیجا تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں ظاہر کریں اور پھیلائیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** جو کچھ مَیں امن، محبت اور پیار اور بھائی چارہ کے بارہ میں دنیا کو بتاتا ہوں یہ کوئی نئی تعلیم نہیں۔ یہ اصل وہی تعلیم ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آئی اور جس پر اسلام کی بنیاد ہے اور اس کو اس زمانہ میں آج سے ایک سو دس سال پہلے بانی جماعت احمدیہ نے نئے سرے سے جاری فرمایا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** جب 1891ء میں ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی گولڈن جوبلی ہوئی تھی تو اسلام کی اسی تعلیم کی وجہ سے بانی جماعت احمدیہ نے ملکہ کو ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا کہ دنیا کے تمام مذاہب کو اکٹھے ہو کر کام کرنا چاہئے اور ہر مذہب کے نمائندہ کو بلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دنیا میں امن، محبت اور پیار کی فضا قائم ہو۔ حسنِ اتفاق سے امسال جب ملکہ الزبتھ برطانیہ کی ڈائمنڈ جوبلی ہوئی تو میں نے بھی ان کو یہی پیغام بھیجا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کردہ یہی کتاب 'تحفہ قیصریہ' بھجوائی اور ساتھ دنیا میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے پیغام بھجوایا جس کی اس وقت ضرورت ہے اور اس کے لئے جماعت احمدیہ ہر جگہ کوشش کر رہی ہے۔ صرف انگلستان میں ہی نہیں، جرمنی میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ اسلام کی امن، بھائی چارہ کی تعلیم کو پھیلایا جائے اور لوگوں کو ساتھ لے کر چلا جائے تا کہ امن کی فضا قائم ہو۔ اس لئے آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد پیار و محبت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ اِسی اسلامی تعلیم کا نعرہ ہے جو جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ نے دیا کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' اور اس نعرہ کی روح کو سمجھیں تو دنیا میں امن اور محبت کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب کا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

آج کل دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے اور ہر مذہب کے لوگ ہر جگہ موجود ہیں۔ اسلئے اب اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کیا جائے اور جماعت احمدیہ ہر جگہ اس کام کے لئے حاضر ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ہم ہر جگہ اور جرمنی میں بھی جب ضرورت پڑے گی امن کی فضا قائم کرنے کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور یہ فنکشن ارینج (arrange) کیا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب مل کر اس ملک کو آگے بڑھانے والے ہوں اور امن وسلامتی کی فضا قائم ہو۔

**اپوزیشن لیڈر نے کہا:** میری دعا ہے کہ آپ کے الفاظ کی قوت ہر انسان کے دل پر اثر کرے۔ اس دنیا میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو آپ کی طرح اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ امن ایسی چیز ہے جو انسان کی گھٹی میں ہے۔ چاہے وہ جہاں بھی رہتا ہو۔

**موصوف نے کہا:** SPD کے چانسلر کی تصویر ہمارے پیچھے دیوار پر موجود ہے۔ انہوں نے امن کے قیام کا فلسفہ دیا تھا۔ انہوں نے ویسٹ اور ایسٹ کے درمیان امن قائم کرنے میں بہت کام کیا ہے۔ اس وجہ سے ان کو امن کا نوبل انعام مل چکا ہے۔ ان کی کوششوں کے بغیر 1960ء میں یورپ میں امن کے قیام کا تصور نہیں ہوسکتا تھا۔

©MAKHZAN-E-TASAWEER.ORG

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** جرمن چانسلر کو امن قائم کرنے پر نوبل انعام ملنا اس بات کی گواہی ہے کہ جرمنی دنیا میں امن کے قیام میں ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

**اپوزیشن لیڈر نے کہا:** ہم جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چھوٹی سطح پر بھی، مقامی سطح پر بھی یہاں صوبہ ہیسن میں بھی امن کے قیام کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ اِس وجہ سے ہم بہت شوق اور خوشی کے ساتھ آپ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف بہت زیادہ اقدامات کیے جاتے ہیں۔ لیکن جو بھی مذاہب اور سیاستدان امن کے قیام کے لیے کوشش کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ اس موقع پر اکٹھے مل کر کام کریں۔

**اپوزیشن لیڈر نے کہا:** ایک چینی کہاوت ہے کہ انسان سب سے پہلے کسی سے ملتا ہے تو مہمان کے طور پر ملتا ہے اور جب دوسری دفعہ ملاقات ہوتی ہے تو ایک دوست کی طرح ملاقات ہوتی ہے اور جب اگلی دفعہ ملاقات کریں گے تو بہت اچھے دوستوں کی طرح ملاقات کریں گے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میرا خیال ہے کہ یہ جو Willy Brandt کو نوبل پرائز ملا اور یورپ کو انہوں نے اکٹھا کیا اور یہاں امن قائم کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ شاید آج یورپین پارلیمنٹ کو امن کا نوبل پرائز مل گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** یہ جو چینی کہاوت ہے دوستی کی لیکن جماعت احمدیہ کی کہاوت یہ ہے کہ ایک دفعہ دوستی کا بڑھا ہوا ہاتھ ہمیشہ کی دوستی بن جاتا ہے۔ اگلی ملاقات ہماری دوستی کی بنیاد نہیں ہوگی بلکہ یہی ملاقات جو ہے یہاں سے دوستی شروع ہوچکی ہے۔

اپوزیشن لیڈر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے درخواست کی کہ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ اس وقت اسلامی دنیا میں جو تبدیلیاں آرہی ہیں خاص طور پر عرب ممالک میں اور دنیا میں، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ آج کل ہم اس کے متعلق بہت بحث کرتے ہیں۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ جو عرب دنیا میں جو بھی صورتحال تھی یہ کوئی آج کی ڈویلپمنٹ نہیں ہے۔ عرب دنیا کی یہی لیڈرشپ تھی جو آج سے دس سال پہلے بھی تھی، بیس سال پہلے بھی تھی یا انہی خیالات کی حامل تھی۔ لیکن اس وقت بڑی طاقتوں نے یا مغربی طاقتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی، نہ ہی وہاں کی لوکل عوام کی اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔ یہی لیڈرشپ تھی جو پہلے بھی کرپٹ تھی یا اپنی عوام کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کر رہی تھی لیکن مغربی طاقتوں نے یا ان ایجنسیز نے جو ان ملکوں کو aid دیتی تھیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھا چونکہ ان کے مفاد وابستہ تھے۔ اصل چیز یہ ہے کہ جب تک بڑی طاقتوں نے لیڈرشپ کو اپنے زیر اثر رکھا یا لیڈرشپ نے ان کی بات مانی اس وقت تک وہاں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن جب وہ لیڈرشپ ان کے قابل نہیں رہی تو انہوں نے وہاں عوام کے ذریعے سے ایک انقلاب لانے کی کوشش کی۔ اب مصر میں جو انقلاب آیا وہ حقیقت میں ایک ایسی حکومت اوپر آگئی ہے جو so called شدت پسند اور اخوان المسلمین کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں آئندہ جو حالات پیدا ہونے ہیں وہ ان طاقتوں کے لیے خطرہ ہوں گے بلکہ اپنے ملک کے لیے بھی وہ خطرہ بن جائیں گی اور اب ایسا شروع ہوچکا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مَیں نے اس وقت بھی کہا تھا جب یہ انقلاب لایا جا رہا تھا کہ یہ بات یہاں ختم نہیں ہوگی بلکہ بعد میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ چنانچہ اب اس کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ یہ جو لیبیا کا ڈکٹیٹر تھا ایک حد تک وہ کام کرتا رہا۔ اب وہاں کوئی بھی حکومت نہیں ہے، مختلف علاقوں میں عملاً tribes کی حکومت ہوچکی ہے یا کہہ سکتے ہیں کہ انارکی کی صورتِ حال ہے۔ پس مغربی حکومتیں اگر چاہتی ہیں کہ وہاں دیرپا امن قائم ہو تو خالص ڈیموکریسی قائم کریں، نہ کہ کسی خاص شخص کو پسند کر کے ایک لمبا عرصہ اس کی support ہوتی رہے اور جب پھر وہ حد سے بڑھ جائے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور جس حد تک ملک ترقی کر کے پہنچ چکا ہو، پھر سے مفلوج ہو کر رہ جائے۔ اس لئے اب ان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جن ملکوں میں جہاں جہاں فساد ہیں، حقیقی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کریں۔

**اپوزیشن لیڈر نے کہا:** حضور انور اس بارے میں بھی ہماری راہنمائی فرمائیں کہ کس طریق پر مغربی قومیں کوشش کریں کہ ان عرب ممالک اور بعض دوسرے ممالک میں امن قائم ہو جہاں آجکل حالات بہت خراب ہیں۔

✿ ...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہی تو مَیں کہہ رہا ہوں کہ مغربی ممالک پر بہت سے ممالک کا انحصار ہے۔ اکنامک aid یہاں سے جاتی ہے اس کے علاوہ اور بھی قسما قسم کی aids جاتی ہیں۔ جو اکنامک ایڈ ہے اس کو بھی مانیٹر کریں، اس کی شرائط ہوں کہ اگر ملک میں انصاف قائم ہوگا، عوام کی خدمت ہوگی، عوام کو حقوق ملیں گے تب یہ aid دی جائے گی۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ اپنی مدد کو بڑھائیں۔ لیکن اگر پھر بھی مقامی لوگ اس کو انصاف سے استعمال نہیں کر رہے تو پھر ان کو مانیٹر بھی کریں یا کچھ نہ کچھ خود بھی قدم اٹھائیں۔ جس طرح آپ کے ممالک میں civil rights کو قائم کیا گیا ہے، اس طرح کوشش کریں کہ ان ممالک میں بھی قائم ہو۔ حقیقی ڈیموکریسی قائم ہو اور مدد دیتے ہوئے یہ شرط رکھیں کہ عوام کو حقوق ملیں۔ آجکل دنیا اتنا مل چکی ہے کہ کوئی بھی ایک دوسرے کی مدد کے بغیر isolate ہو کر نہیں رہ سکتا۔

✿ ...... اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ہم اپنے صوبہ ہیسن میں اور سارے جرمنی میں کس طرح کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں؟ **اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ ہر قوم کی، قبیلہ کی، ہر نسل کی، شخص کی کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے۔ ہمیں ان خوبیوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ '**ہر خوبی تمہاری کھوئی ہوئی میراث ہے**'۔ ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کر کے ملک کی بقا اور ترقی کے لئے کام کریں تو ملک ترقی کرتا چلا جائے گا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** آپ کے صوبہ ہیسن میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اب یہاں سے ایسے مبلغ نکلیں گے جو امن و محبت اور پیار کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں یہاں جامعہ تعمیر کرنے کے لئے جگہ دی۔

آخر پر اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ مَیں حضور انور کو ایک کتاب تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ اس کتاب میں جرمنی کے جنگلات اور سرسبز علاقوں کے بارے میں معلومات ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ گریزی (Greenry) اور جنگل مجھے ویسے بھی بہت پسند ہے۔ اچھا تحفہ ہے۔

اس پر اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ جب حضور انور اگلی دفعہ آئیں تو ہم حضور انور کو اپنا نیشنل پارک دکھائیں گے۔ یورپ کا سب سے بڑا گرین پارک ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا، 'انشاء اللہ'۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بھی اپوزیشن لیڈر کو کتب تحفہ میں دیں۔

یہ ملاقات کا پروگرام ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد اپوزیشن لیڈر اور ساتھی ممبرانِ پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

## فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقاتوں کے اس پروگرام میں 19 فیملیز کے 85 افراد اور 32 احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 117 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے سفر کر کے پہنچی تھیں۔

Darmstadt، Zwickau، Nauheim، Frankfurt، Raunheim، Renningen، Mannheim، Freiburg، Bad Nauheim، Hattersheim، Dietzenbach، Wurzburg، Dreieich، Viersen، Bocholt، Heilbronn، Wiesbaden، Karlsruhe، Aalen اور Waiblingen۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

## فرینکفرٹ کے لارڈ میئر کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

فرینکفرٹ کے لارڈ میئر Peter Feldmann اپنے دو سٹاف ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے بیت السبوح آئے ہوئے تھے۔ سات بج کر 55 منٹ پر موصوف لارڈ میئر نے اپنے ساتھی ممبران کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

میئر نے بتایا کہ وہ چند ماہ قبل میئر بنے ہیں۔ اور اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام مذہبی جماعتیں اور کمیونٹیز آپس میں اکٹھی اور متحد ہو جائیں اور ان سب کی ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی آواز ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جرمنی میں سٹیٹ اور مذہب علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ویسٹرن ڈیموکریسی پہ یقین رکھتی ہے کہ مذہب اور سیاست علیحدہ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب یہاں جرمنی میں یہ ڈسکشن ہو رہی ہے کہ سکولوں میں مسلمانوں کے لئے اسلامی تعلیم کا سلیبس کیا ہو۔ اب مسلمانوں میں مختلف School of Thoughts ہیں تو کس طرح یہ سب ایک بات پر اکٹھے ہوں گے۔ ہاں نیشنل انٹرسٹ کے، قومی مفاد کے چند ایشو پر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ہر بات پر نہیں۔ اس لئے ڈیموکریسی ہی بہتر ہے کہ ہر

ایک کو آزاد سوچ کے ساتھ سوچنے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مذہبی جماعتوں کو اپنی سیاست میں، اپنی جماعتوں میں داخل کرنا، اس سے آپ کے لئے حکومت کے لئے مستقبل میں بہت سے مسائل پیدا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ کسی بھی مذہب کو حکومت کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے اور کسی بھی مذہبی گروپ کو پولیٹیکل شکل میں آرگنائز نہ ہونے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: احمدی یہاں سب سے زیادہ منظّم ہیں لیکن وہ اس بات میں آزاد ہیں کہ جس پارٹی کے ممبر کو چاہیں ووٹ دیں۔ اور وہ اس بات میں بھی آزاد ہیں کہ اگر وہ کسی پارٹی یا کسی گروپ کو انفرادی حیثیت میں Join کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے مذہب پر کوئی حرج نہ آتا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Integration شہروں اور ملک کی ترقی کے لئے اچھی بات ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ کمیونٹی جرمنی کا حصہ ہے اور بڑی مستحکم، منظّم کمیونٹی ہے۔ پولیٹیکل اور دنیوی معاملات میں ہر احمدی کی اپنی ذاتی، مختلف رائے ہے، کوئی بلاک نہیں ہے۔ اپنی رائے میں ہر ایک آزاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غریب ممالک کو دی جانے والی امداد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: غریب بچوں کی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔ علاج معالجہ کی بہتری پر کوئی توجہ نہیں ہے تو پھر جو مدد دی جاتی ہے وہ کہاں جاتی ہے۔ جو مدد دینی ہے اس کو مانیٹر کریں۔

لارڈ میئر فرینکفرٹ (جرمنی) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 9 بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 12/دسمبر 2012 بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت السبوح'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

آج جرمنی کے دو شہروں Bruchsaal اور Prorzheim میں تعمیر ہونے والی دو نئی مساجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

## ''بیت السبوح'' سے برخسال (Bruchsaal) کے لئے روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر بارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق ''بیت السبوح'' سے بُرخسال (Bruchsaal) کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے بُرخسال کا فاصلہ 130 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بُرخسال میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام ایک ریسٹورنٹ Kaiserpalast میں ایک علیحدہ حصہ حاصل کر کے کیا تھا اور جماعتی انتظام کے تحت کھانا تیار کرکے یہاں لائے تھے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کھانے سے فارغ ہوکر یہاں سے قریباً دو بج کر دس منٹ پر ''مسجد بیت الاحد'' بُرخسال کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے مقامی پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

## مسجد بیت الأحد بُرخسال میں آمد اور والہانہ استقبال

دو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جونہی مسجد بیت الأحد کے بیرونی گیٹ میں داخل ہوئی تو احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیوں کے ایک گروپ نے خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں جرمنی کے قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ آج اس جماعت کے لئے خوشی و مسرت اور عید کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمارہے تھے۔ آج کا دن اس جماعت کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آئندہ اسی مسجد سے انشاء اللہ العزیز اس سارے علاقہ میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچنا ہے اور فتوحات کے نئے دروازے کھلنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر صاحب بُرخسال مکرم مبشر احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور ان نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ''مسجد بیت الاحد'' کا افتتاح عمل میں آیا۔

## مسجد بیت الأحد کی افتتاحی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جو مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئی تھی۔ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے یہاں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مقامی جرمن مہمان بھی شامل تھے۔

دو بج کر پچاس منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم لقمان احمد بابر صاحب نے پیش کی اور ترجمہ عزیزم اعجاز احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے شہر بُرخسال کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کا رقبہ 35.92 مربع میل ہے اور اس کی آبادی 43 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس شہر کا 80 فیصد حصہ تباہ ہوگیا تھا۔ اس شہر میں یہودی مذہب کا اپنا ایک قدیم قبرستان بھی ہے اور تُرکیوں کی ایک مسجد اور نماز سینٹر بھی ہے۔ اس شہر کی ایک مشہور Seasonal سبزی Spargel ہے جو بڑے شوق سے کھائی جاتی ہے۔

اس شہر میں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ 1986ء میں کچھ احمدی احباب اس علاقہ میں آئے تھے۔ جس کے بعد 1988ء میں چھ اور احمدی احباب اس شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ 1990ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم کی گئی۔ اُس وقت جماعت کی تعداد 45 تھی۔ اب یہاں اللہ کے فضل سے جماعت کی تعداد اڑھائی صد سے زائد ہے۔

مسجد کے لئے جو پلاٹ خریدا گیا تھا اس کا رقبہ 1820 مربع میٹر ہے۔ اور یہ دو لاکھ 62 ہزار 350 یورو میں خریدا گیا تھا۔ خواتین نے خاص طور پر مالی قربانی کرتے ہوئے نقد رقم کے علاوہ 25 ہزار یورو کے زیورات بھی پیش کئے۔

مسجد کا پلاٹ شہر کے اندر ہے اور یہاں کے ریلوے اسٹیشن سے صرف دس منٹ کی پیدل مسافت پر ہے۔

23/فروری 2011ء کو حضور انور نے اس مسجد کا نام 'مسجد بیت الاحدٗ' رکھا۔ 20/ستمبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس مسجد کے دو ہال ہیں اور مجموعی طور پر 260 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تعمیراتی رقبہ 277 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے ساتھ ایک دفتر۔ ایک علیحدہ ہال اور جماعتی کچن بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مینارہ کی بلندی 4.5 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔ اور یہاں 25 کاروں کے پارک ہونے کی جگہ بھی موجود ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر Bruchsaal (برخسال) Cornelia Petzold-Schick نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور کے آغاز سے ہی مسجد بنانے کی اجازت اور پھر مسجد بنانے کی تکمیل کا سوال رہا اور آج آپ نے اس مقصد کو پا لیا ہے۔ لارڈ میئر نے کہا کہ ان کے پہلے فیصلوں میں سے ایک مسجد بنانے کا فیصلہ تھا جو انہوں نے کیا تھا۔ آج انہیں خوشی ہے کہ یہ مسجد مکمل ہوچکی ہے۔ برخسال میں ایک صد سے زائد قومیں امن اور اطمینان سے رہتی ہیں اور آپ بھی اسی شہر کا ایک حصہ ہیں۔ آپ نے یہاں اس شہر کے مختلف پروگرامز میں حصہ لیا مثلاً نئے سال کے موقع پر برخسال کی سڑکوں پر وقار عمل کر کے شہر کی صفائی کرتے ہیں اور پھر ضرورتمند بچوں کے لئے امداد اکٹھی کرنے کی سکیم میں حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح سے آپ برخسال میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں۔

میئر صاحبہ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر انہیں دعوت دی گئی۔ اور آج ان کے لئے اور ان کے ساتھیوں کے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ مسجد کی تکمیل کے ساتھ ساتھ جماعت کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بھی آپس میں مل جل کر رہنے کے حوالے سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اب اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ یہاں پیس سمپوزیم اور سیمینارز ہوا کریں گے۔

میئر نے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر سے آپ نے Integration کا بھی نمونہ قائم کیا اور ثبوت دیا کہ آپ Integration کے لئے خاص طور پر تیار ہیں اور کوششیں کر رہے ہیں۔

میئر صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جرمنی کی مشہور Seasonal سبزی Spargel جو کہ مئی سے جون کے آخر تک خاص شوق سے کھائی جاتی ہے، کے طعام کی دعوت بھی پیش کی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

## خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع افتتاح مسجد بیت الاحد Bruchsaal جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آج اس شہر میں مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ اور اس کا نام جیسے کہ آپ جانتے ہیں 'مسجد بیت الاَحَدٗ' رکھا گیا ہے۔ اَحد اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات میں سے ایک صفت اور نام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ کہ تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ ایسا ایک ہے جو تمام طاقتوں کا مالک ہے اور تمام صفات کا جامع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی کا صرف مسجد بنا لینا مقصد نہیں ہے بلکہ اس مسجد کے اندر ایک خدا کی عبادت کرنا مقصد ہے اور اس طرح عبادت کرنا مقصد ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے، طریق سکھائے ہیں۔ پانچ وقت کے لئے یہ مسجد کھلی رہنی چاہئے۔ اور اس میں اردگرد کے رہنے والوں کو بھی اور اگر تھوڑے فاصلہ پر آٹھ دس منٹ کی ڈرائیو بھی ہے تو وہاں سے بھی نمازیوں کو آنا چاہئے اور اس کو آباد رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفات تو بہت ساری ہیں۔ لیکن ابتدا میں جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اپنی صفات بتائی ہیں، وہ ربّ العالمین ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین۔ اب ربّ العالمین پہ غور کریں تو آپ کی توجہ عبادت کی طرف جائے گی کہ وہ خدا جس نے آپ کو پیدا کیا اور پھر پیدائش کے بعد آپ کی پرورش کا سامان بھی ماں باپ کے ذریعہ کیا۔ پھر آپ کی اس زندگی میں یہاں کتنی آسائشیں اور آسانیاں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مہیّا فرمائیں۔ پھر اللہ کی صفت رحمٰن ہے۔ بہت ساری سہولتیں اور آپ کی ضروریات اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے پوری ہو رہی رہیں۔ اور ان ملکوں میں آ کے بہت ساری چیزیں ایسی مل رہی ہیں جن کا پہلے آپ کو تصور بھی نہیں تھا۔ اس لئے یہ چیزیں تقاضا کرتی ہیں کہ اس خدا کے آگے مزید جھکا جائے۔ بار بار اس کی طرف جایا جائے۔ بار بار اس سے مانگا جائے۔ اور ہر ضرورت کا منبع، ہر جائز خواہش کو پورا کرنے کا ذریعہ خدا

تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے۔ اور جب یہ چیزیں ہوں گی تو پھر خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوگا۔ عبادت کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ مسجد بنانے کے مقصد کو آپ پورا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تلاوت کی گئی ہے اس میں بھی یہ مضمون تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھو۔ آخرت کی طرف توجہ رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ کی جو صفت مالک یوم الدین ہے، اس طرف بھی آپ کو خیال رہنا چاہئے۔ یہ جو دنیاوی زندگی ہے یہ عارضی زندگی ہے اور حقیقت میں مرنے کے بعد کی زندگی ہی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ جزا سزا کا خوف جب آپ کے دل میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حساب کتاب کے دن کا خیال جب دل میں آئے گا تو پھر آپ کی توجہ اس طرف ہوگی کہ آپ نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یہ دیکھو کہ تم نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے۔ آگے کے لئے بھیجنے کا یہ مطلب ہے کہ تم نے کون سی ایسی نیکیاں کی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین جزا پانے والی ہوں۔ جو تمہاری عاقبت کو سنبھالنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس بات کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں۔ جو یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پہ ہیں یا ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، ان کو صرف اس دنیا کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ نہ بنالیں بلکہ اگلی زندگی میں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی زندگی رکھی ہے اس کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کے لئے مالی قربانیاں کرتے ہیں اور یہ ایک ذریعہ ہے اگلے جہاں میں اپنے لئے ایک ایسا اعلیٰ مقام پیدا کرنے کا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ حدیث میں آیا ہے جس نے اس دنیا میں مسجد بنائی اس کے لئے قربانی دی تو جنت میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے گھر بنایا۔ تو یہ اس دنیا کے گھر جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ بناتے ہیں یہ اگلے جہان میں آپ کے گھروں کا ذریعہ مہیا کرنے والے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جب یہ چیزیں یاد ہوں گی پھر آپس کے تعلقات بھی اچھے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے یہ کہا ہے کہ مَیں ایک خدا ہوں میری عبادت کرو اور اس دنیا میں اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ تمہارے جو دوسرے ساتھی ہیں، بنی نوع انسان میں، ان کے حقوق بھی ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو چیزیں بنیادی ہیں جو ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کا حق اس کی عبادت کے ذریعہ ادا کرنا اور دوسرا بندوں کا حق ادا کرنا، مخلوق کا حق ادا کرنا، چاہے وہ مسلمان ہے، غیر مسلم ہے، عیسائی ہے یا لا مذہب ہے۔ جو بھی جائز حق کسی دوسرے کا ہے اس کو ادا کرنا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ آپ نے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم حق لو۔ جبکہ دنیا کے باقی نظام یہ کہتے ہیں کہ حق لئے جائیں گے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ حق دینا تمہارا فرض ہے۔ ہر شخص جو مسلمان ہے، حقیقی مسلمان ہے، اس کا فرض ہے کہ وہ دوسرے کا حق ادا کرے۔ اور جب حق ادا کرنے والے ہوں گے تو جو آپس کی بدمزگیاں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ تعلقات میں خرابیاں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ ایک دوسرے سے رنجشیں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ ماحول کا جو حق ہے، غیروں کا جو حق ہے، غیر مسلموں کا جو حق ہے، ہمسایوں کا جو حق ہے وہ بھی ادا کرنے کی کوشش ہوگی۔ تو اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں حقوق کی اتنی وسعت ہے جس کی انتہا نہیں ہے۔ اور اگر ایک مسلمان، حقیقی مسلمان، یہ حق ادا کرنے والا بن جائے تو اس سے بڑا اور کوئی امن پیدا کرنے والا ہو ہی نہیں سکتا۔ پیار اور محبت پھیلانے والا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسجد بنانے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور اب لوگوں کی مزید نظر آپ پر ہوگی۔

میئر صاحبہ نے جو ابھی فرمایا ہے کہ مسجد کی تعمیر کا ایک منصوبہ تھا جس کا آپ نے آغاز کیا اور آج اس مقصد کو پالیا۔ لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ یہاں یہ مقصد ختم نہیں ہوگیا بلکہ آج آپ کے سفر کا ایک نیا آغاز ہوا ہے۔ جس کا انجام اس وقت ہوگا جب آپ تمام دنیا میں خدائے واحد کی طرف لوگوں کو لانے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے ماحول میں خدا کی طرف لانے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے ماحول میں پیار اور محبت پیدا کرنے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے آپ کو ایک پیار اور محبت کا سمبل (symbol) بنالیں گے۔ تو یہ آپ لوگوں کی انتہائیں ہیں جس کے حصول کے لئے آپ لوگوں نے کوشش کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد تو بن گئی ہے لیکن اب مسجد بننے کے بعد نئی ذمہ داریاں شروع ہوگئیں۔ پس مسجد کی تعمیر کو آپ یہ نہ سمجھیں کہ بڑی کامیابی حاصل ہوگئی۔ یہ تو کامیابی کی طرف پہلا قدم آپ نے بڑھایا ہے اور جب کامیابی کے اس پہلے قدم میں آپ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے تو پھر اس سفر کی طرف جانے والے ہوں گے جس کا اس مسجد سے آغاز ہوتا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور پھر یہی چیز ہے جو آپ کے لئے مزید راستے کھولے گی۔ آپ کے باہمی تعلقات یہاں کے لوکل لوگوں سے پیدا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں آج کل integration اور ایک دوسرے میں جذب ہونے کا بڑا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ تو ہر اچھی خوبی جو آپ کے اندر ہے جب ان لوگوں کو نظر آئے گی تو یہ اپنائیں گے۔ ہر اچھی خوبی جو یہاں کے مقامی لوگوں میں ہے جو آپ کو نظر آئے گی آپ اس کو اپنائیں گے۔ اور پھر یہ خوبیوں کا مجموعہ اس شہر میں امن اور سلامتی کا پیغام بن کے ابھرے گا اور یہی چیز ہے جو پھر ایک احمدی کی پہچان بن جائے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت احمدیہ کی پہچان بن جائے گی۔ پس اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میئر صاحبہ نے اپنے ایڈریس میں کہا تھا کہ آپ لوگ یہاں peace symposium بھی کریں گے، سیمینار بھی کریں گے۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوسکتا ہے صرف چائے کی پیالی کے لئے آپ کو بلایا جائے اور اس کے پینے کے لئے یہاں لوگ آئیں گے۔ لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ مسجد اب بن گئی ہے تو ہمسایوں کا یہ حق ہے اور ہمسائے کا حق اسلام میں اس قدر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنی دفعہ اس حق کے بارہ میں بتایا گیا کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ ہمسائے کو کہیں وراثت کا حق نہ دلوا دیا جائے۔ اس لئے صرف آپ چائے پینے اس وقت نہ آئیں جب آپ کو بلایا جائے بلکہ یہاں جب آپ کا دل چاہے آئیں اور ڈیمانڈ کر کے چائے پئیں۔ یہ مقامی لوگوں کے لئے میرا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ان کا بھی حق ادا کرنے والا بنائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب تین بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔ حضور انور کے بعد لارڈ میئر صاحبہ نے بھی ایک پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

## Pforzheim میں حضور انور کا ورود مسعود اور پُرتپاک استقبال

اگلے پروگرام کے مطابق چار بج کر دس منٹ پر یہاں سے Pforzheim کے لئے روانگی ہوئی جہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الباقی کے افتتاح کی تقریب تھی۔

قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الباقی Pforzheim تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ آج اس جماعت کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔ یہ اپنی خوش قسمتی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ آج قریباً تین سال کے وقفہ کے بعد ان کا پیارا آقا ایک بار پھر ان میں رونق افروز ہوا تھا۔ قبل ازیں حضور انور 16/دسمبر 2009ء کو یہاں تشریف لائے تھے اور مسجد بیت الباقی کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور آج اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے اور بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں محبت وفدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے جماعت Pforzheim کے صدر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آج کی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے جرمن مہمانوں کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اور ''مسجد بیت الباقی'' کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

## مسجد بیت الباقی کی افتتاحی تقریب

ساڑھے پانچ بجے اس افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد اکرم صاحب نے پیش کی۔ اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جرمن زبان میں ترجمہ ظہیر احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ Pforzheim شہر ایک لاکھ بیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ اور زیورات اور گھڑی سازی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔ اس شہر کو Golden City بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر 83 فیصد تباہ ہوگیا تھا۔ اور اسے نئے سرے سے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1984ء میں ہوا۔ ممبران جماعت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ یہاں مقامی جماعت کی مالی قربانی سے مارچ 2008ء میں جماعت کو تین لاکھ پچاس ہزار یورو کی لاگت سے دو ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔

فروری 2006ء میں زمین کے حصول کی کوششیں شروع ہوئیں اور بالآخر دو سال بعد مارچ 2008ء میں کامیابی عطا ہوئی۔اس شہر کے میئر اور کونسل کے ممبران نے اس قطعہ زمین کے حصول کے لئے جماعت کی بہت مدد کی اور ہر طرح ساتھ دیا۔ پلاٹ خریدنے کے بعد ہمسایوں نے

لوکل کورٹ میں مسجد کی تعمیر کے خلاف اپیل دائر کی ۔کورٹ نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا۔اب یہاں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔اس میں مردوں اور عورتوں کے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور مجموعی طور پر 220افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ جماعتی دفاتر اور جماعتی کچن کی سہولت بھی حاصل ہے۔مسجد کے مینارہ کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔ 22 گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے جگہ بھی موجود ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد مختلف جرمن مہمانوں نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

☆ Dr. Wolfgang Rodel صاحب جو شہر کے Integration کے معاملات کے انچارج ہیں،خود نہ آسکتے تھے۔ان کے محکمہ کے ایک ممبر نے ان کی طرف سے معذرت پیش کی اور کہا کہ آج ڈاکٹر Wolfgant صاحب نے یہاں اپنا ایڈریس پیش کرنا تھا لیکن وہ حاضر نہیں ہوسکے کیونکہ ان کا accident ہوگیا تھا۔ان کی طرف سے سلام اور مبارکباد پیش کی گئی۔

☆ اس کے بعد Bar-Lev صاحب ، جو Pforzheim کی یہودی جماعت کے راہب ہیں نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور دیگر احباب کو خوش آمدید کہا اور مسجد بنانے کی مبارکباد پیش کی۔

پھر راہب صاحب نے کہا کہ ایک مسجد ہو یا چرچ ہو یا Synagogue ہو، سب عبادت کی جگہیں ہیں اور سب ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں، چاہے اسے اللہ کہو یا خدا۔ موصوف نے کہا کہ سب امن کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ مذاہب کے مابین امن قائم ہو اور تمام دنیا میں امن پھیل جائے۔آخر پر موصوف نے دوبارہ مسجد کے بننے پر مبارکباد پیش کی۔

☆ بعدازاں Klaus Holz صاحب نے جو Pforzheim میں اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے ذمہ دار ہیں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ مسجد امن کا گھر ہو، آپس میں ملنے جلنے اور غور و فکر کرنے کی جگہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا رحم آپ کے ساتھ ہو۔

☆ اس کے بعد ایک مسلمان دوست جو Pforzheim میں اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے ذمہ دار ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور تمام احباب وخواتین کو سلام پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ جو لوگ مسجد بناتے ہیں وہ اس لئے بناتے ہیں کیونکہ اس سے ان کا مذہب مضبوط ہوتا ہے اور یہ مسجد ان کی اپنے مذہب سے وابستگی کا نشان ہے ۔ ایسے لوگ یقیناً بہت ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے سب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس مسجد کے بننے میں مدد کی اور اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ خواہ شہر کی انتظامیہ ہو جنہوں نے اجازت دی یا وہ لوگ ہوں جنہوں نے یہ مسجد بنائی۔ نیز کہا کہ یہ مسجد خدا کا گھر ہے جو چرچ، Synagogue اور دیگر عبادتگاہوں کی یاد دلاتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مسلمان تو نماز میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) پڑھتے ہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔اس دعا میں واحد کا صیغہ نہیں بلکہ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا

مطلب ہے کہ ہم سب خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں خدا سے مدد کے طالب ہیں۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور یہ مسجد امن کی علامت ہے ۔ آخر پر موصوف نے پھر سب کو مبارکباد دی اور یہ دعا کی کہ جس طرح اس مسجد کا نام بیت الباقی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے اسی طرح تمام عبادتگاہیں بھی ہمیشہ قائم رہیں۔

☆ اس کے بعد Pforzheim کے لارڈ میئر Gert Hager صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مختلف ممالک کے لوگ اب Pforzheim میں رہتے ہیں جن میں احمدی بھی شامل ہوگئے ہیں ۔ میئر صاحب نے ایک میٹنگ کا ذکر کیا جو Pforzheim کے ٹاؤن ہال میں منعقد کی گئی تھی ،جس میں جماعت نے اپنا تعارف پیش کیا۔ نیز میئر صاحب نے کہا کہ اس مسجد کے بنانے سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ آپ لوگ ادھر چھپ کر نہیں رہنا چاہتے بلکہ سب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ اور ہر سال شہر کی صفائی کے لئے یکم جنوری کا وقار عمل اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ آپ لوگ اس جگہ کو پسند کرتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ وہ اس لئے بھی خاص طور پر مسجد بنانے میں مدد کر رہا ہے کیونکہ جماعت احمدیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امن کے ساتھ تمام معاشرہ میں مل جل کر رہنے والے لوگ ہیں۔

میئر نے مذہبی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس آزادی کی وجہ سے اس شہر میں امن کے ساتھ رہنا ممکن ہے۔ نیز اس نے خوشی کا اظہار کیا کہ یہودی ،عیسائی اور مسلمان سب مل کر یہاں امن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اور اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں ۔آخر پر میئر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس مسجد میں اور اس شہر میں سب مل کر امن اور محبت میں رہیں۔

لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے بعد پانچ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

## خطاب حضور انور ایدہ اللہ برموقع افتتاح مسجد بیت الباقی Pforzheim جرمنی

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ آج اس شہر کی جماعت کو بھی مسجد بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اس کا نام مسجد بیت الباقی رکھا گیا۔ باقی اللہ تعالیٰ کا بھی نام ہے۔ بہت ساری صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دنیا کی زندگی کو ہمیشہ کی زندگی نہ سمجھو بلکہ یہ زندگی تو عارضی زندگی ہے۔ اور باقی رہنے والی زندگی وہ زندگی ہے جو مرنے کے بعد شروع ہونی ہے۔ اور اس کے نیک اور اچھے پھل کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ذمہ جو فرض لگایا ہے اور جو مقصد پیدائش کا بتایا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو وہی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے صحیح راستے بتاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ مسجد، یہ عمارت جو آج اینٹوں کی، یا سیمنٹ کی، یا لوہے کی، مختلف چیزوں کو اکٹھا کر کے تعمیر ہوگئی ہے یہ ایک احمدی مسلمان کا آخری مقصد نہیں ہے کہ ہم نے ایک عمارت بنا دی اور علاقہ کے لوگوں کو پسند آگئی۔ شہر میں لوگوں نے کہا کہ اچھا اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اس کا مقصد تب پورا ہوگا جب آپ اس میں آکر عبادت کریں گے، اس کو پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آباد کریں گے، اس میں نمازیں ادا کریں گے اور نمازوں کی ادائیگی سے آپ کے دل میں جو خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت پیدا ہوگی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی تعلق پیدا ہوگا۔ اور پھر آپس کی رنجشیں، کدورتیں اور اگر کسی کے خلاف دلوں میں کوئی بات ہے تو وہ بھی دُور ہوگی یا دُور ہونے کی کوشش ہونی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ بھی ایک قسم کی عبادت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ نے پانچ وقت کی ظاہری عبادت نہیں کرنی بلکہ ایک حقیقی مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ تمہاری عبادتیں تب اصل عبادتیں کہلائیں گی جب تم خدا تعالیٰ کے حق کے ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرو۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا، نہ صرف مسلمان کا بلکہ ہر انسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے بلکہ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جانوروں سے بھی رحم اور نیکی کا سلوک کرو۔ پس یہ چیزیں اگر ہمارے سامنے ہوں گی تو ہم تبھی صحیح اور حقیقی مسلمان کہلا سکیں گے۔ اور جو ہمارا تعارف اس علاقہ میں اور اس شہر میں ہوا ہے اس کا صحیح حق ادا کر سکیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس بات کو آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اس مسجد کی آبادی کے ساتھ آپس میں، ہر احمدی مسلمان کے ساتھ، دوسرے مسلمان فرقوں کے ساتھ، دوسرے مذاہب کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کرنے ہیں جو ہماری بقا کا سامان پیدا کرنے والے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ پس یہ چیز ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر ایسا شخص جو سلامتی دینے والا ہے، جو امن دینے والا ہے، محفوظ رہے۔ پس صرف مسلمانوں کے لئے حکم نہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایک مسلمان کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں بلکہ ہر شخص کا ذکر ہے۔ اس کے معنی کو اگر وسیع کریں تو ہر شخص جو دنیا میں امن قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے اس کو تم سے محفوظ رہنا چاہئے۔ گویا ایک امن کا ایسا سبق ہے جو وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اس سبق کو، اس پیغام کو اس شہر کے ہر شخص تک پہنچانا بھی ہمارا فرض ہے تا کہ اس شہر میں پیار اور محبت اور امن قائم ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی جہاں بھی ہے اس کی پہچان یہی ہے کہ وہ ایک پر امن شہری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج افریقہ میں بھی لاکھوں کی تعداد میں احمدی ہیں، ایشیا میں بھی لاکھوں کی تعداد میں احمدی ہیں، یورپ میں، امریکہ میں، مغربی ممالک میں، جزائر میں ہزاروں اور بعض جگہ لاکھوں احمدی ہیں۔ ہر ایک احمدی کا ایک کردار ہے جو دنیا میں پہچانا جاتا ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مثال دے چکا ہوں غانا میں ہمارے غانین احمدی دوست ہیں جو سیاست دان بھی ہیں کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا ہماری میٹنگ ہو رہی تھی وہاں افسر جیل خانہ بھی تھے اور Home Minister کے نمائندے بھی تھے اور Minister صاحب خود بھی تھے اور یہ خود بھی ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ ایک کمیٹی جو یہ جائزہ لے رہی تھی کہ کس طرح امن قائم کیا جائے اور کس طرح جرم کرنے والے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کیا جائے یا کس طرح ان کی اصلاح کی تدبیریں کی جائیں اور اس جائزے میں ایک بات یہ سامنے آئی کہ اس وقت جیل میں جو بڑے جرم کرنے والے مجرم ہیں، افسر جیل کے مطابق اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے

آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔لیکن وہ جرائم میں پھنسے ہوئے ہیں۔اس پر ہمارے احمدی مسلمان ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم احمدی مسلمان ہیں، اسلام کی یہ تعلیم تو نہیں ہے۔اگر یہ لوگ جرم کرتے ہیں تو اسلام کی تعلیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔بیشک جیل کا جائزہ لے لو اور اگلی میٹنگ میں بتاؤ کہ کیا کوئی احمدی مسلمان کسی بڑے جرم میں جیل میں موجود ہے کہ نہیں۔کیونکہ وہاں غانا میں بھی احمدیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔اگلے دن جائزہ لے کر افسر جیل خانہ جات نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے تھے ایک بھی احمدی بڑے جرائم میں ملوث نہیں ہے۔تو یہ جماعت احمدیہ کی، ایک احمدی مسلمان کی خوبی ہے جس کو ہم نے ہر جگہ قائم رکھنا ہے۔پس چاہے وہ جرمنی ہو، چاہے وہ یورپ کا کوئی اور ملک ہو یا افریقہ ہو یا Far East کے ملک ہوں جزائر ہوں یا امریکہ ہو یا کینیڈا ہو یا آسٹریلیا ہو یا ایشیا ہو یا عرب کے ملک ہوں، دنیا میں ہر جگہ احمدی مسلمان نے حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کو بتانی ہے۔تا کہ آج کل اسلام کے خلاف جو بعض باتیں کی جاتی ہیں ان کا رڈ کیا جاسکے۔ان کو بتایا جائے کہ حقیقی اسلام کی تعلیم تو امن اور پیار اور خوبصورتی کی تعلیم ہے۔آپس میں محبت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے۔ لیکن بعض غلط قسم کے لوگوں نے، بعض گروپوں نے جن کی تعداد تھوڑی ہے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔اکثریت مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ دہشتگرد ہے نہ امن برباد کرنے والی ہے۔لیکن یہ جو تھوڑا طبقہ ہے ان کے پاس کچھ وسائل یا طاقت ہے یا ان کی ایسی حیثیت ہو چکی ہے اور ان کا دنیا میں اتنا Propaganda ہو چکا ہے کہ جو غیر اسلامی دنیا ہے وہ سمجھتی ہے کہ شائد یہی اسلام ہے جو یہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا معاملہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت کی ہے،اس زمانہ کے امام اور مہدی دوراں کی بیعت کی ہے۔اس زمانہ کے مصلح کی بیعت کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دنیا میں تشریف لائے۔ ہمارا یہ کام ہے کہ حقیقی اسلام کی تعلیم دنیا کو بتائیں اور ہر جگہ جہاں بھی احمدی رہتا ہے اپنے ماحول میں اپنے علاقہ میں اس پیغام کو پہنچائے کہ اسلام کی تعلیم امن، پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی اسلام کی کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفارِ مکہ کے ظلموں کی وجہ سے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی، جنگ کا جواب دینے کی اجازت دی گئی اور قرآن کریم میں سورۃ حج میں یہ حکم موجود ہے کہ اگر اب مسلمانوں نے ان کفار کا مقابلہ نہ کیا تو نہ کوئی چرچ محفوظ رہے گا نہ کوئی Synagogue محفوظ رہے گا نہ کوئی اور عبادت کی جگہ محفوظ رہے گی نہ مسجد محفوظ رہے گی۔گو یہ اسلام نے جب ایسے لوگوں کا جو مذہب کے خلاف ہیں دفاع کرنے کا حکم دیا تو صرف یہ نہیں کہا کہ اپنی مسجدوں کا دفاع کرو بلکہ یہ کہا کہ تم چرچوں کا بھی دفاع کرو، تم Synagogue کا بھی دفاع کرو، تم دوسری مذہبی عبادتگاہوں کا بھی دفاع کرو گویا یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہر مذہب کا دفاع کرنا تمہارا کام ہے۔اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔دوسروں کے مذہب پر اعتراض نہ کرو۔اور یہی چیز ہے جو دنیا میں پیار، محبت اور امن پیدا کرسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کرے کہ آپ لوگ اس مسجد کے بنانے کے ساتھ جب آپ کا تعارف مزید بڑھے گا اس شہر میں بھی، علاقہ میں بھی، لوگوں سے واقفیت پیدا ہوگی لوگوں کے گروپ یہاں دیکھنے کے لئے انشاء اللہ آئیں گے تو اس پیغام کو آگے پہنچانے والے ہوں کہ ہم خالص طور پر اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور خالص ہو کر اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد اس تقریب کی مناسبت سے مہمانوں کی خدمت میں چائے اور ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی صحن میں ایک پودا لگایا۔حضور انور کے بعد میئر صاحب نے بھی ایک پودا لگایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مسجد تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا ۔پھر مسجد میں ہی تمام احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے ۔ خواتین اس دوران مسلسل شرف زیارت کی سعادت پاتی رہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر پونے سات بجے شام ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

## 13ردسمبر 2012 بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت السبوح' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔بعد ازاں پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 25 فیملیز کے 107 افراد اور 31 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 138 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں Frankfurt, Aalen, Gross-Gerau, Darmstadt, Neuhof, Kassel, Mannheim, Morfelden, Maintal, Mainz, Freinsheim, Frankenberg, Wurzburg, Giessen, Alzey, Friedberg, Bensheim, Aachen, Gemunden اور Balingen سے آنے والے احباب شامل تھے۔ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان بابرکات لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔کتنے ہی خوش نصیب یہ بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آقا کے ساتھ یہ چند بابرکت لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ہر فیملی نے، ہر خاندان نے اور ہر شخص نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔یہ تصویریں اور اپنے آقا کے قرب میں یہ چند ساعتیں ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو سنبھال کر رکھیں گی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ بہت سے بچوں نے اپنے گھروں میں چاکلیٹس کے اوپر لپٹا ہوا کاغذ بھی سنبھال کر رکھا ہوا ہے کہ یہ ہمارے لئے یادگار ہے۔یہ چاکلیٹ ہمیں ہمارے آقا نے عطا فرمائی تھی۔اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

**(باقی آئندہ)**

❁❁❁❁❁❁❁

# فرانس میں لجنہ اماء اللہ کے 26ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

بفضلِ خدا تعالیٰ امسال لجنہ اماء اللہ فرانس کا 26واں سالانہ اجتماع 3 و 4رنومبر 2012ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام بیت السلام سینٹ پری منعقد ہوا۔اجتماع کی مقررہ تاریخوں سے چند ہفتے قبل ممبرات عاملہ کے مشوروں اور آراء کی روشنی میں اجتماع کا پروگرام تیار کر کے تمام بیرونی جماعتوں اور حلقہ جات میں بھجوایا گیا۔ اس دفعہ ورزشی مقابلہ جات پیرس ریجن میں قبل از اجتماع ہی کروائے گئے اور باہر کی جماعتوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ بھی لجنہ کے ورزشی مقابلہ جات کروالیں۔علمی مقابلہ جات میں شرکت کے لئے بھی ہر جماعت اور حلقہ کا کوٹہ مقرر کر دیا گیا تا کہ منتخب ممبرات آگے آئیں اور محدود وقت میں بہترین پیش کش ہو۔ انتظامی امور کو بطور احسن انجام دینے کے لئے اجتماع کی نگران اعلیٰ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس کے ساتھ تین نائبات مقرر کی گئیں۔جن کی زیرنگرانی اٹھارہ شعبہ جات کے تحت کثیر تعداد میں ممبرات نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

مؤرخہ 3رنومبر صبح ساڑھے دس بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ اُردو اور فرنچ ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا گیا۔

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

عہد لجنہ دُہرانے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے افتتاحی خطاب کیا۔اُنہوں نے اجتماعات کے انعقاد کے مقاصد کو ہمیشہ مدّنظر رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے وضاحت کی کہ مقابلہ جات کی افادیت اپنی جگہ ہے۔تقویٰ کے بیج اپنے دلوں میں بوئیں اور عمل کا عزم لے کر گھروں کو جائیں۔ فاستبقو الخیرات آپ کا مطمع نظر ہونا چاہیے اور یاد رکھیں کہ تقویٰ پر ہی قائم رہتے ہوئے اس ہدف کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔علمی مقابلہ جات کا آغاز مقابلہ حُسن قرأت کے ساتھ ہوا۔اس مقابلہ کیلئے سورۃ العٰدیٰت مقرر کی گئی تھی۔ اس دوران دوسرے ہال میں مقابلہ حفظ قرآن کروایا جارہا تھا۔گروپ اوّل کیلئے سورۃ الکھف کی آخری دس آیات اور گروپ دوم کے لئے سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات مقرر تھیں۔دونوں مقابلہ جات میں کل تیس ممبرات نے حصہ لیا۔قرآن پاک کے تلفّظ کی درستگی میں کافی بہتری نظر آئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس کے بعد وقفہ برائے ادائیگی نماز ظہر وعصر ہوا۔دوپہر کا کھانا بھی کھایا گیا۔ممبرات مختلف سٹالز پر گئیں اور خریداری کی۔اشیائے خورد نوش کے سٹالز پر بھی کافی رش رہا۔

بروز ہفتہ دوسرے اجلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھی گئی۔پھر مقابلہ اردو تقاریر کا آغاز ہوا۔اوّل و دوم گروپ کی ممبرات نے اس مقابلہ میں شمولیت کی۔ دھواں دھار تقاریر کی گئیں۔ دوسرے گروپ کے تحت بعض فرنچ بولنے والی ممبرات نے بھی اُردو زبان میں تقاریر کیں۔ پروگرام بہت معلوماتی اور دلچسپ تھا اور حصّہ لینے والی ممبرات نے بہت محنت سے تقاریر تیار کیں۔بارہ ممبرات نے اس مقابلہ میں شرکت کی۔

اس کے بعد مقابلہ حفظ قصیدہ کروایا گیا۔اس مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم گروپ کی گیارہ ممبرات نے حصّہ لیا اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصیدہ کے اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ پہلے دن کے پروگرامز کے اختتام سے پہلے ایک مذاکرہ پیش کیا گیا جس کا عنوان تھا ''والدین اور اولاد کا تعلق''۔ اس مذاکرہ کا اہتمام شعبہ تربیت نے کیا تھا۔اس میں وضاحت کی گئی کہ موجودہ معاشرہ میں حالات کے پیش نظر والدین اور اولاد کا تعلق دوستوں جیسا ہونا چاہیے۔بچّوں کو چاہیے کہ وہ ادب اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی باتیں اور مسائل والدین سے شیئر کریں تا کہ اُنہیں مفید مشورے دیئے جاسکیں اور اُن کے مسائل کا خاطر خواہ حل تلاش کیا جاسکے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ بچوں کی تربیت میں والدہ کا کردار مرکزی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔لہٰذا اس کا اپنا کردار ایک مثال ہونی چاہیے اور گھر کا ماحول صحت مند ہونا چاہیے۔اس کے ساتھ ہی پہلے دن کے پروگرام کا اختتام ہوا۔مغرب وعشاء کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔

4رنومبر بروز اتوار پہلے پروگرام کا آغاز حسب معمول تلاوتِ قرآن پاک کے ساتھ ہی ہوا۔ایک نظم کے

اگلے صفحہ پر جاری ہے

بعد مقابلہ فرنچ تقاریر شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں اوّل اوردوم گروپ کی آٹھ ممبرات نے حصّہ لیا۔اُردو بولنے والی ممبرات نے بھی فرنچ زبان میں تقاریر کرنے کی سعی کی۔جو کافی حدتک کامیاب رہی۔مقابلہ نظم خوانی میں بھی اوّل اور دوم گروپ کی ممبرات نے شرکت کی۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا خوب صورت منظوم کلام ترنّم کے ساتھ پڑھا گیا جبکہ دوم گروپ کی ممبرات نے انگلش ،عربی ،فارسی اور مقامی زبانوں میں اشعار پڑھے۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ فرانس نے شعبہ جات کی سالانہ کارکردگی کی مختصر رپورٹ بیان کی۔بعدازاں تقریب تقسیم انعامات واعزازی سندات ہوئی۔امسال علم تجوید کے تحت تلفّظ قرآن پاک درست کروانے والی آٹھ اساتذہ (ممبرات لجنہ ) اورپچیس طالبات کوسنداتِ خوشنودی دی گئیں۔علاوہ ازیں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والی ممبرات کوانعامات سےنوازا گیا۔ حوصلہ افزائی کے بھی بہت سے انعامات دیئے گئے۔ سندات اور انعامات محترمہ صدر صاحبہ اورمحترمہ نسیم دلانوا صاحبہ نے تقسیم کیئے ۔ممبرات لجنہ نے نظمیں ، نغمے اور ترانے مختلف زبانوں میں گروپ کی صورت میں پڑھے۔ اختتامی خطاب میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ فرانس نے اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔انہوں نے پھر یاد دہانی کروائی کہ اجتماعات کا مقصد نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے نئے آنے والوں کواپنے اندر گھلنے ملنے دیں تاکہ وہ ہم سے خوب شناسا ہو جائیں اوراپنے معاشرہ میں جاکر حقیقی اسلام پھیلاسکیں۔اس طرح تبلیغ کے راستے بھی خودبخود کُھلتے جائیں گے۔دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمدُ للّٰہ علیٰ ذالک ۔

❁❁❁❁❁❁

---

**بقیہ: مصالح العرب ازصفحہ نمبر 3**

کوخطبہ ارشادفرماتے ہوئے یاکسی دورہ کے دوران ٹی وی پر دیکھتا تو دل سے یہی صدا دعابن کے نکلتی تھی کہ نہ جانے وہ گھڑی کب آئے گی جب مَیں حضورانور کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت پاؤں گا۔پھر بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ گھڑی بہت قریب تر کردی اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر حضورانور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگیا۔یہ ملاقات مسجد فضل سے ملحق محمود ہال میں ہوئی۔ مَیں تو پیارے آقا کی دست بوسی کے وقت ہی جذبات سے مغلوب ہوگیا تھا۔ابھی اسی عالم میں گم تھا کہ حضورانور کے کلمات مبارکہ نے میرے ضبط کے تمام بندھن توڑ دیئے۔حضورانور نے فرمایا کہ مَیں نے کل آپ کومغرب اورعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے پہلی صف میں بیٹھے دیکھا تھااورآپ کے بارہ میں سوچ رہاتھا کہ یہ کون ہیں؟

مَیں سوچنے لگا کہ میری حیثیت ہی کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس عاجز اور گمنام بندے کے لئے اپنے خلیفہ کے دل میں یہ بات ڈالے ۔یہ بات سوچتے ہی میری آنکھیں چھلک پڑیں۔

آخر پر یہی کہتا ہوں کہ اس نعمت پر جس قدر شکرکیا جائے کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاکراسے قبول کرنے کی توفیق بھی عطافرمادی۔ بلاشبہ یہ اس کا خاص فضل ہے۔دعاہے کہ اللہ تعالیٰ سب کواس نور کی کرنوں سے روشنی لینے کی توفیق عطافرمائے،آمین۔

**(باقی آئندہ)**

❁❁❁❁❁❁

---

# حاصل مطالعہ

(انصر رضا ۔ مبلغ سلسلہ کینیڈا)

## تمہاری زلف میں پہنچی توحُسن کہلائی...

ایک مشہورشعرہے کہ ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

یہ شعراس وقت پڑھا جاتا ہے جب کوئی شخص اس بات کواپنے لئے جائز اور مستحسن قرار دے رہا ہو جسے وہ دوسرے کے لئے ناپسندیدہ اورناجائز سمجھتا ہے۔غیراحمدی مسلمان علماء کے بہت سے فتاویٰ اور بیانات اسی شعر کے حسب حال ٹھہرتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے بانی جناب سیّدابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک کتابچہ بنام ’’ختم نبوت‘‘ تحریرفرمایا جس میں منجملہ دیگر دلائل کے ختم نبوت کی اپنی خودساختہ تشریح کے حق میں ’’نئی نبوّت اب امّت کے لئے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے‘‘ کے زیرعنوان ایک دلیل یہ بھی پیش فرمائی:

’’تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نبی جب بھی کسی قوم میں آئے گا فوراًاس میں کفروایمان کا سوال اٹھ کھڑا ہوگا۔جواس کو مانیں گے وہ ایک امّت قرار پائیں گےاور جواس کونہ مانیں گے وہ لامحالہ دوسری امّت ہوں گے۔ان دونوں امّتوں کااختلاف محض فروعی اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نبی پرایمان لانے اورنہ لانے کاایسا بنیادی اختلاف ہوگا جو انہیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا ایک عقیدہ نہ چھوڑ دے۔پھران کے لئے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے۔ کیونکہ ایک گروہ اپنےتسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنّت سے قانون لےگا اوردوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔اس بناء پران کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔ان حقائق کواگرکوئی شخص نگاہ میں رکھے تواس پر یہ بات بالکل واضح ہوجائے گی کہ ختم نبوّت امّت مسلمہ کے لئے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہےجس کی بدولت ہی اس امّت کا ایک دائمی اورعالمگیر برادری بنناممکن ہواہے۔اس چیز نے مسلمانوں کوایسے ہربنیادی اختلاف سےمحفوظ کردیا ہے جو ان کے اندرمستقل تفریق کا موجب ہوسکتا ہو۔اب جوشخص بھی محمدصلی اللہ علیہ وسلم کواپنا ہادی اور رہبر مانے اوران کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو وہ اس برادری کا فرد ہےاور ہر وقت ہوسکتا ہے۔یہ وحدت اس امّت کوکبھی نصیب نہیں ہوسکتی تھی اگرنبوّت کا دروازہ بندنہ ہوجاتا کیونکہ ہرنبی کےآنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدمی سوچے تواس کی عقل خود یہ کہے گی کہ جب تمام دنیا کے لئے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعے دین کی تکمیل بھی کردی جائے اور جب اس نبی کی تعلیم کو پوری طرح محفوظ بھی کردیا جائےتونبوّت کا دروازہ بندہوجانا چاہیئے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہوکر تمام دنیامیں ہمیشہ کے لئے اہل ایمان کی ایک ہی امّت بن سکے اور بلاضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس امّت میں بار بارتفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔نبی خواہ ’’ظلّی‘‘ ہو یا ’’بروزی‘‘۔’’امّتی‘‘ ہو یا صاحب شریعت اور صاحب کتاب، بہرحال جوشخص نبی ہوگااور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک امّت بنیں اورنہ ماننے والے کافرقرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو،مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہےتوخدا کی حکمت اوراس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خوامخواہ اپنے بندوں کوکفرو ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اورانہیں کبھی ایک امّت نہ بننے دے۔لہٰذا جوکچھ قرآن سے ثابت ہےاور جوکچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔عقل بھی اس کوصحیح تسلیم کرتی ہے۔اوراس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوّت کا دروازہ بندہی رہنا چاہیئے۔‘‘

(ختم نبوت ازمولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی،شائع کردہ مرکزی مکتبہ اسلامی۔دہلی۔مطبوعات اشاعت اسلام ٹرسٹ۔226۔ سال اشاعت جولائی 1997 صفحہ 35 تا37)

مندرجہ بالا عبارت میں اٹھائے گئے نکات کا جواب فی الحال چھوڑتے ہیں کہ کیاواقعی جماعت احمدیہ امت مسلمہ کوکسی نئے ماخذ ہدایت وقانون کی طرف بلا رہی ہے یا انہیں قرآن وسنت کی طرف ہی دعوت دے رہی ہے؟ کیا جماعت احمدیہ کے قیام سےقبل امت مسلمہ میں کوئی بنیادی اختلاف موجودنہیں تھا جس نے ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کررکھا تھا؟ کیا نبی کی آمد کی ضرورت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہےجیسا کہ اس نےقرآن کریم میں فرمایاہے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (الانعام۔125:6)یعنی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے گا۔یا پھر مودودی صاحب اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ اب نبی کی ضرورت ہے یانہیں؟

مودودی صاحب کی مندرجہ بالاعبارت کالب لباب یہ ہے کہ ہرنبی کی آمد سے لازمی طور پرانسانوں میں دوایسے گروہ پیدا ہوجاتے ہیں جن میں سےایک ایمان لانے والا اوردوسرا انکار کرنے والا ہوتا ہےاوراب اگرامت مسلمہ میں، جومودودی صاحب کے بقول ایک متحد امت ہے(یا للعجب!) کسی نبی کی آمد کااقرار کیا جائے توامت کے اتحاد کے پارہ پارہ ہونے کا اندیشہ ہے۔حیرت کی بات ہے کہ مودودی صاحب اپنی قائم کردہ دعوت یعنی تحریک جماعت اسلامی کے بعینہ یہی نتائج وعواقب بیان فرماتے ہیں۔26 مارچ 1944ءکو پٹھانکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا نےفرمایا:

’’اس موقع پرمیں ایک بات نہایت صفائی کےساتھ کہہ دینا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اس قسم کی ایک دعوت کا، جیسی کہ ہماری یہ دعوت ہے،کسی مسلمان قوم کےاندراٹھنا اس کوایک بڑی سخت آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔جب تک حق کےبعض منتشراجزاء باطل کی آمیزش کے ساتھ سامنے آتے رہیں،ایک مسلمان قوم کے لئےان کوقبول نہ کرنے اوران کا ساتھ نہ دینے کا ایک معقول سبب موجودرہتا ہے اوراس کا عذرمقبول ہوتا رہتا ہے۔مگر جب پوراحق بالکل بےنقاب ہوکراپنی خالص صورت میں سامنے رکھ دیا جائے اوراس کی طرف اسلام کا دعوٰی رکھنے والی قوم کودعوت دی جائےتواس کے لئے ناگزیرہوجاتا ہے کہ یاتواس کا ساتھ دےاوراس خدمت کوانجام دینے کے لئے اٹھ کھڑی ہوجو امت مسلمہ کی پیدائش کی ایک ہی غرض ہے یانہیں تواسے رد کرکے وہی پوزیشن اختیار کرلے جواس سے پہلے یہودی قوم اختیار کرچکی ہے۔ایسی صورت میں ان دوراہوں کے سواکسی تیسری راہ کی گنجائش اس قوم کے لئے باقی نہیں رہتی۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس دوٹوک فیصلہ میں اللہ تعالیٰ اپنےفضل وکرم سےمسلمانوں کوڈھیل دےاوراس نوعیت کی یکے بعددیگرے کئی دعوتوں کے اٹھنےتک دیکھتارہے کہ وہ ان کے ساتھ کیا روش اختیار کرتے ہیں۔لیکن بہرحال اس دعوت کی طرف سے منہ موڑنے کا انجام آخرکار وہی ہے جو میں نے آپ سے عرض کردیا۔غیرمسلم اقوام کا معاملہ اس سےمختلف ہے۔لیکن مسلمان اگرحق سے منہ موڑیں اوراپنے مقصد وجود کی طرف صریح دعوت سن کر الٹے پاؤں پھرجائیں تویہ وہ جرم ہےجس پرخدانےکسی نبی کی امت کو معاف نہیں کیا ہے۔ اب چونکہ یہ دعوت ہندوستان میں اٹھ چکی ہے۔ اس لئے کم ازکم ہندی مسلمانوں کے لئے آزمائش کا وہ خوفناک لمحہ آ ہی گیا ہے۔ رہے دوسرے ممالک کےمسلمان تو ہم ان تک اپنی دعوت پہنچانے کی تیاری کررہے ہیں۔اگرہمیں اس کوشش میں کامیابی ہوگئی توجہاں جہاں یہ پہنچےگی وہاں کےمسلمان بھی اسی آزمائش میں پڑجائیں گے۔میں یہ دعوٰی کرنے کے لئےتوکوئی بنیادنہیں رکھتا کہ یہ آخری موقع ہے جومسلمانوں کومل رہاہےاس کاعلم صرف اللہ کوہے۔ممکن ہےابھی کچھ اورمواقع مسلمانوں کے لئے مقدر ہوں۔لیکن قرآن کی بنیاد پرمیں اتناضرورکہہ سکتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے یہ وقت ہے ایک نازک وقت۔‘‘ (روداد جماعت اسلامی: رودادِاجتماع دارالاسلام: حصہ دوم صفحہ 17 تا 20)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبی کے آنے سے مومنین اورمنکرین کے جن دوگروہوں کے قیام سے مودودی صاحب امت مسلمہ کوڈرارہے ہیں اورنبوت کا دروازہ بند کرکے کفرواسلام کی جس کشمکش سے وہ مسلمانوں کو بچانا چاہتے ہیں، جماعت اسلامی کے قیام سےمسلمانوں کوانہی دوناگزیرراہوں کے پیدا ہونے کی خبردےرہے ہیں اور انہیں اسی آزمائش میں ڈال رہے ہیں جوان کے بقول ایک نبی کی آمدسے پیدا ہوتی ہے۔ایک قابل غوربات یہ ہے کہ کہ مودودی صاحب مسلمانوں کومسلمان کہہ کرمخاطب کرنے کی بجائے’’اسلام کا دعوٰی رکھنے والی قوم‘‘ کہہ کر مخاطب کررہے ہیں اورانہیں متنبہ کررہے ہیں کہ یاتومیرا ساتھ دویاپھریہودی بننے کے لئے تیارہوجاؤ۔

قارئین! غور فرمائیں کہ بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کےمطابق موعوداُمّتی نبی ہونے کا دعوٰی کریں تومودودی صاحب کوامت کا اتحادخطرہ میں دکھائی دے جوکہ پہلے سے پارہ پارہ تھی اور جب مودودی صاحب خود دعوٰی مسیحیت ونبوت کیئے بغیر مسلمان کہلانے والی قوم کواپنی دعوت پیش کریں توانہیں انکارکی صورت میں یہودی بننے کا ڈراوادیں۔دلچسپ بات یہ ہے کہ مودودی صاحب نے یہ تقریر 1944ءمیں کی جبکہ ختم نبوت کا کتابچہ 1962ء میں تحریرفرمایا۔یعنی 1944ءکےقوانین چندسال بعدیعنی 1962ء میں ہی بھول گئے یا پھر وہی بات ہے کہ ’تمہاری زلف میں پہنچی توحُسن کہلائی‘۔

❁❁❁❁❁❁

---

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یادرکھوکوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جواس کے آنے سے پھوٹ نہ پڑی ہو۔...... جوخدا کی طرف سے آتاہے وہ ضروراپنے دشمن بنالیتاہے کیونکہ اس کوپاک جماعت تیارکرنی پڑتی ہے جن میں سچا تقویٰ وطہارت ہواورسچی اخوّت ہو۔......خداتعالیٰ نے مجھےاسی لئے مامورکیاہے کہ تقویٰ پیدا ہواورخداپرسچا ایمان جوگناہ سے بچاتاہے پیداہو‘‘۔ (ملفوظات جلدسوم صفحہ 98-100۔ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا عظیم مقام

رسالہ ’’انصارالدین‘‘ جنوری و فروری 2010ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم مقام اور اخلاق کے بارہ میں ایک مضمون (مرتّبہ مکرم نوید احمد صاحب) شامل اشاعت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عیسیٰ ابن مریم جب تشریف لائیں گے تو شادی کریں گے اور اُن کو اولاد دی جائے گی۔ پس یقیناً یہ ایک اہم واقعہ تھا جو دورِ آخر میں وقوع پذیر ہونا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو ایک ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ غیرمعمولی بیٹا حضرت اقدسؑ کو عطا فرمایا جس کی عمر کے ہر دَور نے اُس کی عظمت پر مہرتصدیق ثبت کردی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس عاجز نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت 1890ء کے اخیر میں کرلی تھی اور اس وقت سے ہمیشہ آمد و رفت کا سلسلہ متواتر جاری رہا۔ میں حضرت مرزا محمود احمد کو ان کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی۔ نمازوں میں اکثر حضرت اقدسؑ کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ جب آپ قریباً دس سال کے تھے تو آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور سجدہ میں بہت رو رہے تھے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سرساوی صاحبؓ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؓ کے بچپن کو دیکھا اور پھر اسی بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا اور بچپن ہی سے آپ دعاؤں میں اس قدر محو اور غرق ہوتے تھے کہ ہم تعجب سے دیکھا کرتے تھے کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں؟ آپ بعض وقت دعا میں ایسے محو ہوتے تھے کہ ہم ہاتھ اٹھائے اٹھائے تھک جاتے تھے لیکن آپ کو اپنی محویت میں اس قدر بھی معلوم نہ رہتا کہ کس قدر وقت گزر گیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ ’’میاں آپ دعا شروع کریں‘‘۔ آپ نے دعا شروع کی مگر آپ اس دعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں۔ دعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اٹھے اٹھے اس قدر تھک گئے کہ وہ شل ہونے کے قریب ہوگئے اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہوگئے۔ تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز میں کہنے شروع کئے جسے سن کر آپؓ نے دعا ختم کی۔

حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحبؓ مزید فرماتے ہیں کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعودؑ سے سنا ہے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں اور ہم نے آپؑ سے یہ بھی سنا کہ ’’میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں‘‘۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب مَیں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدہ میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہوگیا اور میں بھی اس دعا میں محو ہوگیا کہ یاالٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دیدے۔ اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ’’میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں کے سامنے اسلام کو زندہ کرکے دکھا‘‘۔

پندرہ برس کی عمر میں 1905ء میں حضرت مرزا محمود احمدؓ کو پہلا الہام ہوا جو عربی میں تھا۔ (ترجمہ) ’’وہ لوگ جو تجھ پر ایمان لائیں گے ان لوگوں پر جو تیرے مخالف ہوں گے قیامت تک غالب رہیں گے‘‘۔

بچپن میں حضورؓ کے استاد حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے ایک دفعہ آپؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا خوابیں آتی ہیں؟ تو فرمایا: ’خوابیں تو بہت آتی ہیں اور مَیں ایک خواب تو قریباً روز ہی دیکھتا ہوں ...... کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جاکر حریف کا مقابلہ کر رہا ہوں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں پائی تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بناکر اس کے ذریعہ پار ہوکر حملہ آور ہوگیا ہوں‘۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوروں کو دعا کے لئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو۔ مَیں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے اردگرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ مَیں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہہ خانہ ہوتا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ حضرت صاحبؑ کو وہاں کھڑا کرکے آگے اُپلے چن دیئے گئے ہیں اور ان پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جارہی ہے کہ آگ لگا دیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازہ کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ ’جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان کو کوئی آگ جلا نہیں سکتی‘۔

1907ء میں آپؓ کو ایک فرشتہ نے رؤیا میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ فرمایا: یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل و دماغ میں قرآنی علوم کا خزانہ رکھ دیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا: اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً (میں اپنی افواج کے ساتھ اچانک تیری مدد کے لئے آؤں گا)۔ اسی رات ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آج یہ الہام ہوا ہے۔ جب صبح ہوئی تو مفتی محمد صادق صاحبؓ نے مجھے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر جو تازہ الہامات ہوئے ہوں وہ اندر سے لکھوالاؤ تاکہ وہ اخبار میں شائع کردیں۔ اُس روز حضرت مسیح موعودؑ نے جب الہامات لکھ کر دیئے تو جلدی میں آپ یہ الہام لکھنا بھول گئے اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ مَیں نے جب ان الہامات کو پڑھا تو شرم کی وجہ سے یہ جرأت بھی نہ کرسکتا تھا کہ آپؑ سے اس بارہ میں کچھ عرض کروں اور یہ بھی جی نہ مانتا تھا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا اسے غلط سمجھ لوں۔ اسی حالت میں کئی دفعہ میں آپ سے عرض کرنے کے لئے دروازہ کے پاس جاتا مگر پھر لَوٹ آتا۔ پھر جاتا اور پھر لوٹ آتا۔ آخر میں نے جرأت سے کام لے کر کہہ ہی دیا کہ رات مجھے ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو الہام ہوا ہے اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ مگر ان الہامات میں اس کا ذکر نہیں۔ آپؑ نے فرمایا یہ الہام ہوا تھا مگر لکھتے ہوئے میں بھول گیا۔ چنانچہ کاپی کھولی تو اس میں وہ الہام بھی درج تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے پھر اس الہام کو بھی اخبار میں اشاعت کے لئے درج فرمایا۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ایک دفعہ سالانہ جلسہ پر تقریر کرکے واپس گھر تشریف لائے تو میاں صاحب سے جن کی عمر 10، 12 سال کی ہوگی پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی؟ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا تو حضورؑ نے بہت خوش ہوکر فرمایا کہ: ’’خوب یاد رکھا ہے‘‘۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانیؓ فرماتے ہیں کہ ’تشحیذ الاذہان‘ کا پہلا اور ابتدائی نام ’انجمن ہمدردان اسلام‘ تھا جبکہ سیدنا محمود بمشکل آٹھ نو برس کے تھے۔ یہ آپؓ کے دینی شغف اور روحانی ارتقا کی پہلی سیڑھی تھی جو حقیقتاً آپ ہی کی تحریک، خواہش اور آرزو پر قائم ہوئی تھی۔ کھیل کود اور بچپنے کے دوسرے اشغال میں انہماک کے باوجود آپ کے دل میں خدمت دین کا ایسا جوش اور جذبہ نظر آیا کرتا تھا جس کی نظیر بڑے بوڑھوں میں بھی شاذ ہی ہوتی ہے۔ اسی عمر میں آپؓ نے انجمن کے ایک اجلاس میں تقریر بھی کی جس کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے اس تقریر اور حضرت میاں صاحبؓ کے قوّت بیان کی بہت تعریف کی۔

جلسہ سالانہ 1906ء پر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے 17 سال کی عمر میں پہلی پبلک تقریر فرمائی جو ردّ شرک میں تھی اور ’’چشمہ توحید‘‘ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ یہ حقائق قرآنی کا ایک خزانہ ہے۔ بعد میں حضورؓ نے خود فرمایا: ’’اب میں خود اس تقریر کو پڑھ کر حیران ہوجاتا ہوں کہ وہ باتیں کس طرح میرے منہ سے نکلیں اور اگر اب بھی وہ باتیں بیان کروں تو یہی سمجھوں گا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے سمجھائی ہیں‘‘۔

حضور علیہ السلام کے ساتھ اپنی محبت کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بیوقوفی کے واقعات میں مجھے بھی اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ کئی دفعہ اس واقعہ کو یاد کرکے میں ہنسا بھی ہوں اور بسا اوقات میری آنکھوں میں آنسو بھی آگئے ہیں۔ مگر میں اسے بڑی قدر کی نگاہ سے بھی دیکھا کرتا ہوں اور مجھے اپنی زندگی کے جن واقعات پر ناز ہے ان میں وہ ایک حماقت کا واقعہ بھی ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک رات ہم سب صحن میں سو رہے تھے کہ آسمان پر بادل آیا اور زور سے گرجنے لگا۔ اسی دوران زوردار کڑک کے ساتھ کہیں بجلی گرگئی۔ اُس وقت مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اندر کی طرف جانے لگے تو مَیں نے اپنے دونوں ہاتھ آپؑ کے سر پر رکھ دیئے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے ان پر نہ گرے۔ بعد میں مجھے اس حرکت پر ہنسی آئی کہ ان کی وجہ سے تو ہم نے بجلی سے بچنا تھا نہ کہ ہماری وجہ سے وہ بجلی سے محفوظ رہتے۔

مارچ 1906ء سے آپؓ کی ادارت میں رسالہ ’تشحیذ الاذہان‘ نکلنا شروع ہوا۔ اس نے اسلام کا درد رکھنے والے نوجوانوں میں خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کی ایک نئی روح پھونک دی۔ پہلے شمارہ میں آپ نے چودہ صفحات کا ایک شاندار تعارف لکھا جسے پڑھ کر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور نیز خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو خصوصیت سے اس کے پڑھنے کی ہدایت کی۔ مولوی محمد علی صاحب نے ’ریویو آف ریلیجنز‘ اردو میں اس پر ریویو کیا اور مضمون کا آخری حصہ درج کرکے لکھا: اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر اٹھارہ سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت بات ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد پہلے جلسہ

---

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29؍دسمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم اے۔ حق صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خلافت رسالت کی پیاری نشانی
خلافت خدا کی بڑی مہربانی
اسی سے سبق مل رہا ہے وفا کا
اسی سے اماں کی جہاں میں روانی
تریاق ہے زہر قاتل کا یہ ہی
خلافت سے روحوں کی قائم جوانی
خلافت ہے برسات رحم و کرم کی
ہے تقویٰ کا برسے اسی سے ہی پانی

سالانہ پر حضورؓ کی تقریر سن کر حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے تحریر فرمایا: آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی یاد تازہ ہوگئی...... جب تقریر ختم ہوچکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ 'میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی'۔ یہ واقعہ آپ کے علم قرآن کے علاوہ آپ کی زبردست قوت بیانیہ اور فن تقریر میں درک پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

خلافتِ اولیٰ میں حضورؓ نے قرآن کریم کا درس بھی دیا جس میں مکرم محمد ایوب صاحب کو بھی چند روز شامل ہونے کا موقع ملا۔ وہ لکھتے ہیں: 'اس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضور کے عشق وفہم قرآن کریم، طہارت و تقویٰ، تعلق باللہ، اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا جو کہ باوجود مرورِ زمانہ کے دل سے ہرگز دور نہیں ہوا'۔

1911ء کے اوائل میں آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت سے ایک رؤیا کی بنا پر تبلیغ کے لئے انجمن انصار اللہ قائم فرمائی جس کے ممبران کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا کچھ نہ کچھ حصہ لازماً دیں اور لوگوں کے لئے پاک نمونہ بنیں۔ اس انجمن نے داعیان الی اللہ کی ایک جمعیت تیار کر دی جس نے آئندہ چل کر احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ 1913ء میں جب حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو لندن میں بطور مبلغ سلسلہ بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا تو رقم کی نایابی کی وجہ سے معاملہ ملتوی ہوتا نظر آیا تو اسی انجمن کا صدر محمودؓ آگے بڑھا اور رقم جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی۔

جنوری 1914ء میں آپؓ نے خلیفۂ وقت کی اجازت سے ہندوستان بھر میں تبلیغِ دین کے لئے ایک سکیم تیار کی جس کے بعض حصے یہ تھے: 1۔ ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں خاص طور پر جلسے کئے جائیں۔ 2۔ مختلف مقامات میں واعظ مقرر کئے جائیں۔ 3۔ ہر زبان میں ٹریکٹ شائع ہوں۔ 4۔ مناسب مقامات پر سکول کھولے جائیں۔

آپؓ کو خدا تعالیٰ نے سلطان البیان اور سلطان القلم کا مثیل بنانا تھا۔ چنانچہ آپ کی پہلی تصنیف ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کرسکتا ہے'' 1908ء میں شائع ہوئی جبکہ آپؓ کی عمر صرف انیس سال تھی اور اس میں آپ نے ان مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے مفصل اور مدلل جواب دیئے جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے متعلق کئے تھے۔ جون 1913ء میں آپ نے قادیان سے اخبار 'الفضل' جاری کیا جو سلسلہ کی ایک لمبی تاریخ کا رازدان ہے۔

1903ء میں آپ نے شعر و سخن کی دنیا میں قدم رکھا۔ ابتداء میں آپ شادؔ تخلص فرماتے تھے۔ آپ کا عارفانہ کلام پہلی مرتبہ مئی 1913ء میں شائع ہوا۔ آپؓ فرماتے ہیں: 'میرے اشعار میں سے...... ایک چوتھائی یا ایک ثلث حصہ ایسا نکلے گا جو درحقیقت قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر ہے یا حدیثوں کی تفسیر ہے۔...... اسی طرح کئی تصوف کی باتیں ہیں جن کو ایک چھوٹے سے نکتہ میں حل کیا گیا ہے''۔

جنوری 1906ء میں جب نظام وصیت کا نظم و نسق چلانے کیلئے صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو بھی مجلس معتمدین کے ارکان میں بطور ممبر نامزد فرمایا۔ اس حیثیت سے ابتدائی دور میں آپ کا ایک تاریخ ساز کارنامہ مدرسہ احمدیہ کو محفوظ رکھنا ہے۔ جب انجمن کے بعض سرکردہ ممبران (جو بعد میں لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے) کی خوشنما تقریروں کے نتیجہ میں مدرسہ احمدیہ بند ہوتا نظر آرہا تھا۔ اس وقت حضورؓ کی ایک بے پناہ جذباتی مگر مدلل تقریر نے دل پھیر دیے اور یہی مدرسہ احمدیہ ہے جو جماعت کی علمی اور تربیتی درسگاہ ہے اور آج جامعہ احمدیہ کے نام سے مصروف عمل ہے۔

1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مدرسہ احمدیہ کی نگرانی آپ کو سونپ دی اور آپؓ نے بڑی محنت اور دعاؤں سے اس کا معیار بہت بلند کیا۔

24/جولائی 1910ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے سفر ملتان کے دوران حضرت میاں صاحب کو پہلی دفعہ امیر مقامی مقرر فرمایا۔ خلافتِ اولیٰ کے آخری ایام میں آپؓ نے نظام خلافت کے استحکام کے لئے زبردست جدو جہد فرمائی۔ حضورؓ کے ارشاد پر نمازوں کی امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ 13/ مارچ 1914ء کو حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات ہوئی اور اگلے روز اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پچیس سال کی عمر میں منصب خلافت پر فائز کردیا۔ آپؓ کا دورِ خلافت شاندار ترقیات وفتوحات سے عبارت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحبؑ کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتی کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا''۔

مزید فرماتے ہیں: ''جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو چونکہ آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی جب کہ ابھی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئی تھیں اور چونکہ میں نے عین آپؑ کی وفات کے وقت ایک دو آدمیوں کے منہ سے یہ فقرہ سنا کہ اب کیا ہوگا۔ عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق لوگ اعتراض کریں گے، محمدی بیگم والی پیشگوئی کے متعلق لوگ اعتراض کریں گے۔ تو ان باتوں کو سنتے ہی پہلا کام جو میں نے کیا وہ یہ تھا کہ میں خاموشی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاش مبارک کے پاس گیا اور سرہانے کی طرف کھڑے ہوکر میں نے خدا تعالیٰ سے مخاطب ہوکر کہا اے خدا! مَیں تیرے مسیح کے سرہانے کھڑے ہوکر تیرے حضور یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی پھر گئی تو میں اُس دین اور اس سلسلہ کی اشاعت کے لئے کھڑا رہوں گا جس کو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ میری عمر اس وقت انیس سال کی تھی اور انیس سال کی عمر میں بعض اور لوگوں نے بھی بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ مگر وہ جنہوں نے اس عمر میں شاندار کام کیے ہیں وہ نہایت ہی شاذ ہوئے ہیں۔ کروڑوں میں سے کوئی ایک ایسا ہوا ہے۔ جس نے اپنی اس عمر میں کوئی شاندار کام کیا ہو۔ بلکہ اربوں میں سے کوئی ایک ایسا ہوا ہے اور مجھے فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر مجھے یہ فقرہ کہنے کا موقع دیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اپنے بچپن سے ہی حضرت مسیح موعودؑ کی غیر معمولی اطاعت کرتے تھے۔ بچپن میں ٹوپی پہنا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ عید کے روز آپ نے ٹوپی پہن رکھی تھی کہ حضورؑ نے فرمایا: میاں! تم نے عید کے دن بھی ٹوپی پہنی ہے۔ آپؓ نے اسی وقت ٹوپی اتار دی اور پگڑی باندھ لی اور کچھ عرصہ بعد ٹوپی کا استعمال ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں: آپؓ کو بچپن میں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔ ابتدا میں آپؓ میرے مکان پر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے اور وہ مکان حضرت مسیح موعودؑ کا ہی تھا۔ ہم غالباً تین سال اس میں رہے اور اس تمام عرصہ میں جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے گھر سے پانی پی کر پھر واپس تشریف لاتے۔ خواہ کیسا ہی مصفا پانی کیسے ہی صاف اور ستھرے برتن میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے، صرف اس لیے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ جو ادب اور احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں جاتے تو آپ دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔ میں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپ ہر امر میں حضورؓ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔

حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب شکار کے لئے ہمارے علاقہ میں آئے تو لوگوں نے رات ٹھہرنے کی درخواست کی مگر آپ نے جواب دیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک ہی دن کی اجازت لے کر آیا ہوں پھر کبھی آؤں گا تو رات ٹھہرنے کی اجازت لے کر آؤں گا۔ پھر اگلی بار اپنا وعدہ پورا کیا۔ لیکن آپؓ کی بات سے ہم نے اطاعتِ خلیفہ کا سبق سیکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتہ چل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں''۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضورؓ نے ان پر تحریر فرمایا ''یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین 10 ستمبر 1913ء''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: جب حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد مَیں نے ''صادقوں کی روشنی کو کون دُور کرسکتا ہے'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تو حضرت خلیفہ اول نے مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ مولوی صاحب مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جواب میں تم نے بھی لکھا ہے اور میں نے بھی۔ مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے۔ پھر یہ کتاب حضرت مولوی صاحبؓ نے بذریعہ رجسٹری مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھیجی۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اولاد اچھی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کتاب بھیج کر حضرت مولوی صاحبؓ نے ان کو لکھوایا کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد میں سے ایک نے تو یہ کتاب لکھی ہے، تمہاری اولاد میں سے کسی نے کوئی کتاب لکھی ہو تو مجھے بھیج دو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی محبت کے انداز ہی تھے کہ آپؓ نے اپنی وفات سے قبل اپنے فرزند میاں عبدالحیٔ کو بلایا اور جو باتیں کیں ان میں یہ بھی فرمایا: ''حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور خدا کا برگزیدہ انسان سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے اتنی محبت تھی کہ جتنی میں نے ان کی اولاد سے کی، تم سے نہیں کی''۔

محترم ملک غلام فرید صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے صاحبزادہ میاں عبدالحیٔ صاحب مرحوم کو فرمایا: ''میاں تم سے ہمیں بہت محبت ہے۔ لیکن حضرت صاحب کی اولاد ہمیں تم سے بھی زیادہ پیاری ہے''۔

مکرم مولانا ظہور حسین صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے سادہ لفافہ میں ایک خط مجھے دے کر فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب کو دے آؤ۔ میں نے راستہ میں وہ خط پڑھا تو میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت میاں صاحب کو اس طرح ادب اور محبت سے مخاطب کیا ہوا تھا جس طرح کسی بڑے بزرگ کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اس خط میں جھگڑا کرنے والے بعض احمدیوں کی اصلاح کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا تھا۔

جون 1912ء میں احمدیہ بلڈنگ لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا: ''مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے ...... میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے ......اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم میں سے ایک بھی نہیں''۔

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا نومبر و دسمبر 2009ء میں مکرم ملک خالد ساحل صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے جس میں محترم چودھری محمد علی مضطر صاحب کی خدمت میں 'نذرانۂ عقیدت' پیش کیا گیا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

لاکھوں ہیں زندگی کے حوالے پڑے ہوئے
لیکن ہر ایک خواب پہ تالے پڑے ہوئے

مَیں بھی تو ایک خواب تھا، سقراط کی طرح
میرے بھی آس پاس ہیں پیالے پڑے ہوئے

لشکر ہے خواہشات کا میری تلاش میں
اچھا ہوا کہ در پہ ہیں جالے پڑے ہوئے

مضطؔر کے شعر، علم و ہنر کا جہان ہیں
موتی ہیں آگہی کے، اٹھالے پڑے ہوئے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide

8th February 2013 – 14th February 2013

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday 8th January 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:30 | Dars-e-Hadith |
| 00:50 | Yassarnal Qur'an |
| 01:20 | Waqf-e-Nau Ijtema: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on the occasion of Waqf-e-Nau Ijtema on 26th February 2011. |
| 02:30 | Japanese Service |
| 02:50 | Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 4th June 1996. |
| 03:55 | Aaina: An Urdu discussion programme |
| 04:25 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab: recorded on 20th July 1995. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Yassarnal Qur'an |
| 06:55 | Peace Conference UK: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad in 2011. |
| 07:35 | Siraiki Service |
| 08:25 | Rah-e-Huda |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Fiq'ahi Masa'il |
| 11:35 | Tilawat: recitation of the Holy Qur'an |
| 12:00 | Shama'il-e-Nabwi (saw) |
| 13:00 | Live Friday Sermon |
| 14:15 | Yassarnal Qur'an |
| 14:45 | Shotter Shondhane |
| 15:45 | Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal |
| 16:20 | Friday Sermon [R] |
| 17:30 | Yassarnak Qur'an [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Live Al Hiwar Al Mubashar |
| 20:30 | MTA Travel: A visit to Alhambra, Spain |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:15 | Rah-e-Huda |

## Saturday 9th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat: recitation of the Holy Qur'an |
| 00:45 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Peace Conference 2011 |
| 02:10 | Friday Sermon: recorded on 8th February |
| 03:20 | Rah-e-Huda |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th August 1995. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Al-Tarteel |
| 07:05 | Jalsa Salana UK: Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 24th July 2009. |
| 08:05 | International Jama'at News |
| 08:35 | Story Time |
| 09:00 | Question & Answer Session: 4th September 1996, in Sweden. |
| 09:50 | Indonesian Service |
| 10:50 | Friday Sermon: Recorded on 8th February 2013 |
| 11:55 | Tilawat: recitation of the Holy Qur'an |
| 12:05 | Story Time |
| 12:30 | Al Tarteel [R] |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Jalsa Seerat-un-Nabi (saw) |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al Tarteel |
| 18:05 | MTA World News |
| 18:30 | Live Al Hiwar Al Mubashar |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:00 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:30 | Story Time [R] |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

## Sunday 10th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Jalsa Salana UK 2009: Huzoor's Address |
| 02:30 | Story Time |
| 02:55 | Friday Sermon [R] |
| 04:00 | Jalsa Seerat-un-Nabi (saw) |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th August 1995. |
| 06:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:40 | Yassarnal Qur'an |
| 07:15 | Faith Matters |
| 08:20 | Question and Answer Session (English): recorded on 29th November 1997. |
| 09:30 | Jalsa Salana Bangladesh: An address delivered by Huzoor at the concluding session of Jalsa Salana Bangladesh on 4th February 2013. |
| 12:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:35 | Yassarnal Qur'an |
| 13:05 | Friday Sermon [R] |
| 14:15 | Bengali Reply to Allegations |
| 15:15 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class: rec. on 2nd January 2011. |
| 16:30 | Beacon of Truth |
| 17:30 | Yassarnal Qur'an |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Live Al Hiwar Al Mubashar |
| 20:35 | Discover Alaska |
| 21:10 | Press Point: recorded on 20th January 2013. |
| 22:10 | Friday Sermon: recorded on 8th February 2013. |
| 23:15 | Question and answer session (English) recorded on 29th November 1997. |

## Monday 11th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:20 | MTA World News |
| 00:40 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:15 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class |
| 02:30 | Discover Alaska: An English documentary |
| 03:05 | Friday Sermon: Recorded on 08/02/2013 |
| 04:10 | Real Talk: English discussion programme |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab |
| 06:00 | Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw) |
| 06:35 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Waqf-e-Nau Ijtema: Address delivered by Huzoor on 1st May 2011. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Shama'il-e-Nabwi (saw) |
| 09:00 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | MTA Travel |
| 11:30 | Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as) |
| 12:00 | Tilawat & Dars-un-Nabi (saw) |
| 12:35 | Al-Tarteel |
| 13:05 | Friday Sermon |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | MTA Travel |
| 15:35 | Shama'il-e-Nabwi |
| 16:05 | Rah-e-Huda |
| 17:35 | Al Tarteel |
| 18:05 | MTA World News |
| 18:20 | Waqf-e-Nau Ijtema: Address [R] |
| 19:25 | Real Talk |
| 20:25 | Rah-e-Huda [R] |
| 21:55 | Friday Sermon [R] |
| 22:50 | MTA Travel: Urdu documentary on Kashmir |
| 23:25 | Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as) [R] |

## Tuesday 12th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat: recitation of the Holy Qur'an |
| 00:40 | Insight |
| 00:50 | Al Tarteel |
| 01:20 | Friday Sermon |
| 02:10 | Kids Time |
| 03:30 | MTA Travel |
| 04:20 | Shama'il-e-Nabwi (saw) |
| 04:50 | Liqa Ma'al Arab: Recorded on 15th August 1995 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an |
| 07:00 | Jalsa Salana UK: Opening address delivered by Huzoor on 24th July 2009. |
| 08:00 | Insight: recent news in the field of science |
| 08:15 | Ken Harris: Oil Painting |
| 08:55 | Question & Answer Session: English Q &A recorded on 29th November 1997. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Sindhi Service |
| 12:10 | Tilawat & Insight |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an |
| 13:00 | Real Talk |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Spanish Service |
| 16:00 | Prophecies in the Bible: Urdu discussion. |
| 16:30 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 17:00 | Le Francais C'est Facile |
| 17:30 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Jalsa Salana UK 2009: Huzoor's Address [R] |
| 19:30 | Arabic Service |
| 20:30 | Insight: recent news in the field of science |
| 21:00 | Prophecies in the Bible |
| 21:30 | Ken Harris: Oil Painting [R] |
| 22:10 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 23:00 | Question and Answer Session [R] |

## Wednesday 13th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:05 | MTA World News |
| 00:30 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:55 | Yassarnal Qur'an |
| 01:25 | Jalsa Salana UK 2009: Huzoor's Address |
| 02:25 | Le Francais C'est Facile |
| 02:55 | Ken Harris: Oil Painting |
| 03:25 | Prophecies in the Bible |
| 04:15 | Seerat-un-Nabi (saw) [R] |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab: Rec. on 16th August 1995 |
| 06:00 | Tilawat & Dars |
| 06:40 | Al-Tarteel |
| 07:10 | Jalsa Salana UK 2009: Address delivered by Huzoor on 25th July 2009. |
| 08:05 | Real Talk |
| 09:05 | Question & Answer Session: rec. on 04/09/1996 |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 10:55 | Swahili Service |
| 12:05 | Tilawat & Dars |
| 12:45 | Al-Tarteel |
| 13:15 | Friday Sermon: rec. on 4th May 2007. |
| 14:20 | Bangla Shomprochar |
| 15:25 | Fiq'ahi Masa'il |
| 15:50 | Kids Time |
| 16:20 | Faith Matters |
| 17:20 | Maidane Amal Ki Kahani |
| 18:00 | Al-Tarteel |
| 18:25 | MTA World News |
| 18:45 | Jalsa Salana UK 2009: Huzoor's Address [R] |
| 19:40 | Real Talk [R] |
| 20:35 | Fiq'ahi Masa'il [R] |
| 21:00 | Kids Time [R] |
| 21:35 | Maidane Amal Ki Kahani [R] |
| 22:15 | Friday Sermon [R] |
| 23:20 | Intikhab-e-Sukhan: poem request programme |

## Thursday 14th February 2013

| | |
|---|---|
| 00:30 | MTA World News |
| 00:45 | Tilawat: recitation of the Holy Qur'an. |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Jalsa Salana UK 2009: Huzoor's Address |
| 02:30 | Fiq'ahi Masa'il |
| 02:55 | Khilafat Centenary Mosha'airah |
| 03:40 | Faith Matters |
| 04:55 | Liqa Ma'al Arab: Recorded on 17/08/1995. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an |
| 06:55 | Huzoor's Meeting with New Converts: a meeting with new converts recorded on 14th May 2011. |
| 07:55 | Beacon of Truth |
| 09:00 | Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 10/06/96. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:10 | Pushto Service |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an |
| 12:55 | Beacon of Truth [R] |
| 14:00 | Bengali Service |
| 15:05 | Adaab-e-Zindagi |
| 15:55 | Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme |
| 16:30 | Tarjamatul Qur'an class [R] |
| 17:35 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:20 | Huzoor's Meeting with New Converts [R] |
| 19:25 | Faith Matters |
| 20:30 | Aaina: An Urdu discussion programme |
| 21:00 | Tarjamatul Qur'an class [R] |
| 22:05 | Adaab-e-Zindagi |
| 22:50 | Beacon of Truth [R] |
| 23:20 | Seerat-un-Nabi (saw) |

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 Friday 01 February , 2013 Issue No. 05


# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

## {2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}


(طارق حیات ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)


**(قسط نمبر 70)**

مولویوں کے ذکر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’اگر تزکیۂ نفس اور اتباع سنت ان میں ہوتا تو اس قدر اختلاف اور جھگڑا کیوں ہوتا۔ کوئی حرج اسلام کا بھی نہ ہوتا۔ مگر اب تو عام طور پر ہر شخص جانتا ہے کہ ان لوگوں کی حالت کیسی ہوگئی ہے۔ آزمائش کے لیے دو چار مولوی لے آؤ۔ پھر دیکھ لو کہ کیا ہوتا ہے۔ ہم ایک بات کہیں گے قطع نظر اس کے کہ وہ اس پر غور کریں فوراً اس کی تردید پر آمادہ ہوجائیں گے۔ مَیں افسوس سے کہتا ہوں کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہودیوں کی سی حالت ہو جاوے گی۔ وہی حالت ہوچکی ہے۔ مجھے اس امر سے بہت محبت اور خواہش تھی اور ہے کہ کوئی ان میں درندگی چھوڑ کر انسانیت سے ہم پر اعتراض کرے اور اس کا جواب غور سے سنے۔ میں اس بات پر بھی رضامند اور خوش تھا کہ یہاں آکر ہمارے پاس رہتے۔ ہم ہر طرح سے ان کی خاطرداری اور تواضع کرتے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنے اعتراض پیش کرتے اور سعید الفطرت لوگوں کی طرح جواب سنتے۔ پھر جو اعتراض رہتا یا جو اس جواب پر ہوتا پیش کرتے۔ مگر انہوں نے اس طریق کو بالکل چھوڑ دیا اور عمداً حق پوشی کی ہے۔ وہ چاہتے نہیں کہ ان کی آنکھ کھلے اور حق ظاہر ہو۔ اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس لیے کہ یہ ارادہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا صریح مخالف ہے۔ کونسی گالی ہے جو انہوں نے ہم کو نہیں دی اور کونسا نام ہے جو انہوں نے ہمارا نہیں رکھا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 452 ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

---

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ ستمبر 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

---

## عنوانش بخون است

بزرگ فارسی شاعر فردوسی نے کہا تھا کہ ؎

نمی دانم کہ اندر نامہ چہ است
ہمی دانم کہ عنوانش بخون است

قارئین کرام! ماہ ستمبر کی رپورٹ میرے سامنے ہے، میں نہیں جانتا کہ اندر کن ظلموں کی داستانیں مندرج ہیں لیکن آغاز میں ہی مقدس شہداء کو دیکھ کر بے اختیار فردوسی کا مذکورہ بالا شعر زبان پر آگیا۔ جس نے کہا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ خط کے اندر کیا مضمون درج ہے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ خط کا عنوان خون سے لکھا ہوا ہے۔

**کراچی:** معاندین احمدیت دس دن کے اندر چار احمدیوں کو خون میں نہلا چکے ہیں۔

(1) مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کو 6 ستمبر کو بلدیہ ٹاؤن میں گھات لگا کر شہید کیا گیا۔ آپ ایک سکول میں استاد تھے، علم بانٹ کر گھر جاتے اس بے ضرر انسان کو دو حملہ آوروں نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 44 برس تھی۔ آپ شادی شدہ اور چار بچوں کے باپ تھے۔ آپ کا سب سے بڑا صاحبزادہ محض 16 سال کا ہے۔ اہل علاقہ میں مکرم غفار صاحب کی شہرت بطور نیک انسان زبان زد عام تھی۔ حین حیات میں شہید مرحوم جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش تھے۔

(2) مکرم محمد نواز صاحب کو 11 ستمبر کی رات آٹھ بجے اپنے ڈیوٹی پر جاتے ہوئے راہ میں شہید کیا گیا۔ نامعلوم حملہ آوروں نے مہارت کے ساتھ نواز صاحب کے سر میں دو گولیاں اتاریں اور آپ نے موقع پر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ مکرم نواز صاحب ایک ہمدرد دل رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے، تین بیٹیاں اور بزرگ والدہ ہیں۔

(3) محض 22 سال عمر کے نوجوان مکرم نوید احمد صاحب کو گھر کی دہلیز پر گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا جبکہ آپ مورخہ 14 ستمبر کو اپنے دوستوں کے ساتھ گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ موٹر سائیکل پر سوار ہوکر نامعلوم حملہ آور آئے اور نہایت قریب سے فائرنگ کر دی۔ مکرم نوید صاحب کو دو گولیاں معدے میں لگیں اور آپ ہسپتال کے راستے میں ہی شہید ہوگئے۔ اس حملہ میں آپ کے دوست شدید زخمی ہوئے لیکن ان کی جانیں محفوظ رہیں۔

(4) مکرم محمد احمد صدیقی صاحب 15 ستمبر کو نصف شب کے قریب ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہوئے جب آپ اپنے بہنوئی مکرم شمس فخری صاحب کے ساتھ اپنی دوکان بند کر کے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ شواہد بتاتے ہیں کہ ایک شخص چھپ کر ان احمدیوں کے دوکان سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا اور جب یہ لوگ باہر آئے تو اسی معاند نے کمین گاہ میں چھپے حملہ آور قاتلوں کو موبائل فون پر اطلاع کر دی اور قریب پہنچنے پر ان دشمنان نے ایک ساتھ مکرم محمد احمد صدیقی اور مکرم شمس فخری صاحب پر خودکار ہتھیاروں سے گولیاں چلا دیں جس کے نتیجہ میں مکرم محمد احمد صاحب نے تو عین جوانی میں احمدیت کی سچائی پر اپنے خون سے گواہی درج کر دی اور شدید زخمی ہونے والے مکرم فخری صاحب کی حالت بعد آپریشن گولیاں نکالنے سے سنبھلنے لگی لیکن حد سے زیادہ اخراج خون کے باعث پھر خطرہ پیدا ہوگیا لیکن اللہ نے کرم کیا اور جان بچ گئی۔

اطلاعات کے مطابق ان احمدیوں کے دوکان بند کرنے کے وقت مولوی عزیز موقع پر موجود تھا اور اس شخص نے اس وقت موبائل فون پر کسی سے بات بھی کی تھی۔ مکرم محمد احمد صدیقی صاحب کے خاندان نے سال 2001ء میں احمدیت قبول کی تھی، اور اب اس بے ضرر، شریف نوجوان کو محض احمدیت کی بنا پر اس قدر سفاکی سے شہید کیا گیا۔ مگر آفرین ہے شہید کے اہل خانہ پر، جو اپنے اس ہیروں جیسے بیٹے کی المناک شہادت کے بعد بجائے قدم پیچھے کرنے کے، آگے سے آگے ہی بڑھتے جا رہے ہیں۔ صرف ایک ہفتہ قبل مکرم محمد احمد صاحب کا نکاح ہوا تھا۔ آپ کل گیارہ بہن بھائی ہیں اور شہید مرحوم سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کے دو بھائی امریکہ میں مقیم ہیں۔

19 جولائی کو مکرم نعیم احمد گوندل صاحب صدر جماعت احمدیہ اورنگی ٹاؤن کو شہید کیا گیا تھا۔ آپ سٹیٹ بینک آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔

1984ء میں جاری ہونے والے کالے قانون کے بعد سے اب تک کراچی میں 16 احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے اور ان شہداء میں اکثریت ملک و قوم کی خدمت میں نمایاں کارنامے سرانجام دینے والوں کی ہے۔ نیز 1984ء سے اب تک اسلامی جمہوریہ میں دو سو بائیس (222) سے زیادہ احمدیوں کو محض احمدیت کی وجہ سے تہہ تیغ کیا جا چکا ہے لیکن مجال ہے کہ کبھی کسی قاتل کو سزا ملی ہو۔

جماعت احمدیہ کے نمائندگان ارباب حل و عقد کو مسلسل گوش گزار کرتے آرہے ہیں لیکن یہ طبقہ کبوتر کی طرح آنکھیں موندے خود کو بے خطر محسوس کر رہا ہے اور احمدیوں کی حفاظت سے بے حسی اور لاپرواہی برت رہا ہے۔ ویسے جس ملک کی گلیوں محلوں میں جلسے جلوسوں میں، مساجد کے منبروں پر، ٹی وی کے پروگراموں میں، اخبارات و رسائل اور کتب کی تحریرات میں احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتاوی جاری کرنے کی مکمل آزادی ہوگی وہاں کسی احمدی کی المناک شہادت کے بعد تفتیش کا مرحلہ اٹھا ہی دینا چاہئے ورنہ احمدیوں کا خون تزئین گلستان کا فریضہ ادا کرتا ہی رہے گا۔

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہئے اے وطن عزیز!
جو ترے عارضِ بے رنگ کو گلنار کرے
کتنی آہوں سے کلیجہ تیرا ٹھنڈا ہوگا
کتنے آنسو ترے صحراؤں کو گلزار کریں

## اور جان بچ گئی

**نوابشاہ، 6 ستمبر:** مکرم ظہیر احمد علوی صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ علوی صاحب بعمر 55 سال ایک قاتلانہ حملہ میں زخمی ہوگئے لیکن شکر ہے کہ جان بچ گئی۔ آپ قریبی بازار میں خریداری کے لئے گئے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائر کھول دیا۔ دو گولیاں آپ کے پیٹ میں لگیں جن سے جگر اور آنتیں زخمی ہوگئیں۔ آپ کو فوری طور پر سول ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپریشن کے بعد آپ کی طبیعت بحالی کی طرف گامزن ہے۔

نوابشاہ کے علاقہ میں ماضی قریب میں متعدد احمدی شہید کئے جا چکے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کے پاس احمدیوں کو حفاظت فراہم کرنے اور ان کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔

## پنجاب پولیس کی نئی ذمہ داریاں!!

**مغل پورہ، 23 ستمبر:** پولیس اہلکار آئے اور مغل پورہ کی مقامی احمدیہ مسجد پر درج کلمہ طیبہ کو سٹیل کی کالی پلیٹوں سے ڈھانک کر چلتے بنے۔ دراصل شرپسند مولوی ایک عرصہ سے پولیس پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ احمدیوں کی مسجد پر درج کلمہ طیبہ ہماری برداشت سے باہر ہو چلا ہے۔ پولیس کی طرف سے احمدیوں پر دباؤ تھا کہ وہ خود اس کلمہ طیبہ کو ختم کر دیں۔ لیکن احمدی اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔ اس پس منظر میں پولیس کو ازخود اسلامی جمہوریہ کے مولوی کی فرمائش پر کلمہ طیبہ کے خلاف آپریشن کرنا پڑا۔ ویسے بھی ملک میں جرائم کی شرح تو صفر پر آچکی ہے اس لئے پولیس کو احمدیوں کو اذیتیں دینے پر مخصوص کر دینا چاہئے ہے۔

قبل ازیں 19 ستمبر کو رات نو بجے تقریباً تیس مولوی اور غنڈے موٹر سائیکلوں پر سوار ہوکر احمدیہ مسجد میں آئے، یہ لوگ اپنے ساتھ سیڑھی اور ہتھوڑا بھی لائے تھے۔ ان لوگوں نے مسجد کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کسی نے ان کے لئے دروازہ نہ کھولا۔ جس پر ان لوگوں نے مسجد کے مرکزی دروازہ کے ساتھ اپنی سیڑھی لگائی اور اوپر چڑھ کر کلمہ اور اسماء باری تعالیٰ مٹانے لگے۔ ان لوگوں کو احمدیوں نے منع کیا جس پر جواب ملا کہ ہم پولیس کانسٹیبل ہیں اور انہیں پولیس نے ہی ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تب ڈیوٹی پر موجود خدام نے سختی سے کہا کہ ہم پاکستان کے سرکاری نمائندگان کے سوا کسی کو بھی کلمہ شکنی کی اجازت نہیں دیں گے جس پر یہ شرپسند روانہ ہوگئے۔ لیکن چند دن بعد پولیس خود اس بے حرمتی کے لئے حاضر ہوگئی۔ جب ملک بھر میں احمدیوں کے تمام حقوق کی پامالی کا سلسلہ جاری ہے وہاں ایک احمدیہ مسجد میں پولیس کے ہاتھوں کلمہ شکنی ارباب اختیار کے لئے معمولی خبر ٹھہرا۔

**(باقی آئندہ)**

---

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

**اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔